IMITATION OF CHRIST.

تقلید المسیح

جسکو

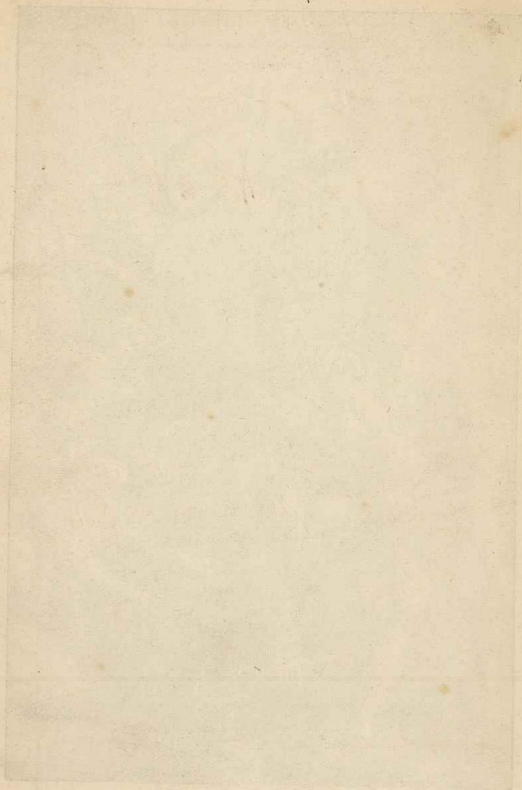
پادری جان ہیولٹ صاحب ایم اے نے
لاطینی زبان سے اُردو زبان میں ترجمہ کیا
اور ایک دیباجہ اس بحث کے بیان میں
کہ اُس کا مصنّف کون تھا تحریر کیا

نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی الہ آباد
سنہ ۱۸۹۱ء
دفعہ اوّل ... ... ۵۰۰ جلد
چرچ مشن کانگریگیشنل پریس الہ آباد میں طبع ہوا

N. I. T. S.

7/6

M. E. Hoffmann.





جو اپني صليب اوٹھا کے ميرے پيچھے نہيں آتا ميرا شاگرد
نہيں ھو سکتا * لوقا ۱۴ - ۲۷ *

تقلید المسیح

جسکو

پادری جان ہیولٹ صاحب ایم اے نے
لاطینی زبان سے اُردو زبان میں ترجمہ کیا
اور ایک دیباچہ اس بحث کے بیان میں
کہ اُس کا مصنّف کون تھا تحریر کیا

نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسایٹی الہ آباد

سنہ ۱۸۹۱ع

دفعہ اوّل ... ... ۵۰۰ جلد

جرچ مشن کانگریگیشنل پریس الہ آباد میں طبع ہوا

N. I. T. S



مترجم کا دیباچہ

جس میں اِس کا مختصر بیان ہے
کہ اِس کتاب کا مصنّف کون تھا

اگرچہ یہہ کتاب تقلید المسیح اپنی اصلی زبان میں جو
لاطینی ہے اور اپنے اُن ترجموں میں جو طرح طرح کے
ملکوں کی زبانوں میں کئے گئے ہیں ساڑھے چار سو برس
سے زیادہ برابر بہت پڑھی گئی اور شاید کتاب مقدّس
کے بعد اکثر عیسائیوں میں سب سے زیادہ عمدہ دینی کتاب
سمجھی گئی تو بھی یہہ بہت تعجب کی بات ہے کہ لوگ اسپر

متفق الرائے نہیں کہ اس کتاب کا مصنّف کون تھا۔
اسکی ایک خاص وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ جب پہلے پہل یہہ
کتاب جاری ہوئی تو اُس میں مصنّف کا نام درج نہ تھا۔
اس کتاب کے پڑھنے سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ غالباً
مصنّف نے فروتنی کے سبب سے اپنا نام اُس میں
نہ لکھا۔ چنانچہ وہ خود پہلے باب کی دوسری فصل میں
کہتا ہے کہ گم نام رہنے اور ناچیز سمجھے جانے سے خوش ہو۔
پھر اُسی باب کی پانچویں فصل میں کہتا ہے کہ اسکی تلاش
مت کر کہ فلانی بات کس نے کہی بلکہ جو کہا گیا ہے اُسپر
غور کر۔ اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکی نیّت یہہ تھی
کہ اس کتاب کے ذریعہ سے نام وری حاصل نکرے
بلکہ لوگوں کو دینداری کی ترغیب دے اور شاید
اُس نے یہہ سمجھا کہ اگر میں اپنا نام اُس میں درج کروں
تو پڑھنے والوں کا خیال کسی قدر میری طرف رجوع ہوگا

اور اس لئے جسقدر میں چاہتا ہوں اُس قدر یہہ کتاب
لوگوں کو دینداری کی طرف راغب نہ کرے گی ✣

لیکن یہہ کتاب چونکہ بہت ہی پسندیدہ سمجھی گئی اسلئے
اسپر بہت بحث ہوتی چلی آئی کہ اُسکا مصنّف کون تھا۔
مختلف شخصوں کی طرف اُسکی تصنیف منسوب کی گئی ہے
اور جس جس کو بعضوں نے اُسکا مصنّف قرار دیا اُسی پر
وے زیادہ زور دیتے تھے۔ میں بہت تحقیق کرنے
سے یہہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ اکثروں کی رائے کے موافق
مسیح کی پیدائش کے بعد یہہ پندرہویں صدی کی پہلی تہائی
میں ظاہر ہوئی۔ کیونکہ یہہ باتیں یقینی تواریخ سے ثابت
ہیں کہ اس کتاب کے علاقہ میں پہلے مرتبہ جو تاریخ پائی جاتی
ہے وہ اس کے ایک حصّہ پر سنہ ۱۴۲۱ع لکھی ہے۔ بعد
اُس کے جو سب سے اوّل تاریخ پوری کتاب پر پائی جاتی
ہے وہ سنہ ۱۴۲۷ع ہے۔ اس کتاب کے ظاہر ہوتے ہی بہت سی

نقلیں اُسکی فورًا کی گئیں - کیونکہ چھاپے کی کل کی ایجاد
اُس وقت تک نہ ہوئی تھی - اور بعض نقلوں پر جو اکثر
پورانی تھیں طامس اکیمپس کا نام بطور مصنّف درج تھا -
اور علاوہ اِس کے سنہ ۱۴۴۱ع میں اُس نے اپنی بعض تصنیفات
کے سلسلہ کے شروع میں جنکو کہ خود اُس نے جاری کرنیکی
غرض سے اپنے ہاتھہ سے نقل کر کے اُن پر اپنا نام درج کیا
اِس کتاب تقلید المسیح کو بھی لکھا - اور جبکہ اُسی صدی میں
چھاپے کی کل کی ایجاد ہوئی تو اُسی صدی کے آخر
ہونے کے پہلے جو بائیس ۲۲ طبع اِس کتاب کے ہوے اُنپر
بھی اُسی کا نام درج ہوا - اور ایک بڑا ثبوت اُس کے
اِس کتاب کے مصنّف ہونے کے بارے میں یہہ ہے
کہ ایسے نوشتے جو قبل اِس بحث کے شروع ہونے کے
لکھے گئے ہیں ابھی تک موجود ہیں کہ جنسے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ طامس اکیمپس کے بیس معتبر ہمعصروں نے جنمیں سے

یتن شخصونسے اُس سے بخوبی ملاقات تھی واس کے اِس کتاب کے
مصنّف ہونے پر گواہی دی ہے۔ یہہ سب دلیلیں میری
رائے میں اُس کے مصنّف ہونے پر کفایت کرسکتی ہیں
لیکن اور اشخاص کے ناموں سے کہ جنکو بعض لوگ اِس
کتاب کا مصنّف قرار دیتے ہیں بالکل درگذر کرنا بہتر نہ
سمجھکر اُن کا بھی کچھہ حال مختصرًا لکھتا ہوں یعنی یہہ کہ
سوائے طامس اکیمپیس کے اور بہت سے نامونپر بحث
ہوئی مگر علاوہ اُس کے نام کے صرف دو خاص نامونپر
ابھی تک بحث چلی آتی ہے۔ اوّل۔ پہلے پہل اِس کتاب
کے بغیر نام مصنّف ظاہر ہونے کی وجہ سے لوگونکا خیال ہوا
کہ جان لے چارلیر ڈی گیرسون جو فرانس مُلک کے
پارس شہر کی یونیورسٹی یعنی مدرستہ العلوم کا صدر نشین تھا
اور علم و دینداری کے لئے نہایت مشہور تھا اِس کتاب کا
مصنّف ہوگا۔ اور اُسوقت سے بہت سے اشخاص اُسکے

ملک کے اِس بات کے ثابت کرنے کے لئے بہت سی دلیلیں
پیش لائے کہ اس کا ٹھیک مصنّف وہی ہے - لیکن
دوسرے مُلکوں کے لوگوں کی سمجھ میں بہت سی ایسی
مضبوط دلیلیں موجود ہیں کہ جنسے اُسکا مصنّف ہونا
رَدّ ہو جاتا ہے - دوم - گیرسین ڈی کیبالس نامی کے
اِس کتاب کے مصنّف ہونے کے بارے میں عجیب
طرح سے بحث پیدا ہوئی - ۱۶۰۵ء یعنے اِس کتاب کے
پہلے پہل ظاہر ہونے کے قریب دو سَو ۲۰۰ برس بعد اطالیہ
ملک کے آرونا شہر کے جلیس یوئٹ کالج کے صدر نشین
برناڈن روسن یوُلی نے اِس کتاب کی ایک نقل کو
کالج کی لائبریری میں پایا جسپر کوئی تاریخ لکھی نہ تھی
اور جسپر ستولی خانقاہ جان گیرسین کا نام تحریر تھا -
چونکہ یہہ کالج اُسوقت سے پیشتر بینی ڈکٹ فرقہ کا تھا
اُس فرقہ میں سے کتنوں نے اِس بات کو ثابت کرنے کے لئے

بڑے زور سے کوشش کی کہ گیرسین ڈی کبالنس نے جو اطالیہ ملک کے ویرکیلی شہر کی ایک خانقاہ کا متولّی قرار دیا گیا تھا اس کتاب کو تصنیف کیا ہوگا۔ لیکن اب تک ثابت نہیں ہوا ہے کہ کبھی کوئی ایسا شخص تھا۔ یا یہہ کہ صرف اس بحث کے سبب سے خیالی پیدا کرلیا گیا اغلب ہے کہ چونکہ اس گیرسین اور گیرسون مذکورہ بالا کے ناموں میں صرف ایک ہی حرف یعنی حرف ی اور حرف و کا فرق ہے اس لئے نقل کرنے میں غلطی سے حرف و حرف ی سے بدل گیا ہو۔ اور گیرسوں کے عوض میں جو کہ حقیقت میں ایک شخص تھا گیرسین تحریر پانے سے یہہ خیالی قرار دیا گیا ہو۔ پس اس گیرسین کی نسبت جو بحث ہوئی اُسکی کوئی بہت مضبوط بنیاد نہیں معلوم ہوتی۔ ابھی چند دلایل ان دو ناموں کے لئے بیان کئے گئے اور اُنکی کمزوری بھی دکھلائی گئی۔

اور بھی اِن دو ناموں کے لئے جتنے دلائل پیش کئے گئے اگر بیان کئے جاتے تو موجب طوالت ہوتے اور شاید بہت مفید بھی نہ ہوتے۔ گو کہ وہ یہاں تحریر نہیں کئے گئے تاہم جہانتک ممکن ہوا میں نے اُن سب دلیلوں کی تحقیق کر کے یہہ نتیجہ نکالا کہ جس قدر مضبوط دلیلیں طامس اکیمپس کے مصنّف ہونے کے لئے ملتی ہیں اُس سے بہت ہی کم و ضعیف دلیلیں اِن دونوں میں سے ہر ایک کے لئے پائی جاتی ہیں۔ اور بھی ایک رائے اِس کتاب کی تصنیف کی بابت یہاں ذکر کرنے کے لایق ہے۔ بعضے یہہ گمان کرتے ہیں کہ جب کہ یہہ کتاب ایسی روحانی دانائی سے پُر ہے تو اِسکا ایک ہی مصنّف نہ ہوگا بلکہ اُس کی تصنیف میں بہت لوگ شریک ہوں گے۔ یہہ رائے میری سمجھ میں یہانتک البتہ ٹھیک ہے کہ اِس کتاب میں

ان اکثر عمدہ دینی کتابوں کا خلاصہ جو مسیح کی کلیسیا میں مسیح
کے وقت سے اس کتاب کی تصنیف تک لکھی گئیں درج
ہے۔ لیکن میری رائے کے مطابق اس میں شک نہیں
کہ طامس اکمپیس نے اُن کتابوں کی دانائی کا عرق کھینچکر
اس کتاب تقلید المسیح میں بھر دیا ہے۔ اس لئے میں بھی
بلاشک اُسی کو اُسکا مصنّف سمجھتا ہوں +

پس یہہ طامس اکمپیس کون تھا۔ اُس کی زندگی
کے احوال کو مختصر میں لکھنا ممکن ہے کیونکہ اگرچہ وہ سنہ ۱۳۷۹ء
میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۴۷۲ء تک یعنی بانوے برس کی عمر دراز
تک زندہ رہا تاہم اُس کی زندگی کے زیادہ حصہ میں
گو وہ پرمحنت تھا بہت تبدیلات واقع نہیں ہوئیں۔
چونکہ یہہ ضروری بات نہیں معلوم ہوتی کہ ذہین آدمی
صرف شریف یا امیر ہی خاندان میں پیدا ہوں بلکہ
ایسا دیکھا گیا ہے کہ غربا اور ادنی خاندانوں میں

بھی بڑے لایق اشخاص ظاہر ہوے - اس لئے طامس
اکیمپس کا بھی جو آخر کو بہت عقیل ثابت ہوا غریب گھرانے
میں پیدا ہونا بہت تعجب کی بات نہیں ہے - جرمنی ملک کا
کیمپین قصبہ اُسکی پیدایش کی جگہہ ہے - وہاں اُس کا
باپ جان ہیمرکلین نامی ایک غریب ٹھٹھیرا تھا اور اُس کی
ماں گیرٹرود ہیمرکلین ایک چھوٹا سا مدرسہ بچّوں کو شروع
تعلیم دینے کے لئے جاری کئے تھی - اِن کے دو بیٹے
تھے - جان جو بڑا تھا اور طامس جو چھوٹا تھا اور جسکو
کہ ہم اِس کتاب کا مصنّف جانتے ہیں - یہہ ظاہر ہوتا ہے
کہ اُنھون نے اپنے غریب ماباپ سے دینداری کی تربیت
پائی - جب طامس بارہ یا تیرہ برس کا تھا تب وہ اپنے
وطن کو چھوڑ کر ہالنڈ ملک کے ڈیونٹر شہر کے ایک مدرسہ
میں جو علم و دینداری کے لئے نامور تھا اور جہاں اُسکا
بھائی جان پیشتر گیا تھا داخل ہوا - اس مدرسہ میں

یہہ طامس کیمپس نام سے جسکی معنی لاطینی زبان میں یہہ ہے
کہ طامس جو کیمپن قصبہ سے آیا ہے مشہور ہونے لگا۔
وہاں کے دیندار عالموں کی صحبت میں سات برس گذرانکر
مدرسہ کے صدر نشین کی صلاح سے وہ اسی ہالنڈ ملک کے
زوالی شہر کے قریب کی ایک خانقاہ میں جو ماؤنٹ سینٹ
آگنیس کے نام سے مشہور تھی ۱۳۹۹ء میں مبتدی ہوا۔
جہاں کہ اُسکا بھائی جان اب صدر نشین یا متولی ہو گیا
تھا۔ قریب آٹھہ برس بعد یعنی ۱۴۰۶ء میں وہ اُس
خانقاہ میں شامل یعنے اُس کے انتظام میں پورے طور سے
شریک ہوا۔ پھر ۱۴۱۳ء میں وہ پادری مقرر ہوا اور
۱۴۲۵ء میں اُس خانقاہ کا نائب متولی ہوا اور اسی
عہدہ پر اپنی زندگی کے آخر تک رہا۔ چونکہ یہہ ماؤنٹ
سینٹ آگنیس کی خانقاہ ایک غریب خانقاہ تھی اُسکے
اکثر رہنے والوں نے کتاب نقل کرنا اپنی اوقات بسری

کے لئے اختیار کر لیا تھا۔ یہہ طامس اکیمپس بھی یہی کام کرتا تھا۔ اسیوجہ سے بعضے لوگوں کا گمان ہے کہ وہ کس طرح اتنی عمدہ کتاب لکھہ سکا۔ لیکن چونکہ اُس نے کتاب مقدس اور دوسری مختلف عمدہ دینی کتابونکی اکثر نقل کی اُن کتابوں کے مضمون نے اُس کے دلپر اثر پیدا کیا اور منجملہ اور وجوہات کے ایک یہہ بھی وجہ ہوئی کہ وہ بہت سی عمدہ دینی کتابیں لکھہ سکا۔ چنانچہ اُس نے بہت سی دینی کتابیں لکھیں کہ جنکے دیکھنے سے ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اِس کتاب کے لکھنے کے لایق تھا*

وہ خاص وجوہات جنہوں نے کہ طامس اکیمپس کو ایسے نوشتے اور خاصکر کتاب تقلید المسیح کے لکھنے کی ترغیب دلائی اُس دینی جوش میں ڈھونڈھا چاہئے جو کہ ہالنڈ ملک میں اُسکی پیدائش کے چند برس قبل شروع ہو کر

پھیلا ہوا تھا۔ خدا کی طرف سے اِس جوش کا باعث
گیرارڈ گروٹ نامی ڈیونٹر شہر کا ایک دولتمند باشندہ
تھا جو طامس اکیمپس سے چالیس برس پیشتر پیدا ہوا
اور اُسکی پیدائش کے چار برس بعد مرا۔ پارس شہر میں
مختلف قسم کی عمدہ تعلیم پاکر اور کئی بزرگ اور مقدّس
شخصوں کی دینی ترغیب سے وہ نہایت سرگرم اور
جانثار مسیحی ہوگیا۔ جب وہ مسیح کی خدمت کرنے کو
پورے طور سے تیار ہوا تو اُس نے مصمم ارادہ کیا کہ
میں حتی المقدور لوگوں کو رسولوں کے زمانہ کی سی مسیحی چال
چلن کو پھر قبول کرانے کے لئے محنت کروں گا۔ اُس نے
ڈیونٹر شہر میں اپنی طرف بہت دیندار جوانوں کو کھینچا
کہ جنمیں سے ایک فلورین شس ریڈون نامی تھا جو پیچھے
بہت نامور ہوگیا۔ اِن دونوں نے اپنے اور اپنے
اُن ساتھیوں کے لئے ایک ایسا عمدہ انتظام کیا کہ جو

دینی روزمرّہ کی زندگی کی جماعت کے نام سے مشہور
ہو گیا۔ یہہ لوگ ایک ساتھہ رہ کر غربت و پاک دامنی
اور اپنے پیشواؤں کی پوری تابعداری میں بسر کرتے
تھے۔ سب اُس جماعت کے عام فایدہ کے لئے محنت
کرتے اور اپنی بچت کو بیت المال میں داخل کرتے
اور وقت فرصت کو دعا مانگنے اور دینی کتابوں کے پڑھنے
اور محبت کے کاموں اور خیرات دینے میں صرف کرتے
تھے لیکن گیرارڈ گروٹ اِس انتظام کا صرف شروع ہی دیکھنے
پایا۔ کیونکہ اُنھیں دنوں ہالنڈ ملک میں ایک وبا پھیلی اور وہ
ایک دوست کی عیادت کو جو اُسی فصلی بیماری میں مبتلا تھا گیا۔
اور خود اُسی بیماری میں گرفتار ہو کر بہت جلد انتقال کر گیا۔ مرتے
وقت اُس نے اِس انتظام کو اپنے پیارے شاگرد فلورینشس ریڈوِن
کے سپرد کیا۔ اُس نے اُس کو بہت بڑھا کے ڈیونٹر شہر
میں ایک بڑا مدرسہ قایم کیا اور وینڈس ہایم شہر میں

جو اُس شہر کے دس کوس شمال کی طرف واقع تھا ایک بڑی خانقاہ جاری کی۔ یہہ ونڈس ہایم شہر کی خانقاہ اُس دینی روزمرہ کی جماعت کا خاص مقام ٹھیکی اُسی ایک اصلی خانقاہ سے بطور شاخوں کے درمیان ستّر یا اسّی خانقاہوں کے اُن اطراف میں بن گئیں اور وے سب دینی سرگرمی اور محنت کشی کے لئے مشہور تھیں۔ اُنہیں میں سے ایک یہہ ماؤنٹ ڈسبنٹ آگنیس کی خانقاہ بھی تھی جہاں کہ طامس اکیمپس نائب ستولی تھا۔ پس اُس نے اِس دینی روزمرّہ کی جماعت کے علاقہ میں اپنی زندگی کا زیادہ حصّہ گذرانا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے وہ بارہ یا تیرہ برس کی عمر میں اپنے وطن کو چھوڑ کر پہلے ڈیونٹر شہر میں اُس جماعت کے مدرسہ میں فلورین شس ریڈون کی ماتحتی میں سات برس رہ کر اُسی جماعت کی خانقاہوں میں سے

ایک خانقاہ ماؤنٹ سینٹ اگینس کو چلا گیا اور وہیں
اپنی زندگی کا باقی حصّہ جو کہ ستّر برس سے زیادہ تھا
گذرانا۔ اُس نے اُسی جماعت کے پاک لوگوں سے
دینی ترغیب پاکر اِس قدر روحانی دانائی اور دوسروں
کے ساتھہ ہمدردی اور زندگی کی پاکیزگی حاصل
کی کہ جسکی وجہ سے وہ اتنی عمدہ دینی کتابیں لکھہ سکا
جن سبھوں میں سے یہہ کتاب تقلید المسیح بیش بہا ہیرا اور
تاج کہی جاسکتی ہے۔ اُس کے بارے میں یہہ بات
مشہور ہے کہ وہ گوشہ تنہائی میں بیٹھکر چھوٹی چھوٹی
کتابیں پڑھنا پسند کرتا تھا۔ اِس سے یہہ سمجھا جاسکتا ہے
کہ غور اور تامّل اُسکی مرغوب عادت تھی۔ کچھہ تو بسبب
اِس غور کی عادت کے اور کچھہ بسبب اُن پاک اور
مقدّس شخصوں کی صحبت کے وہ دینداری کے اعلیٰ درجہ
تک پہنچا۔ اور اُس کے ہمعصروں کے نوشتوں سے

جانا جاتا ہے کہ وہ ایسا عمدہ واعظ تھا کہ جب یہہ
معلوم ہوتا تھا کہ وہ وعظ سُنائیگا تو بہت لوگ
بڑے شوق سے اُسکا وعظ سُننے کو جمع ہوتے تھے۔ پس
اُس نے اپنے وعظوں میں اپنے ہمعصروں اور اپنی
کتابوں میں جنمیں سے سب سے اعلیٰ تقلید المسیح ہے نہ
فقط اپنے ہمعصروں بلکہ سب باقی زمانوں کے لوگوں
کے لئے اُس جماعت کی افضل دینی تعلیم کو چھوڑا +
گو کہ اُن مُلکوں میں جہاں مسیحی مذہب جاری
ہے اِس کتاب کے ظاہر ہونے کے وقت سے عیسائیوں
کے خیالات اور چال چلن اور باہمی بود و باش کے
انتظام میں بہت تبدیلات واقع ہوئیں تاہم ان سبھوں
کے درمیان اِس کتاب کے مرغوب ہونے میں کُچھہ کمی
نہ پڑی۔ اوّل ۔ اگرچہ اِس کتاب کے مشہور ہونے کے
ایک صدی بعد مارٹن لوتھر کے زمانہ میں مسیحی کلیسیا کو

Luther

ایسی اصلاح دی گئی کہ جس سے نجات کے بارے میں کلیسیا
کی تعلیم کے عقیدوں میں بہت بڑا فرق آگیا تو بھی جسقدر
یہہ کتاب تقلید المسیح رومن کیتھولک لوگوں کو جو اس
اصلاح کے خلاف ہیں پسند آتی ہے اوسیقدر پروٹسٹنٹ
لوگونکو بھی جو اس اصلاح کے پیرو ہیں یہہ کتاب مرغوب ہے
دوم۔ اگرچہ اس کتاب کی تصنیف کے وقت نجات
کی برکتوں کو کامل طور پر حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی
کو روحانی غور میں صرف کرنا مسیحی زندگی کا اعلی نمونہ
سمجھا جاتا تھا لیکن اب اپنے کو دوسروں کی نجات
کی کوشش میں مشغول کرنا اُس سے بہت بہتر طریقہ خیال
کیا جاتا ہے تو بھی جسقدر دینی غور کرنیوالے اس کتاب
سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اُسیقدر وے بھی جو مسیحی
خدمت میں دوسروں کی نجات کے لئے محنت کرتے
ہیں اس سے حظ اُٹھاتے ہیں۔ سوم۔ اگرچہ اس کتاب کے

جاری ہونے کے وقت بسبب اُس ابتری کے جو اُس
زمانہ کی لڑائیوں سے ہو رہی تھی اِس خراب دُنیا کو
چھوڑ کر خانقاہوں میں گوشہ نشینی اختیار کرنا نجات
کے متلاشیوں کی نظر میں سب سے بڑی سلامتی کی راہ معلوم
ہوتی تھی لیکن اب دینداری اور راستبازی کے ساتھ
دنیا میں رہ کر اُس کے کاروبار میں مشغول ہونا اور
خاندان کی پرورش کرنا اُس سے بہتر زندگی کا طریقہ
سمجھا جاتا ہے تو بھی یہہ کتاب جو خانقاہ میں خصوصًا
خانقاہ کے رہنے والوں کے لئے تصنیف کی گئی اُنکے
لئے بھی جو دنیا کے سب کاموں میں مشغول رہتے ہیں
بہت فایدہ بخش سمجھی جاتی ہے۔ اہنیں وجوہات سے
اُسکو دیندار عالموں نے مختلف ملکوں کی زبانوں میں
جہانتکہ مذہب عیسائی جاری ہے بہت سرگرمی سے
ترجمہ کیا اور لوگ بہت شوق سے اُن ترجموں کو پڑھتے ہیں

Mönche

اور چونکہ طرح طرح کے مُلکوں اور طرح طرح کی زبانوں کے لوگوں کو یہہ کتاب بہت مرغوب ہوئی اِس لئے میں نے سمجھا کہ اگر اُسے ہندوستانی زبان میں ترجمہ کروں تو شاید خدا کے فضل سے اِس مُلک کے لوگوں کو بہت روحانی بھلائی بخشے گی ✢

اِس ترجمہ کا اِرادہ میرے دل میں اِس طرح پیدا ہوا کہ چونکہ میں نے ۱۸۷۶ء میں اِسی کتاب کا ترجمہ لاطینی زبان سے ہندی زبان میں پورا کر کے چھپوایا تھا اِس لئے کئی برس بعد میرے چند دوستوں نے مجھ سے کہا کہ اگر اِس کتاب کا اُردو میں بھی ترجمہ کیا جائے تو اُمید ہے کہ اِس مُلک کے لوگوں کو بہت فایدہ ہوگا لہٰذا اُن کے کہنے کے موافق پھر میں نے لاطینی زبان

سے اُردو زبان میں اِس کتاب کا ترجمہ کرنا
شروع کیا۔ مگر ۱۸۵۸ء کے شروع میں بباعث
جانے اِنگلستان کے مُجھہ کو صرف اِتنی مُہلت
ملی کہ پہلے دو بابوں کا ترجمہ کرسکا۔ اور اُسوقت
وہی دو باب چھپوائے گئے۔ میں نے اُن دو
بابوں کے دیباجہ میں وعدہ کیا تھا کہ اگر ہوسکے
انگلستان سے واپسی کے بعد باقی دو بابوں کا
بھی ترجمہ کروں گا پس جائے شکر ہے کہ خدا کے
فضل سے میں نے اپنے وعدے کے موافق دو باقی
ابواب کا ترجمہ کرکے پہلے دو بابوں پر اضافہ کیا
یہاں یہہ بھی لکھنا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ مُجھہ کو اِس کتاب کے اُردو محاوروں کو درستی
سے لکھنے میں مولوی محمد الہی بخش سے جو کہ بنارس
کے لندن مشن کالج میں جہاں میں پرنسپل ہوں

Benares

Principal. London Mission College

فارسی کے پروفیسر ہیں اچھی مدد ملی۔ اور اب سنہ ۱۸۹۱ء میں یہہ پوری کتاب تقلید المسیح اُردو زبان میں جاری ہو گی۔ اور میری دعا ہے کہ خدا کی ایسی برکت اِس پر نازل ہو کہ لوگ اِس سے بہت روحانی بھلائی اُٹھاویں ✣

فہرست کتاب تقلید المسیح

صفحہ	مضمون	

مضمون	صفحہ
سینتیسویں فصل دل کی آزادی حاصل کرنے کے لئے خالص و کامل طور پر راضی برضا رہنا	۳۳۰
اڑتیسویں فصل باہری چیزوں میں اپنے پر اچھی حکومت کرنا اور خطروں میں خدا کی طرف رجوع ہونا	۳۳۴
اُنتالیسویں فصل اِسکی بابت کہ انسان کو کاروبار میں زیادہ فکرمند ہونا نہ چاہیے	۳۳۷
چالیسویں فصل اِسکی بابت کہ اِنسان بذاتہ کوئی بھلائی حاصل نہیں کرتا اور نہ کسی چیز پر فخر کرسکتا ہے	۳۳۹

صفحہ	مضمون

تقلید المسیح

پہلا باب

روحانی زندگی کے لئے مفید نصیحتیں

پہلی فصل

مسیح کی سی چال چلن اور دنیا کی سب بطالتونکی حقارت

خداوند کہتا ہے کہ جو میری پیروی کرتا ہے سو اندہیرے میں نہ چلے گا ہم مسیح کی ان باتوں سے یہہ نصیحت حاصل کرتے ہیں کہ اگر ہم درحقیقت نورانی ہونا اور دل کے تمام اندہیرے سے چھوٹ جانا چاہیں تو ہمکو مسیح کی زندگی اور چال چلن

یوحنا ۸: ۱۲

کے نمونہ پر چلنا واجب ہے +

پس ایسا ہو کہ ہمکو مسیح کی زندگی پر غور کرنے کی فکر سب کاموں سے زیادہ ہووے +

(۲) مسیح کی تعلیم سب مقدسوں کی تعلیم سے سبقت لیجاتی ہے اور جس نے روح القدس کو پایا وہ اوس تعلیم میں پوشیدہ من حاصل کرتا ہے +

مکاشفات ۲: ۱۷

لیکن ایسا ہوتا ہے کہ بہت لوگ اگرچہ مسیح کی انجیل اکثر سنتے ہیں توبھی اوسکی کم خواہش رکھتے ہیں کیونکہ اونمیں مسیح کی روح نہیں ہے +

پس جو مسیح کی باتوں کو پورے طور پر لذت کے ساتھ سمجھنا چاہتا ہے اوسکو واجب ہے کہ اپنی تمام زندگی کو اوس کی زندگی کے مثل کرنے کی فکر رکھے +

(۳) اگر تجھہ میں فروتنی نہ ہووے تو تجھکو تثلیث

کی بابت عمیق مباحثہ کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ بغیر فروتنی کے تو خود تثلیث کو ناپسند معلوم ہوتا ہے +

حقیقتاً عمیق باتیں انسان کو پاکیزہ اور راستباز نہیں بناتی ہیں بلکہ نیک زندگی اوسکو خدا کے سامنے عزیز کر دیتی ہے +

توبہ کی تعریف جاننے سے اپنے دل میں توبہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے +

اگر تو تمام کتاب مقدس اور حکما کے مقولوں کو جانتا تو ان سب سے بغیر خدا کی محبت اور اوس کے فضل کے تجھے کیا فائدہ ہوتا +

واعظ ۱:۲

بطلانوں کی بطلان - خدا سے محبت رکھنے اور صرف اوسی کی خدمت کرنے کے سوا اور سب کچھ بطالت ہے +

دنیا کی حقارت کے ذریعہ سے آسمانی بادشاہت میں جانیکی

کوشش کرنا اعلیٰ دانشمندی ہے +

(۴) پس فانی دولت کو ڈہونڈہنا اور اوس سے امید رکہنا بطالت ہے +

عزت کے لئے جانفشانی کرنا اور اعلیٰ درجہ کی طرف چڑہنا بھی بطالت ہے +

جسم کی خواہشوں کا پیرو ہونا اور اون چیزوں سے جنکے سبب اسے بعد ازاں تجھے سخت عذاب اوٹھانا پڑیگا محبت رکہنا بطالت ہے +

دراز زندگی کی خواہش کرنا اور نیک زندگی کی فکر نرکھنا بطالت ہے +

صرف اس زندگی پر لحاظ کرنا اور عاقبت کے لیئے تیاری نہ کرنا بطالت ہے +

اون چیزوں کو جو بہت جلدی گذر جاتی ہیں پیار کرنا اور اوس جگہہ جہاں تیرے واسطے ابدی خوشی مہیّا ہے

فوراً جاننے کی کوشش نہ کرنا بطالت ہے +

(۵) اس تمثیل کو اکثر یاد کیا کر کہ آنکھہ دیکھنے سے آسودہ نہیں ہوتی اور نہ کان سننے سے بھرتا +

واعظ ۱: ۸

اس لئے اپنے دل کو دیدنی چیزوں کی محبت سے ہٹانے اور نادیدنیوں کی طرف اپنی تئیں پھیرنے کی فکر رکھہ +

کیونکہ جو اپنی شہوتوں کے پیرو ہیں سو اپنے دل کو داغ لگاتے ہیں اور خدا کے فضل سے محروم رہتے ہیں +

دوسری فصل

اپنی بابت فروتنی سے خیال کرنا

(۱) جاننے کی خواہش ہر انسان میں طبعی ہے لیکن جاننے سے بغیر خوفِ خدا کے کیا فایدہ +

اگر کوئی مغرور فیلسوف اپنے سے غافل رہکر گردش افلاک کی تحقیق کرے تو بہ نسبت اوس کے ایک غریب گنوار جو خدا کی خدمت کرتا ہے حقیقتاً اچھا ہے +

جو اپنے کو بخوبی پہچانتا ہے سو اپنی نظروں میں پست ہے
اور انسان کی تعریفوں سے خوش نہیں ہوتا +

اگر میں اون تمام اشیا کو جو دنیا میں ہیں جانتا اور مجھہ میں
محبت نہوتی تو خدا کے سامنے جو میرے اعمال کے موافق
میرا انصاف کریگا مجھے کیا فایدہ ہوتا +

(۲) جاننے کی بے اندازہ خواہش سے باز رہ کیونکہ اوسمیں
تیری پریشانی اور فریب ہے +

جاننے والے لوگ بہت چاہتے ہیں کہ ہم عالم دکھائی دیں
اور دانشمند کہے جاویں +

بہت ایسی باتیں ہیں کہ جنکے جاننے سے تہوڑا فایدہ یا
کچہہ بہی نہیں ہے اور وہ بہت ہی ناداں ہے جو اون
باتوں کی نسبت جنسے نجات کے واسطے مدد ملتی ہے کسی
دوسری بات کی طرف اپنا دل زیادہ لگاوے +

بہت بات کرنے سے روح آسودہ نہیں ہوتی ہی لیکن نیک

زندگی سے دل تازہ ہوتا ہے اور ضمیر صفا سے خدا پر بھروسا
پیدا ہوتا ہے +

(۳) کتنا ہی زیادہ اور عمدہ تیرا علم کیوں نہو توبھی اگر تونے
اوتنی ہی زیادہ پاکیزگی کے ساتھ اپنی عمر بسر نہ کی ہو تو اوسیقدر
زیادہ سختی سے تیرا انصاف کیا جائیگا +
اس لئے کسی ہنر یا علم کے سبب سے چاہیئے کہ تیرا دل نہ پھولے
بلکہ جو علم تجھے دیا گیا ہے اوسکے سبب سے تجھکو خوف رہے +
اگر تجھے معلوم ہووے کہ تو بہت باتوں کو جانتا اور اچھی
طرح سمجھتا ہے توبھی یہہ جان لے کہ ابھی بہت سی اور باتیں
ہیں جنکو تو نہیں جانتا ہے +
روم ۱۲:۱۶ بڑے بڑے خیال مت باندہ بلکہ اپنی ہی نادانی کا اقرار کر +
کیوں تو اپنے کو کسی دوسرے سے زیادہ لایق سمجھنا چاہتا
ہے جبکہ بہتیرے تجھ سے زیادہ عالم اور شریعت میں زیادہ
ہوشیار پائے جاتے ہیں +

اگر تو کسی بات کو مفید طور پر جاننا اور سیکھنا چاہتا ہے تو

گمنام رہنے اور ناچیز سمجھے جانے سے خوش ہو +

(۴) اپنے کو ٹھیک ٹھیک جان لینا اور پست سمجھنا سب سے

بڑا اور مفید سبق ہے +

اپنے کو ناچیز جاننا اور دوسروں کو ہمیشہ لایق اور اچھا

سمجھنا بڑی دانائی اور بڑا کمال ہے +

اگر تو کسی دوسرے کو ظاہرا گناہ میں پھنستے یا سخت خطا

کرتے دیکھے تو بھی مناسب نہیں ہے کہ تو اپنے کو اوس سے

اچھا سمجھے کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ تو کب تک بھلائی پر

قایم رہ سکیگا +

ہم سب کمزور ہیں تو بھی تو کسی کو اپنے سے زیادہ

کمزور مت جان +

تیسری فصل

سچائی کی تعلیم

(۱) مبارک وہ جسکو سچائی نہ تمثیلوں ورنہ گذرنے والی آوازونکی ذریعہ سے بلکہ جیسی وہ آپ ہی ویسی ہی اپنے وسیلہ سے تعلیم دیتی ہے +

ہماری رائے اور ہمارے حواس ہمکو اکثر دہوکا دیتے ہیں اور وے کم دیکھتی ہیں +

جن پوشیدہ اور مغلق باتوں سے ناواقف رہنے کے لئیے ہم عدالت کے دن تقصیروار نہیں ٹھہرائے جائینگے اونپر بڑی بحث کرنے سے کیا فائدہ ہے +

بڑی بیوقوفی ہے کہ ہم مفید اور ضروری چیزوں سے غافل رہکر عجیب اور مضر چیزوں کی طرف اپنا دل پہیریں ہمکو آنکھہ تو ہے پر ہم دیکھتے نہیں +

(۲) اور ہمکو جنس اور نوع کی کیوں فکر ہو جس شخص سے ازلی اور ابدی کلام بولتا ہے وہ طرح طرح کی رائے سے آزاد ہے +

ایک کلام سے سب چیزیں ہوئیں اور ایک کلام کو سب چیزیں تلفظ کرتی ہیں اور یہہ وہ ابتدا ہے جو ہم سے بولتی ہے کوئی اوس کے بغیر نہ سمجھتا اور نہ راست منصفی کرتا ہے +

جسکی نظر میں سب چیزیں واحد ہیں اور جو سب چیزونکو واحد کی طرف کہینچتا ہے اور اونہیں واحد میں دیکھتا ہی سو اپنے دل میں ساکن اور خدا میں بے خلش رہ سکتا ہی +

اے سچّائی اے خدا مجھکو اپنے ساتھہ دائمی محبت میں ایک کرکے رکھہ +

مجھکو جن چیزوں کی خواہش و آرزو ہے سو سب تجھہ میں ہے سب معلم چپ رہیں اور تمام مخلوقات تیرے حضور خاموش ہوویں صرف تو ہی مجھسے بول +

(۳) جتنا ہی کوئی اپنے سے متحد اور باطن میں خالص ہوا ہے اوتنا ہی وہ بہیتری اور عمیق باتونکو بغیر محنت کے سمجھتا ہے

کلام بیان
کلام اور ابتدا
سب چیز کی طرف
اشارہ ہے

کیونکہ وہ آسمان سے عقل کا نور پاتا ہے +

پاک خالص اور قائم دل بہت کاموں میں بھی پراگندہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ سب کام خدا کی عزت کے لئے کرتا ہی اور اپنے باطن میں فراغت پاکر ہر ایک طرح کی خودغرضی سے آزاد ہونے کی کوشش کرتا ہے +

تیرے دل کی اوس خواہش کی بہ نسبت جو ابتک ماری نہیں گئی اور کون تجھے زیادہ روکتا اور تکلیف دیتا ہی +

نیک اور زاہد آدمی اپنے اون اعمال کو جنھیں ظاہر کرنا واجب ہے پہلے اپنے باطن ہی میں ٹھہرالیتا ہے اور وے اوسکو کسی بُری رغبت کی خواہشوں کی طرف نہیں کھینچتے بلکہ وہ خود اونہیں عقل صحیح کے حکم کی طرف رجوع کرتا ہی +

جو اپنے نفس پر غالب ہونے کے لئے کوشش کرتا ہے اوس کی بہ نسبت اور کون زیادہ سخت جنگ کرتا ہے +

اور ہمکو یہہ محنت کرنی واجب ہے کہ اپنے نفس پر فتحمند ہوویں

اور روز بروز اپنے باطن میں زیادہ مضبوط ہوتے اور بھلائی

میں ترقی کرتے جاویں +

(۴) اس زندگی کے ہر ایک کمال میں کچھہ نہ کچھہ نقص شامل

رہتا ہے اور ہمارے ہر ایک خیال میں کچھہ نہ کچھہ دُھندلاپن

پایا جاتا ہے +

علم کی عمیق جستجو کرنے کی بہ نسبت اپنے کو فروتنی سے پہچاننا

خدا کی طرف جانے کے لئے زیادہ یقینی راہ ہے +

علم یا کسی چیز کی خالص پہچان معیوب ٹھہرنے کے لایق نہیں

ہے کیونکہ وہ بذاتہ اچھی ہے اور خدا کی طرف سے مقرر

ہے لیکن پاک دل اور نیک زندگی ہمیشہ اوس سے زیادہ

پسند ہونے کے لایق ہے +

لیکن چونکہ بہت لوگ اچھی طرح عمر بسر کرنے کی بہ نسبت علم

کی زیادہ فکر رکھتے ہیں اسلئے وے اکثر غلطی میں پڑتے

ہیں اور تھوڑا یا کچھہ بھی پھل نہیں لاتے ہیں +

(۵) واہ جتنی جانفشانی انسان طرح طرح کے تخم بحث کو بونے
میں کرتا ہے اگر برائیوں کے اوکھاڑنے اور نیکیوں کے
لگانے میں اوتنی ہی کرتا تو دنیا میں اتنی خرابیاں اور ٹھوکر
نہ ملتیں اور نہ خدا ترسوں میں اتنی نا اتفاقیاں ہوتیں +
یقیناً آیندہ روز عدالت میں ہم سے نہ یہہ حساب لیا جائیگا
کہ ہم نے کون کتاب پڑھی بلکہ یہہ کہ ہم نے کون کام کیا اور
یہہ بھی نہیں کہ ہم نے کیسی اچھی طرح باتیں کیں بلکہ یہہ کہ ہم نے
کیسی دیندارایسے اپنی عمر بسر کی +
مجھسے کہہ کہ جتنے عالموں اور اوستادوں کو تو اوسوقت
اچھی طرح جانتا تھا جبوقت وے زندہ اور اپنے اپنی علموںمیں
آراستہ تھے سو بالفعل کہاں ہیں +
اب دوسرے لوگ اون کے قایم مقام ہیں اور معلوم
نہیں کہ وے اونھیں کبھی یاد کرتے ہیں یا نہیں وے اپنی
زندگی میں کچھہ نہ کچھہ دکھائی دیتے تھے اور بالفعل اونکی

بابت خاموشی ہے +

(۶) واہ دنیا کی رونق کیسی جلد گذر جاتی ہے کاش کہ
اونکی زندگی نے اون کے علم سے موافقت کی ہوتی تو
اونہون نے بخوبی پڑہا اور سیکھا ہوتا +

کتنے لوگ خدا کی خدمت کی کم فکر رکھ کے اس دنیا کے
باطل علم کے ذریعے سے ہلاک ہوتے ہیں +
اور چونکہ وے فروتن ہونے کی بہ نسبت بڑے ہونیکی
زیادہ خواہش رکھتے ہیں اسلئے وے اپنے خیالونمیں
بیہودہ ہوگئے +

روم ۱:۲۱

جسمیں بڑی محبت ہے وہی سچ مچ بڑا ہے +
جو اپنی نظر و نمیں چہوٹا ہے اور عزت کے اونچے سے اونچے
درجہ کو ناچیز سمجہتا ہے وہی سچ مچ بڑا ہے +
جو مسیح کو حاصل کرنے کے لئے سب دنیاوی چیزوں کو
کوڑا سمجہتا ہے وہی سچ مچ دانشمند ہے +

فلپیون ۳:۸

اور جو خدا کی مرضی بجالاتا ہے اور اپنی مرضی ترک کرتا ہے وہی سچ مچ عالم ہے +

چوتھی فصل

اپنے کاموں میں دور اندیش ہونا

(۱) ہر ایک بات یا اشارہ کو یقین جاننا نچاہئے بلکہ خبرداری اور صبر سے خدا کی مرضی کے موافق سب باتوں کو تولنا مناسب ہے +

لیکن افسوس ہم ایسے کمزور ہیں کہ ہم اکثر دوسرے شخص کی بات بھلائی کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے بُرائی کو یقین کر لیتے اور اوسکا ذکر کیا کرتے ہیں +

لیکن کامل لوگ آسانی سے ہر ایک خبر دینے ولے کا اعتبار نہیں کرتے کیونکہ وے جانتے ہیں کہ انسان کمزوری کے سبب سے بُرائی کی طرف مایل اور ربانوںمیں لغزش کے بہت ہی قابل ہے +

(۲) جن کاموں کو کرنا پڑتا ہے اون میں جلد باز ہونا اور نہ اپنی راے پر ہٹ سے ثابت قدم رہنا بڑی دانشمندی ہی اور ہر ایک انسان کی باتوں کا اعتبار نہ کر لینا اور سُنی ہوئی یا سچ سمجھی ہوئی باتوں کو دوسروں کے کانوںمیں فوراً انہ ڈالنا بھی دانشمندی کا کام ہے +

دانشمند اور تجربہ کار آدمی سے صلاح لے اور اپنی ایجادوں کے پیرو ہونے کی بہ نسبت کسی بہتر شخص سے تعلیم پانے کی تلاش کر +

نیک زندگی انسان کو خدا کی مرضی کے موافق دانشمند اور بہت باتوں میں تجربہ کار بناتی ہے +

جسقدر کوئی اپنے میں زیادہ فروتن اور خدا کا زیادہ تابعدار ہوا ہے اوسیقدر وہ تمام باتوں میں زیادہ دانشمند اور سلیم ہے +

پانچویں فصل

پاک نوشتوں کا مطالعہ

(۱) پاک نوشتونمیں نہ فصاحت بلکہ سچائی ڈہونڈہنا مناسب ہے ✢

ہر ایک پاک نوشتہ کو اوس روح کی مدد سے جس سے تصنیف کیا گیا پڑہنا مناسب ہے ✢

نوشتونمیں خصوصًا باریک دلایل کی بہ نسبت فائدہ ڈہونڈھنا واجب ہے ✢

جتنی خوشی سے عمیق و عالی مضامین کی کتابونکو پڑہنا مناسب ہی اوتنی ہی خوشی سے سلیس و دینی کتابوں کا پڑھنا بھی واجب ہے ✢

مصنّف کا علم خواہ زیادہ خواہ کم ہو تو بھی چاہیئے کہ تو اوس کے اعتبار پر ٹھوکر نہ کھاوے بلکہ خالص سچائی کی محبت ہی تجھے پڑہنے کی طرف کھینچے ✢

اسکی تلاش مت کر کہ فلانی بات کس نے کہی بلکہ جو کہا گیا ھے

اوسپر غور کر +

(۲) انسان گذر جاتے ہیں لیکن خداوند کی سچائی ابد تک ہی + زبور ۱۱۷: ۲

خدا بغیر طرفداری کے کئی ایک طور پر ہم سے باتیں کرتا ہی +

ہمارا تجسس وسوقت ہمکو نوشتوں کے پڑھنے میں اکثر روک

دیتا ہے جسوقت ہم اون مقاموں کو پڑہنا اور تحقیق کرنا چاہتے

ہیں جنسے گذر جانا ہی مناسب ہی +

اگر تو فایدہ حاصل کیا چاہتا ہے تو عاجزی خلاص و ایمانداری

سے پڑہ اور علم میں نام حاصل کرنا نہ چاہ +

شوق سے پوچھہ اور خاموش ہو کے مقدسوں کی باتیں

سن لے اور بزرگوں کی تمثیلیں تجھے ناپسند نہ ہوویں کیونکہ

بے سبب بے نہیں دی جاتی ہیں +

چھٹھویں فصل

بے اندازہ خواہشیں

(۱) جب کوئی آدمی کسی چیز کی طرف بے اندازہ رغبت

کرتا ہے تب وہ فوراً اپنے دل میں بیقرار ہوتا ہے +

مغرور اور لالچی لوگ کبھی آرام نہیں پاتے۔ جو دل میں غریب اور فروتن ہیں سو راحت کی کثرت میں بود و باش کرتے ہیں +

جس آدمی نے ابتک کامل طور پر نفس کشی نہیں کی ہے سو جلدی امتحان میں پڑتا اور چھوٹی اور بے قدر چیزوں سے مغلوب ہوتا ہے +

جو دل میں کمزور رہے اور کچھہ کچھہ نفسانی اور محسوسات کی طرف مایل رہے اوسے دنیاوی خواہشوں کی طرف سے اپنے کو بالکل کھینچنا مشکل ہے +

اسی لئے جب وہ اپنے کو اون سے الگ کرنا چاہتا ہے تب وہ اکثر غمگین ہوتا ہے اور اگر کوئی اوسکی مخالفت کرے تو وہ جلد غصہ ہو جاتا ہے +

(۲) لیکن اگر وہ اپنی خواہش کی رہنمائی پر چلا ہو تو وہ فوراً اپنے دل میں تقصیروار ٹھہر کر تکلیف پاتا ہے کیونکہ وہ

اپنی ورن نفسانی خواہش کے موافق چلاہے جس سے اوسکی
اوس صلح کے پانے میں جسے ڈہونڈہتا تھا کچھہ مدد نہین ملتی ہے
اس لیئے دل کی سچّی اطمینان نفسانی خواہشوں کی فرمانبرداری
مین نہیں بلکہ اونکی مخالفت مین پائی جاتی ہے +

پس نہ نفسانی انسان کے دل مین اور نہ اوس مین
جو بیرونی چیزوں پر اپنا دل لگاتا ہے بلکہ سرگرم اور
روحانی انسان کے دل مین اطمینان رہتی ہے +

ساتویں فصل

امید باطل اور غرور سے احتراز

(۱) جو کوئی اپنی امید انسان سے یا مخلوقونسے رکھے سو
بیہودہ ہے +

یسوع مسیح کی محبت کی خاطر دوسروں کی خدمت کرنے
سے اور دنیا میں غریب سمجھے جانے سے شرمندہ نہ ہو +
اپنی پر اعتبار مت کر بلکہ خدا سے اپنی امید رکھہ +

حتی المقدور کوشش کر تو خدا تیرے نیک ارادے کی
مدد کریگا؛

نہ اپنے علم اور نہ کسی ذی حیات کی چالاکی پر بلکہ خصوصاً
خدا کے فضل پر بھروسا رکھہ کیونکہ وہ فروتنوں کی مدد کرتا
ہے پر جو اپنی طاقت پر بھروسا رکھتے ہیں انکو نیچا دکھلاتا ہے؛

(۲) اگر تیرے پاس دولت ہو تو نہ اوسپر اور اگر تیرے
دوست طاقتور ہوویں تو نہ اونپر بھی بلکہ خدا پر جو سب
چیزوں کا دینے والا ہے اور سب چیزوں سے زیادہ
اپنے کو تجھے دینا چاہتا ہے فخر کر؛

تو اپنے بدن کی قدآوری یا خوبصورتی کے سبب سے
جو تھوڑی ہی سی بیماری میں لاغر اور بدصورت ہو جاتی ہے
تکبر مت کر؛

تو اپنی قابلیت یا ذہانت کے سبب سے خوشی مت کر تا نہ ہو کہ
تو خدا کو ناخوش معلوم ہوئے کیونکہ جو پیدائشی بھلائیاں

ہم میں ہیں سو سب خدا کی طرف سے ہیں ✣

(۳) تو اپنے کو دوسروں سے بہلا مت سمجھہ ایسا نہو کہ شاید خدا کے سامنے تو اون سے برا ٹھہرے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ انسان میں کیا ہے ✣

اپنے نیک کاموں پر فخر مت کر کیونکہ خدا کی منصفی اور آدمیوں کی منصفی میں فرق ہے اور جو کچھہ اونکی نظر میں پسند ہے سو اکثر اوسکی نظر میں ناپسند ہے ✣

اگر تجھمیں کچھہ بہلائی ہو تو یہہ یقین جان کہ اوروں میں تجھہ سے بھی زیادہ بہلائی ہے تاکہ تیری فروتنی قایم رہے ✣

اگر تو اپنے کو سب آدمیوں سے چھوٹا سمجھے تو تیرا کچھہ نقصان نہیں لیکن اگر تو اپنے کو ایک سے بھی بڑا جانے تو تیرا بہت نقصان ہوگا ✣

خاکسار کے ساتھہ دائمی اطمینان لیکن مغرور کے دل میں اکثر حرص اور غصّہ رہتا ہے ✣

آٹھویں فصل

زیادہ بے تکلفی سے باز آنا

اپنی ضمیر ہر ایک آدمی پر ظاہر مت کر لیکن جو دانشمند اور خدا ترس ہے اوس کے ساتھ اپنے مقصد کی گفتگو کر + جوانوں اور اجنبیوں کے ساتھ زیادہ صحبت مت رکھہ + دولتمندوں کی خوشامد مت کر اور امیروں کے حضور میں شوق سے حاضر مت ہو +

فروتنوں اور صاف دلوں سے زاہدوں اور نیکو کاروں سے صحبت رکھہ اور اون سے ایسی باتوں کی گفتگو کر جن سے دینداری کی ترقی ہووے +

کسی عورت سے بے تکلفی مت رکھہ بلکہ عموماً سب نیک عورتوں کی سفارش خدا سے کر +

صرف خدا اور اوس کے فرشتوں ہی کے ساتھہ بے تکلف ہونے کی خواہش رکھہ اور آدمیوں کی شناسائی

سے دور رہ +

(۲) سب لوگوں سے محبت رکھنا چاہیئے مگر سبھوں سے بے تکلفی رکھنا لازم نہیں ہے +

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی آدمی جسے ہم نے نہیں دیکھا ہے اپنی نیک نامی کے سبب سے معزز معلوم ہو تو بھی جب وہ سامنے آتا ہے تو دیکھنے والوں کی نظروں میں ناپسند ہوتا ہے +

ہم کبھی کبھی یہہ سمجھتے ہیں کہ لوگ ہماری صحبت سے خوش ہونگے مگر برعکس اسکے وے ہم میں بری خصلتیں دیکھکے ناخوش ہوتے ہیں +

نویں فصل

فرمانبرداری اور تابعداری

(۱) فرمانبرداری میں قایم رہنا اور کسی بزرگ کے ماتحت زندگی بسر کرنا اور اپنا اختیار نہ رکھنا بڑی بات ہی +

حاکم ہونیکی بہ نسبت محکوم ہونا بہت زیادہ بے خطر ہی +

اکثر لوگ نہ شوق سے بلکہ خصوصًا مجبوری سے مطیع رہتے ہیں اسی لیئے وے رنجیدہ ہوکر ذرہ ذرہ سی بات پر کُڑکُڑانے لگتے ہیں اگر وے اپنے پورے دل سے خدا کے واسطے اپنے تئیں کسیکا مطیع نہ بناویں تو روحی آزادگی نہ حاصل کرسکیں گے +

ادہر اودہر تو کتناہی دوڑے مگر کسی بزرگ کے فرماں کی عاجزانہ اطاعت کے سوا کہیں آرام نہ پاویگا۔ بہت لوگوں نے اس خیال سے فریب کھایا ہے کہ تبدیل مقام سے خوشی حاصل ہوتی ہے +

(۲) سچ ہے کہ ہر ایک انسان وہی بخوشی کرتا ہے جو اوسکا دل چاہتا ہے اور جو اوسکی سمجھ میں آئے ہیں انہیں وے کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے +

لیکن اگر خدا ہمارے درمیان ہے تو ہمکو یہہ ضرور ہے کہ کبھی کبھی صلح کے لیئے اپنی رائے ترک کریں +

کون ایسا عقیل ہے کہ پورے طور پر سب کچھہ جان سکے + لہذا اپنی رائے پر زیادہ اعتبار مت رکھہ بلکہ دوسروں کی تجویز بخوشی سُن +

اگر تیری رائے اچھی بھی ہو اور تو بھی تو اوسے خدا کے واسطے چھوڑ کر دوسرے کی رائے پر چلے تو اس سے تو بہت فائدہ اوٹھاویگا +

(۳) مینے اکثر سُنا ہی کہ صلاح دینے کی بہ نسبت صلاح سننا اور ماننا زیادہ بے خطر ہے +

یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی انسان کی رائے اچھی بھی ہو لیکن دوسروں کی رائے کو جب ادراک یا سبب واجب اس کا طلبگار ہو قبول نہ کرے تو غرور اور ہٹ کا نشان ہے +

Mo

19. I. 98

Volkl.g.

20.10.51

دسویں فصل

فضول باتوں سے پرہیز

(۱) آدمیونکے شور وغل سے حتی المقدور باز رہ اسواسطے کہ جہانکے
کاروبار کا اہتمام اگر نیک ارادہ سے بھی ہو تو بھی ہمارے لئے بڑی کاوٹ ہے
کیونکہ ہم جلد نجاست میں آلودہ اور بطالت میں گرفتار ہو جاتے ہیں +
اکثر میں نے یہہ چاہا کہ میں خاموش رہا ہوتا اور میں نے
آدمیوں سے ملاقات نکی ہوتی +

کیوں ہم ایسے شوق سے آپسمیں بات چیت کرتے ہیں
جبکہ ہم بغیر اپنے دلکو زخمی کیئے اکثر خاموشی کی طرف
نہیں لوٹتے ہیں +

ہم ایسے شوق سے اس غرض سے بولتے ہیں کہ ہم
آپسمیں گفتگو کرنے کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے
تسلی ڈھونڈھتے ہیں اور اپنے دلوں کو جو طرح طرحکی
فکروں سے ماندہ ہوا ہے آرام دینا چاہتے ہیں +

اور ہم اون چیزوں کی بابت جنکو ہم پیار کرتے یا چاہتے ہیں یا جنکو اپنے خلاف سمجھتے ہیں بڑے شوق سے بولتے اور خیال کرتے ہیں +

(۲) مگر افسوس یہہ اکثر باطل اور عبث ہے کیونکہ اس ظاہری تسلّی سے باطنی اور الٰہی تسلّی کا بڑا نقصان ہوتا ہی +

اس لیئے ہمکو جاگتے رہنا اور دعا مانگنا لازم ہے تا ایسا نہو کہ ہمارا وقت عبث گذر جاوے +

اگر تجھے بولنا جایز اور مناسب ہو تو ایسی باتیں کر جنسے دین کی ترقی ہوئے +

بُری عادت اور اپنی دینی ترقی کی غفلت زبان درازی کی بہت ترغیب دیتی ہیں +

تاہم روحانی معاملات کی گفتگو روحانی ترقی کو بہت بڑھاتی ہے خصوصاً جب سے جو ایک دل اور ایک روح ہیں خدا میں باہم شامل ہوتے ہیں +

گیارہویں فصل

تحصیل اطمینان اور دینی ترقی کی سرگرمی

(۱) اگر ہم دوسرے لوگوں کے اون کاموں اور سخنوں میں جو ہمارے فرایض سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتے ہیں مصروف ہونا نہ چاہیں تو ہمکو بہت اطمینان مل سکتی ہے ✠

جو آدمی دوسروں کے فرایض میں دست اندازی کرتا اور ظاہر اسموقع ڈھونڈھتا اور باطن میں اپنے کو بہت یا اکثر جمع نہیں کرتا ہے سو کیونکر بہت دنوں تک اطمینان میں قایم رہ سکتا ہے ✠

مبارک وے جو خالص ہیں کیونکہ وے بہت اطمینان پاویں گے ✠

(۲) کیوں مقدسوں میں سے کتنے ایسے کامل اور غور کرنے والے تھے ✠

اسکا سبب یہہ ہے کہ وے سب دنیوی خواہشوں سے

اپنے کو بالکل مردہ کرنے کی فکر رکھتے تھے +

اور اسی سبب سے وے تمام مغز دل سے خدا میں ملے رہ سکتے اور اپنے واسطے بہت فرصت پا سکتے تھے + ہم اپنی نفسانی خواہشوں میں زیادہ مشغول رہتے اور عارضی چیزوں کی زیادہ فکر رکہتے ہیں + ہم اکثر ایک برائی پر بھی پورے طور سے فتحیاب نہیں ہوتے اور روز بروز دینی ترقی کے لئے ترغیب بھی نہیں پاتے ہیں اسواسطے ہم افسردہ اور سست رہتے ہیں +

(۳) اگر ہم پورے طور سے اپنے اوپر توجہہ کرتے اور ظاہری چیزوں میں بہت ہی کم اولجہتے تو ہم الہی چیزوں سے بھی لذت اوٹھا سکتے اور آسمانی تفکر کا کچھہ تجربہ حاصل کر سکتے +

پوری اور سب سے بڑی رکاوٹ یہہ ہے کہ ہم اپنے

نفسوں اور اپنی خواہشوں سے آزاد نہیں ہیں اور
مقدسوں کی کامل راہ پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے +
اور جب تھوڑی سی بھی مصیبت پڑتی ہے تو ہم بہت جلد
بے دل ہو جاتے اور انسانی تسلیوں کی طرف متوجہ
ہوتے ہیں +

(۴) اگر ہم جوانمردوں کے موافق مجاہدہ میں قایم
رہنے کے لئے جانفشانی کریں تو ہمکو اپنے لئے آسمان
سے خدا کی مدد کا انتظار کرنا لازم ہے +
کیونکہ جو ہمکو لڑنے کا موقع اس لئے دیتا ہے کہ ہم
فتحمند ہو جاویں وہ اون کی مدد کرنے کے
واسطے ہمیشہ تیار رہتا ہے جو لڑتے اور اوس کے فضل پر
بھروسا رکھتے ہیں +
اگر ہم یہہ سمجھیں کہ ہماری دینی ترقی صرف ان ظاہری
اعمال ہی سے ہوتی ہے تو ہماری ریاضت جلد

موقوف ہو جائے گی +

لیکن ایسا ہو کہ ہم جڑ پر کلہاڑی اس لئے لگا دیں تا کہ
ہم نفسانی خواہشوں سے صاف ہو کر اطمینانِ خاطر پاویں +

(۵) اگر ہم ایک ایک سال ایک ایک برائی کو اوکھاڑا
کریں تو مردِ کامل بہت جلد ہو جائینگے +

لیکن آجکل برعکس اس کے ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ ہم مسیحی ہونے کی ابتدا میں جسقدر اچھے اور پاکیزہ تھے
اوسقدر مسیحی جماعت میں داخل ہونے کے بہت برس بعد
نہیں ہیں +

یہہ لازم ہے کہ ہماری سرگرمی اور ترقی روز بروز
بڑہتی جاوے لیکن بالفعل اگر کوئی اپنی پہلی سرگرمی کا
ایک حصہ بھی رکھہ سکے تو بڑی بات سمجھی جاتی ہے +

اگر ہم شروع میں اپنے اوپر تھوڑی سی سختی کریں تو
پیچھے سب کام آسانی اور خوشی سے کر سکیں گے +

(۶) عادتوں کو چھوڑنا تو دشوار ہی ہے لیکن اپنی خواہش کے خلاف چلنا اور بھی دشوار ہے +

لیکن اگر تو چھوٹی اور ہلکی عادتوں کو مغلوب نہ کرے تو زیادہ مشکل عادتوں پر کب غالب ہوگا +

شروع ہی میں اپنی خواہش کا مقابلہ کر اور اپنی بری عادت کا بھلا دینا سیکھ تا ایسا نہو کہ شاید وہ رفتہ رفتہ تجھے زیادہ دشواری میں پہونچاوے +

واہ اگر تو اسپر غور کرتا کہ تو اچھی چال چلن کے ذریعہ سے کتنی اطمینان اپنے لیئے اور کتنی خوشی دوسروں کے لیئے جمع کر سکتا ہے تو میری سمجھ میں تو روحانی ترقی کی زیادہ فکر رکھتا +

بارھویں فصل (12.)

مصیبت کا فائدہ

(۱) یہہ ہمارے لیئے اچھا ہے کہ ہم کبھی کبھی تکلیفوں

اور دقتوں میں پڑیں کیونکہ وے اکثر انسان کو دل
کی طرف رجوع کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے کو جلاوطنی میں
جانے اور اپنی امید اس جہان کی کسی چیز سے نہ رکھے +

یہہ اچھا ہے کہ ہم کبھی کبھی قطع کلامی کی برداشت کریں
اور ہماری بابت برا یا ناقص خیال ہووے باوجودیکہ ہم
اچھی طرح سے کام کریں اور ارادہ بھی رکھیں +

ایسے معاملے اکثر فروتنی کے لئے مدد کرتے اور ہمکو
جھوٹے فخر سے محفوظ رکھتے ہین کیونکہ جب ہم ظاہر انسانوں
کے سامنے حقیر ٹھہرتے اور ہمپر اعتبار نہیں کیا جاتا تب ہم
خدا کو زیادہ شوق سے ڈھونڈھتے ہیں تاکہ وہ ہمارا
باطنی گواہ ہوئے +

(۲) اسلیئے انسان کو خدا میں بالکل قایم ہونا چاہیئے
تاکہ اوسکو بہت انسانی تسلیوں کے ڈھونڈھنے کی
ضرورت نہ پڑے +

جب کوئی انسان نیک نیت خواہ ایذا پاتا یا آزمایا جاتا ہے خواہ بُرے خیالوں سے رنج اوٹھاتا ہے تب وہ خصوصًا اپنے واسطے خدا کو ضروری سمجھتا ہے جسکے بغیر کوئی اچھا کام کرنا اوسے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے + اور وہ اون تکلیفوں کے سبب سے بھی جنہیں وہ اوٹھاتا ہے غمگیں ہوتا نالہ وزاری کرتا اور دعا مانگتا ہے + اور وہ زیادہ زندہ رہنے سے تھک کر موت آنیکی آرزو کرتا ہے تاکہ رخصت پاوے اور مسیح کے ساتھہ جا رہے اور وہ اسپر بھی بخوبی غور کرتا ہے کہ دنیا میں کامل سلامتی اور پوری اطمینان نہیں مل سکتی +

تیرہویں فصل

آزمائشوں کا مقابلہ کرنا

(۱) جب تک ہم اس دنیا میں جیتے ہیں تکلیف اور آزمائش کے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں +

اس لیئے ایّوب کی کتاب مین یہہ لکھا ہے کہ کیا انسان

زمین پر آزمایش کے لیئے نہین ہے + ایّوب ۱:۷

پس ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اپنی اپنی آزمایش کی فکر رکھّے اور دعا مانگنے مین بیدار رہے تا نہو کہ شیطان اوسے فریب دینے کا موقع پاوے کیونکہ شیطان کبھی

سوتا نہیں بلکہ ڈہونڈھتا پھرتا ہے کہ کسکو پھاڑ کھاوے + ۱ پطرس ۵:۸

کوئی ایسا کامل و مقدس نہیں ہے کہ کبھی آزمایشون مین نہ پڑے اور ہمارا اون سے بالکل بچنا غیر ممکن ہے +

(۲) لیکن اگرچہ آزمایشیں سخت اور رنج آور ہیں توبھی اکثر ہمارے لیئے بہت مفید ہیں کیونکہ اونکے وسیلے سے انسان عاجز و پاک و تربیت یافتہ ہو جاتا ہے +

سب مقدس لوگ بہت تکلیفوں اور آزمایشون سے گذر گئے اور اسیطرح اونہوں نے ترقی کی +

اور جو آزمایشوں کی برداشت نہ کرسکے سو نا مقبول ٹھہرے

اور ناقص ہوے +

کوئی فرقہ ایسا مقدس نہیں اور کوئی جگہہ ایسی پوشیدہ نہیں کہ جہاں آزمایشیں اور مصیبتیں نہوں +

(۳) کوئی انسان جب تک زندہ رہتا ہے آزمایشوں سے بالکل محفوظ نہیں کیونکہ ہماری آزمایش کا تخم ہم ہی میں ہے جسکے سبب سے ہم پیدایش ہی سے برائی کیطرف مائل ہیں + جب ایک آزمایش یا تکلیف گذر جاتی ہے تو کوئی دوسری آتی ہے اور ہمکو ہمیشہ کچہہ نہ کچہہ برداشت کرنا پڑیگا کیونکہ ہم اپنی خوشحالی کو کہو بیٹھے ہیں +

بہتیرے لوگ آزمایشوں سے بہاگنے کی راہ ڈہونڈھتے ہیں لیکن وے زیادہ سختی کے ساتھہ اونمیں گرتے ہیں +

فقط بہاگنے ہی سے ہم اونپر فتحیاب نہیں ہو سکتے بلکہ صبر اور حقیقی فروتنی کے وسیلے سے ہم اپنے سب دشمنوں سے زیادہ زورآور ہو جاتے ہیں +

جو اوں سے فقط ظاہر اباز رہتا ہے اور اونکو جڑ سے نہیں اوکھاڑ ڈالتا وہ کم فائدہ اوٹھاویگا بلکہ آزمائشیں اوسپر زیادہ جلد پھر پڑینگی اور آگے سے زیادہ سخت معلوم ہونگی ✣

نہ زبردستی اور نہ اپنے تردد کے ذریعہ سے بلکہ رفتہ رفتہ بذریعہ صبر و برداشت کے خدا کی مدد سے تو زیادہ آسانی کے ساتھ غالب ہوگا ✣

آزمائش کیوقت اکثر صلاح لیا کرا اور جس شخص کی آزمائش ہو رہی ہے اوس کے ساتھ سختی مت کر بلکہ اوسکو تسلّی دے جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تجھکو دیجاوے ✣

(۵) دل کی غیر مستقلی اور خدا پر کم اعتباری سب بُری آزمائشوں کی ابتدا ہے ✣

کیونکہ جسطرح جہاز پتوار کے بغیر موجوں سے اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا ہے اوسیطرح وہ انسان جو غافل ہے اور اپنے قصد کو چھوڑتا ہے بہت طرح کی آزمائشوں میں پڑتا ہے ✣

آگ سے لوہا اور آزمایش سے راستباز انسان جانچا جاتا ہے +

ہم اکثر نہیں جانتے ہیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن آزمایش سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کیا ہیں +

لیکن ہمکو بیدار رہنا خصوصاً آزمایش کی ابتدا ہی میں لازم ہے کیونکہ اگر دشمن ہمارے دل کے دروازے میں کچھہ بھی داخل ہونے نہ پاوے بلکہ کھٹکھٹاتے ہی فوراً ڈیوڑھی پر روک دیا جاوے تو وہ اور زیادہ آسانی سے مغلوب ہو جائے گا +

اس لئے کسی نے کہا کہ ابتداؤں کا مقابلہ کر جب برائی دراز فرصتیں پاکر مضبوط ہو گئی تب علاج کا وقت جاتا رہا +

کیونکہ پہلی برائی کا صرف خیال دل میں آتا ہے پھر رفتہ رفتہ اوسکا تصور محکم بعد ازاں سرور اور میلان بد اور

رضامندی +

اور اسیطرح رفتہ رفتہ ہمارا خراب دشمن بالکل داخل ہوتا ہے
جبکہ ابتدامیں اوسکا مقابلہ نہیں کیا جاتا ہے +
اور جتنی دیر تک کوئی اوس کے مقابلہ کرنے سے غافل
رہتا ہے اوتنا وہ اپنے میں روز بروز زیادہ کمزور ہوتا ہے
اور برخلاف اوس کے اوسکا دشمن زیادہ زور آور ہوجاتا ہے
(۶) بعضے لوگ اپنے مسیحی ہونے کی ابتدامیں اور بعضے آخر میں
سخت آزمایشوں میں پڑتے ہیں +
مگر بعضے قریب زندگی بھر کے بہت تکلیف پاتے ہیں +
اور بعضے بہت کم آزمایش میں پڑتے ہیں۔ ایسے ہی
طرح طرح کے معاملوں کا انتظام خدا کی دانائی اور بے طرفداری
کے مطابق مقرر کیا گیا ہے جسکے موافق وہ سب آدمیوں کی
حالت اور لیاقتوں کو تولتا ہے اور سب کچھ اپنی برگزیدوں
کی سلامتی کے لئے آگے سے ٹھہرالیتا ہی +

(۷) پس جب ہم آزمایش میں پڑتے ہیں تو لازم ہے کہ
ہم مایوس نہ ہوئیں بلکہ زیادہ سرگرمی کے ساتھہ خدا سے
دعا مانگیں کہ وہ مہربانی کرکے سب تکلیفوں کے وقت ہمارا
مددگار ہوئے کیونکہ وہ البتہ پولس رسول کے کلام
کے موافق امتحان کے ساتھہ نکل جانے کی راہ بھی ٹھہراویگا (۱ قرنتھیوں ۱۰: ۱۳)
تاکہ ہم برداشت کرسکیں +

اسلئے ایسا ہو کہ ہم سب آزمایشوں اور تکلیفوں کے
وقت اپنے کو خدا کے زورآور ہاتھہ کے نیچے عاجز کریں
کیونکہ وہ دل کے فروتن کو بچاویگا اور سرفراز کریگا +

آزمایشوں اور تکلیفوں سے انسان کا امتحان
لیا جاتا ہے کہ وہ کہاں تک اچھا ہو گیا اور اس سے اوسکی
لیاقت زیادہ ثابت ہوتی اور اوسکی خوبی ونیکی زیادہ
روشن ہو جاتی ہیں +

یہہ بڑی بات نہیں ہے کہ انسان جب تکلیف نہیں

پاتا ہے زاہد اور سرگرم رہے لیکن اگر وہ مصیبت کے وقت
صبر و برداشت کرے تو البتہ دینی ترقی کی بڑی امید ہے +
بعضے لوگ بڑی آزمایشوں سے محفوظ رہتے ہیں اور
چھوٹی چھوٹی روزانہ آزمایشوں سے مغلوب ہوا کرتے ہیں
تاکہ ایسے چھوٹے معاملوں میں شکست کھانے کے سبب سے عاجز
ہو کر بڑے معاملوں میں اپنے پر کبھی زیادہ بھروسا نہ کریں +

چودھویں فصل

منصفی میں جلدبازی کرنے سے اجتناب

(۱) اپنی طرف اپنی آنکھیں پھیر اور دوسروں کے کاموں کی
منصفی کرنے سے چوکس رہ +
جب انسان دوسروں کی منصفی کرتا ہے تو وہ عبث
محنت کرتا ہے اکثر بھول میں پڑتا ہے اور سخت گناہ کرتا
ہے لیکن جب وہ خود اپنی منصفی اور آزمایش کرتا ہے
تب ہمیشہ پھلداری سے محنت کرتا ہے +

جس چیز کا جیسا خیال ہمارے دل میں ہے ویسا ہی
ہم اوسکی منصفی اکثر کرتے ہیں کیونکہ اپنے کو عزیز رکھنے کے
سبب سے ہم سچی منصفی کو آسانی سے کھو دیتے ہیں ❊
اگر خدا ہمیشہ ہماری آرزو کا خالص مقصد ہوتا تو ہم
اپنے نفس کی مخالفت سے ایسا جلد نہ گھبرا جاتے ❊
(۲) لیکن کچھہ نہ کچھہ ہمارے باطن میں اکثر پوشیدہ رہکر یا
باہر سے آکر ہمیں اپنی طرف کھینچتا ہے ❊
بہت لوگ اون کاموں میں جو وے کرتے ہیں پوشیدہ
طور پر خود غرض ہیں اور وے اسے نہیں جانتے ہیں ❊
یہہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ جب سب کام اونکی خواہش
کے موافق ہوتے ہیں تب وے عمدہ سلامتی میں قایم
رہتے ہیں لیکن اگر کوئی کام اونکی خواہش کے خلاف ہوا
تو وے جلد بیچین اور غمگین ہو جاتے ہیں ❊
خواہشوں اور رایوں میں طرح طرح کے فرق ہونیکے

سبب سے دوستوں اور پڑوسیوں میں دینداروں اور زاہدوں میں اکثر نااتفاقیاں ہوتی ہیں +

(۳) پرانی عادت کو چھوڑنا مشکل ہے اور کوئی انسان ایسے کام میں جسکا انجام وہ نہیں دیکھتا ہے کھینچا جانا نہیں چاہتا ہے +

اگر تو اوس طاقت کی نسبت جس سے تو مسیح کے تابع ہوتا ہے اپنی عقل یا اپنی کوشش پر زیادہ بھروسا رکھے تو تجھکو نورانی انسان بننے میں دیری ہوگی +

کیونکہ خدا کی آرزو یہہ ہے کہ ہم بالکل اوس کے تابع ہوویں اور اوسکی محبت سے ترغیب پاکر ایسا کام کرسکیں جو انسانی عقل سے باہر ہے +

پندرہویں فصل

محبت سے کیئے ہوئے کام

(۱) دنیا کی کسی چیز کے لئے یا کسی انسان کی خاطر کے

واسطے کوئی برا کام کرنا واجب نہیں ہے مگر توبہی کسی غریب
کے فایدہ کے واسطے نیک کام کو کبہی کبہی خوشی سے ترک کرنا
مناسب ہے یا اوسکو اوس سے زیادہ نیک کام کے لئے
بدلنا لازم ہے +

کیونکہ ایسا کرنے سے نیک کام برباد نہیں ہوتا بلکہ اور
اچہے کام سے بدل جاتا ہے +

کوئی ظاہری کام بغیر محبت کے کچہہ فایدہ نہیں دیتا
لیکن جو کچہہ محبت سے کیا جاتا ہے چاہے کتنا ہی چہوٹا اور
حقیر کیوں نہ ہو توبہی بالکل پہلدار ہوتا ہے +

کیونکہ خدا خاص کرکے یہہ نہیں تولتا ہے کہ کتنا کام کوئی
کرتا ہے بلکہ یہہ کہ کتنے پیار سے کرتا ہے +

(۲) جو بہت پیار کرتا ہے سو بہت کام کرتا ہی +

جو اچہی طرح سے کام کرتا ہے سو بہت کام کرتا ہی +

جو نہ اپنی خواہش کی بلکہ خصوصاً عوام کی خدمت

کرتا ہے سو اچھی طرح سے کام کرتا ہے +

اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محبت ہی ہے لیکن حقیقت میں نفسانی خواہش ہے کیونکہ رغبت طبعی خود غرضی امید جزا آرزو خوشحالی بہت کم دور رہوا چاہتی ہیں +

(۳) جسمیں حقیقی اور کامل محبت ہے وہ کسی کام میں خود غرض نہیں ہے بلکہ اوسکی صرف یہہ تمنا رہتی ہے کہ سب کاموں میں خدا کا جلال ظاہر ہوئے +

وہ کسی پر حسد بھی نہیں کرتا ہے کیونکہ وہ اپنی کسی خاص خوشی کو پیار نہیں کرتا ہے اور نہ اپنے میں خوش ہونے چاہتا ہے بلکہ یہ نسبت اور سب بھلائیوں کے اسکا زیادہ آرزومند ہے کہ خدا میں خوشحال رہے +

وہ کسی بھلائی کو کسی انسان کی طرف محسوب نہیں کرتا بلکہ اوسے بالکل خدا کی طرف منسوب کرتا ہے جس سے مثل چشمہ کے سب کچھہ نکلتا ہے اور جس میں آخر کو

سب مقدس برخورداری سے آرام پاتے ہیں +

واہ اگر کسی میں حقیقی محبت کی ایک چنگاری بھی ہوتی تو اوسکو معلوم ہوتا کہ سب دنیوی چیزیں بطالت سے بھری ہوئی ہیں +

سولھویں فصل

دوسرونکے نقصونکی برداشت

(۱) جن باتوں کو انسان اپنے یا دوسرونمیں درست نہیں کرسکتا ہے چاہیئے کہ وہ صبر سے اوسوقت اون باتوں کی برداشت کرے جبوقت تک خدا اونکا دوسرا بندوبست نکرے +

خیال کر کہ شاید یہہ تیرے امتحان اور صبر کے واسطے بہتر ہے جنکے بغیر ہمارے نیک کام بہت عزت کے لایق نہیں ہیں +

تاہم ایسی ایسی رکاوٹوں میں تجھے دعا مانگنا لازم ہے کہ خدا اپنے فضل سے تیری مدد کرے اور تو رضامندی

سے اونکی برداشت کر سکے +

(۲) اگر کوئی شخص ایک یا دو مرتبہ سمجھانے جانے پر بھی نہ مانے تو اوس سے تکرار مت کر بلکہ خدا ہی کو سب بندے تا کہ اوسکی مرضی پوری ہو اور اوس کے سب خادموں میں اوسکی عزت ہو کیونکہ بُرائی کو بھلائی سے بدل دینا وہی اچھی طرح جانتا ہے +

جو عیب اور نقص دوسروں میں پائے جاتے ہیں اونکی برداشت کرنے میں صابر ہونے کی کوشش کر کیونکہ بہت سے عیب تجھمیں بھی ایسے پائے جاتے ہیں جنکی برداشت دوسرے لوگوں کو کرنا پڑتا ہی +

اگر تو اپنے ہی کو جیسا چاہتا ہے ویسا نہ بنا سکے تو پھر کیونکر تو دوسرے کو بالکل اپنی مرضی کے موافق پا سکیگا +

ہم دوسروں کو کامل دیکھا چاہتے ہیں مگر اپنے نقصوں کو درست نہیں کرتے ہیں +

(۳) ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ سزا کے ذریعہ سے درست کیئے جاویں مگر اپنا درست کیا جانا ہم ہی کو ناپسند ہے + دوسروں کا بہت آزاد ہونا ہمکو بُرا معلوم ہوتا ہے تو بھی ہم یہہ پسند نہیں کرتے کہ جو کچھہ ہم مانگیں اوس سے انکار کیا جاوے + ہم بذریعہ سخت قوانین کے دوسروں کا روکا جانا چاہتے ہیں لیکن اپنا روکا جانا کسی طرح سے ہمکو گوارا نہیں ہوتا + اس سے یہہ ظاہر ہے کہ ہم اپنے کو اور اپنے پروسی کو ایک ہی ترازو میں کسقدر کم تولتے ہیں + اگر سب لوگ کامل ہوتے تو ہمکو خدا کی خاطر دوسروں سے کس بات کی برداشت کرنا پڑتا +

(۴) لیکن اب خدا نے ایسا ہی مقرر کیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا بوجھہ اوٹھا لینا سیکھیں کیونکہ کوئی نقص کے

گلت ۲:۶

بغیر نہیں کوئی بوجھہ کے بغیر نہیں کوئی اپنے لئے کافی نہیں
کوئی اپنے لئے بطور شافی دانشمند نہیں بلکہ ہمکو ایک دوسرے
کی برداشت کرنا ایک دوسرے کو تسلّی دینا ایک دوسرے
کی مدد کرنا ایک دوسرے کو تعلیم او نصیحت دینا لازم ہے+
لیکن کس ہیں کتنی بھلائی ہے یہہ خصوصًا مصیبت کے
موقع پر ظاہر ہوتی ہے +
کیونکہ سوانح انساں کو کمزور نہیں بناتے بلکہ یہہ
دکھلاتے ہیں کہ وہ کیسا ہے +

سترہویں فصل

دیندارانہ جماعت میں زندگی بسر کرنا

(۱) اگر تو دوسروں کے ساتھہ صلح اور اتفاق رکھنا
چاہے تو تجھے یہہ سیکھنا ضرور ہے کہ بہت باتوں میں اپنے
نفس کو مارے +
دینداروں کی جماعت یا ایمانداروں کی صحبت میں رہنا

اور جھگڑے کے بغیر وہاں اوقات بسر کرنا اور موت تک
ایماندار رہنا چھوٹی بات نہیں ہے +

مبارک ہے وہ جس نے وہاں اچھی طرح زندگی بسر کی
اور بخیر انجام کیا +

اگر تو چاہے کہ مناسب طور پر قایم رہے اور ترقی کرے
تو اپنے کو زمین پر پردیسی اور مسافر سمجھہ لے +

اگر تو دیندارانہ زندگی بسر کرنا چاہے تو مسیح کی خاطر
احمق سمجھا جانے سے بھی تجھے راضی ہونا ضرور ہے +

(۲) فقیرانہ لباس اور موڑاے ہوئے سر سے کم فایدہ ہے
لیکن چال چلن کے بدلنے سے اور تمام نفسانی خواہشوں
کے مارنے سے انسان سچّا دیندار ہوتا ہے +

جو فقط خدا اور اپنی جان کی نجات کے سوا اور کسی دوسری
چیز کی تلاش کرتا ہے سو تکلیف اور غم کے سوا اور کچھہ نہیں
پاوے گا +

جو کوئی چھوٹے سے چھوٹا ہونے اور سب کے تابعدار رہنے کی کوشش نہیں کرتا ہے سو بہت دنوں تک صلح میں قایم نہیں رہ سکتا ہے ✠

(۳) تو نہ خداوندی بلکہ خدمت گذاری کرنیکو آیا ہے جان لے کہ تو نہ بیکار بیٹھا رہنے اور نہ بے فائدہ بات کرنے کے لئے بلکہ برداشت کرنے اور محنت اوٹھانیکے لئے بلایا گیا ہے ✠

اس لئے جیسا آگ سے سونا پرکھا جاتا ہے ویسا ہی دیندارانہ جماعت سے انسان پرکھا جاتا ہی ✠

اگر کوئی خدا کی خاطر اپنے تمام دل سے اپنے کو فروتن کرنا نہ چاہے تو دیندارانہ جماعت میں قایم نہیں رہ سکتا ہی ✠

اٹھارہویں فصل

مقدس بزرگونکے نمونے

(۱) اول مقدس بزرگوں کے زندہ نمونوں پر جنہیں

سچی کمالیت و دینداری جلوہ گر تھی لحاظ کر تو تجھے نظر آویگا
کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں سو کسقدر کم بلکہ قریب ہیچ کے ہے +
افسوس ہماری زندگی کیا ہے جو اون کے ساتھ
مقابلہ کی جائے +
مقدسوں نے اور مسیح کے دوستوں نے بھوکھ اور
پیاس میں سردی اور عریانی میں محنت اور ماندگی میں
شب بیداریوں اور روزہ داریوں میں دعاؤں اور پاک
تفکروں میں بہت ایذاؤں اور رسوائیوں میں بھی خداوند
کی خدمت کی +

(۲) رسل شہدا المقرّین کنواریاں اور باقی وے سب
جنہوں نے مسیح کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی کسقدر
بہت سی اور بھاری تکلیفوں میں پڑے کیونکہ اونہوں نے
اپنی جانوں کو اس دنیا میں ناچیز جانا تاکہ اونہیں ہمیشہ کی
زندگی کے لیئے محفوظ رکھیں +

واہ اون مقدس بزرگوں نے کیسی ریاضت کے
ساتھہ زاہدانہ زندگی بیابان میں بسر کی اونہوں نے
کس قدر دراز اور بھاری آزمایشوں کو اوٹھایا اونہوں
نے کس طرح اکثر اوقات دشمن کے حملوں کی برداشت کی
اونہوں نے کس قدر زیادہ اور دل سوزانہ دعائیں
خدا سے مانگیں وے کیسی سخت پرہیزگاریاں عمل میں
لائے اونہوں نے اپنی روحانی ترقی کے لئے کتنی
سرگرمی اور فکر رکھی۔ اونہوں نے اپنی برائیوں پر
غالب ہونے کے لئے کس قدر مستحکم مجاہدہ کیا۔ اونہوں
نے خدا کی طرف کیسا پاک اور درست ارادہ
رکھا ✣

وے دنکو محنت کرتے اور رات کو دائمی دعا کے لئے
فرصت پاتے لیکن جب وے محنت کرتے تھے تب بھی دعا سے
کبھی باز نہیں رہتے تھے ✣

وے اپنا تمام وقت مفید کاموں میں صرف کرتے تھے -
ہر ایک گھڑی خدا کی بندگی کے لئے اونھیں کم معلوم ہوتی تھی
اور دھیان کی بڑی شیرینی کے سبب سے جسمانی تازگی کی ضروریات
اونہیں فراموش ہوگئی تہیں +

اونھوں نے سب دولتوں اور رتبوں اور عزتوں
اور دوستوں اور رشتہ داروں کو چھوڑا - اونھوں نے تعلقات
دنیا سے کوئی چیز اپنے پاس رکھنا نہیں چاہا - اونھوں نے
زندگی کی ضروریات بھی بمشکل لیں - اونہیں جسم کی خدمت
ضرورت کے وقت میں بھی ناپسند تھی +

اس لئے وے دنیاوی چیزوں میں غریب تھے لیکن
فضل و خوبیوں میں دولتمند تھے +

ظاہر او وے محتاج تھے پر باطناً وے فضل اور الٰہی
تسلّی سے آسودہ تھے +

(۴) وے دنیا کے نزدیک بیگانے تھے پر خدا کے

سامنے یگانہ اور دلی دوست تھے +

وے اپنے نزدیک گو یا ناچیز اور اس دنیا کے نزدیک
حقارت کے لایق معلوم ہوتے تھے لیکن وے خدا کی نظروں
میں بیش بہا اور محبوب تھے +

وے حقیقی فروتنی میں قایم رہتے۔ بے لوث فرمانبرداری
میں زندگی بسر کرتے۔ محبت و صبر کی راہ میں چلتے تھے۔
اسی لئے وے روز بروز روح میں ترقی کرتے تھے اور خدا
کے حضور میں فضل پاتے تھے +

وے سب دینداروں کے لئے نمونہ کے طور پر پیش کئے
گئے ہیں۔ لہذا مناسب ہے کہ جسقدر غافلوں کی جماعت ہمکو
سست ہونے کے لئے ورغلاتی ہے۔ اوس سے زیادہ ہم اول
مقدسوں سے روحانی ترقی کی ترغیب پاویں +

(۵) واہ سب دینداروں کی کیسی سرگرمی اونکے پاک
طریقوں کے ابتدائی اجرا میں تھی +

دعا مانگنے میں کیسی مشغولی تھی نیکی میں سبقت کی کیسی خواہش

تھی کیسی عمدہ سیاست اوسوقت شگفتہ تھی کیسی تسلیم و فرمانبرداری

پیشوا کے حکم کے نیچے سب کاموں میں پہل لاتی تھی +

اون کے نقش قدم جو آجتک باقی ہیں آپ گواہی دیتے

ہیں کہ وے حقیقتاً مقدس اور کامل مرد تھے جنہوں نے

ایسی بہادری کے ساتھ لڑکر دنیا کو پایمال کیا +

اندنوں جو کوئی خطاکار نہ ہو یا جو کوئی اون احکام

کی برداشت صبر کے ساتھ کر سکے جو اوسے دیئے گئے ہیں

تو وہ بڑا شخص سمجھا جاتا ہے +

(۶) واہ ہمارے زمانہ میں کیسی سردمہری او غفلت ہے

کہ ہم اوس پہلی سرگرمی کو اسقدر جلد چھوڑتے جاتے ہیں

اور ہمکو بسبب سستی اور سردمہری کے زندہ رہنا بھی رنج

آور معلوم ہوتا ہے +

کاش تجھمیں نیکی کی ترقی بالکل پژمردہ نہ ہوتی کیونکہ

تو نے زاہدوں کے بہت نمونوں کو اکثر دیکھا ہے ٭

اونیسویں فصل

اچھے دیندار کے اشغال

(۱) یہہ واجب ہے کہ اچھے دیندار کی زندگی نیکیوں میں سبقت لیجاوے یہانتک کہ جیسا وہ ظاہر آدمیوں کو دکھلائی دیتا ہے ویسا ہی وہ باطنًا بھی ہووے ٭

اور یہہ انصافًا واجب ہے کہ جتنا باہر معلوم ہوتا ہے اوس سے بہت زیادہ اندر ہووے کیونکہ خدا ہمارا باطن بھی دیکھتا ہے اور لازم ہے کہ ہم جہاں کہیں ہوویں بدل و جان اوسکی تعظیم کریں اور فرشتوں کے موافق اوسکی نظر میں پاکیزگی سے چلیں ٭

ہمکو واجب ہے کہ ہر ایک روز کو اپنے عیسائی ہونیکے پہلے دن کے موافق جانکر اپنے قصد کو پھر نیا کر کے اپنے کو زیادہ سرگرمی کے لئے ترغیب دیویں اور یہہ کہیں کہ

اے خداوند میرے نیک مقصد میں اور اپنی پاک خدمتمیں
میری مدد کر اور مجھے فضل بخش کہ میں آج ہی کامل طور پر
شروع کروں کیونکہ جو کچھہ میں نے ابتک کیا ہے سو ہیچ ہے +

(۲) ہمارے قصد کے موافق ہماری روحانی ترقی کی
کامیابی ہے اور جو بخوبی ترقی کیا چاہتا ہے اوسے بڑی مشقت
کی حاجت ہے +

لیکن جبکہ وہ شخص جو مضبوطی کے ساتھہ قصد کرتا ہے
اکثر چوک جایا کرتا ہے تو وہ شخص کیا کریگا جو تہوڑے مرتبہ یا کم
استواری کے ساتھہ قصد کرتا ہے +

تاہم کئی ایک طرح سے ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے قصد کو
چہوڑ دیتے ہیں اور ہمارے روحانی اشغال میں کسیقدر
ناغہ ہونے سے ہمکو اکثر کچہہ نقصان ہوتا ہے +

راستبازوں کا قصد نہ خاص اونہیں کی حکمت پر بلکہ خدا
کے فضل پر موقوف ہے جسپر وے اول سب کاموں کے لئے

جنہیں وے ہاتھ لگاتے ہیں بہر وسار کہتے ہیں +
کیونکہ انسان قصد کرتا ہے اور خدا مقصد بر لاتا ہے

پرمنیہ ۱:۳
اور اپنی راہ نکالنی انسان سے نہیں ہے +
(۳) اگر دیانت داری کے سبب سے یا برادرانہ فائدہ کی خاطر کبھی کبھی معمولی شغل میں ناغہ پڑے تو پھر بآسانی پورا ہو سکتا ہے +
لیکن اگر دل کی ماندگی یا غفلت سے ہم اوسی بآسانی چھوڑ دیا کریں تو یہہ بہت معیوب ہوگا اور ضرر پہونچاویگا +
اگرچہ ہم حتی المقدور بہی کوشش کریں تو بہی ہم بہت کاموں میں آسانی سے چوک جائینگے +
تاہم ہمکو ہمیشہ قصد مصمم رکہنا چاہئے خاصکر اون گناہوں کے خلاف جو ہمکو زیادہ روکتے ہیں +
ہمکو اپنے باہری اور بہیتری چیزوں کی تحقیق کرنا اور اونکو مرتب کرنا لازم ہے کیونکہ ہمکو دونوں سے ترقی کیلئے

مدد ملتی ہے +

(۴) اگر تو ہمیشہ اپنے دلکو جمع نہ کر سکے تو بھی کبھی کبھی اور
زیادہ نہو تو دن میں دو بار یعنی فجر اور شام کو تو یہہ کیا کر +
فجر کو قصد کر اور شام کو اپنی چال چلن کا محاسبہ لے کہ
تو آج قول و فعل و خیال میں کیسا رہا کیونکہ ان میں شاید
تونے خدا اور اپنے پڑوسی کا قصور اکثر کیا ہو +
شیطان کے بڑے حملوں کے خلاف مرد کے مانند اپنی کمر
باندہ۔ اپنے ذایقہ کو لگام دے تو زیادہ آسانی سے اپنی
تمام نفسانی خواہش کو لگام دیگا +
بالکل بیکار کبھی مت بیٹہہ بلکہ پڑہنے یا لکھنے یا دعا مانگنے
یا غور کرنے یا فوایدِ عام کے لئے محنت کرنے میں مشغول ہو +
تو بھی جسمانی اشغال کو عاقبت اندیشی سے کام میں لانا
چاہئے اور سب آدمیوں کو ان شغلوں کا ایک ہی طرح سے
مشق کرنا لازم نہیں +

جو اشغال خاص و عام سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں اونکو عموماً
دکھلانا مناسب نہیں ہے کیونکہ خاص اشغال پوشیدگی میں
زیادہ سلامتی سے کئے جاتے ہیں +

تاہم اس سے چوکس ہونا چاہئے کہ تو اشغال عام کے لئے
کاہل نہ ہو اور خاص شغلوں کے لئے زیادہ طیار رہ لیکن جب
تو اپنے فرایض اور مقرری کاموں کو بوفاداری پورا کر چکے
تب اگر تجھے کچھہ فرصت ملے تو جیسا تیری دینداری تجھے بلاوے
ویسا ہی اپنے طرف متوجہ ہو +

سب آدمی ایک ہی شغل کام میں نہیں لا سکتے بلکہ اس شخص
کے لئے اور اور اوس شخص کے لئے اور زیادہ مفید ہی +
وقت کی مناسبت کے سبب سے بہی جدے جدے اشغال پسند
آتے ہیں کیونکہ بعضے عام دنوں سے اور بعضے خاص دنوں سے
زیادہ موافقت رکھتے ہیں +

ہمکو بوقت آزمایش کے اور شغلوں کی حاجت ہے اور بوقت

سلامتی اور آرام کے اور ونکی حاجت ہے +
ہمکو غمگین ہونے کے وقت اور شغلوں پر اور خدا میں خوش
ہونے کے وقت اوروں پر خیال کرنا خوش آتا ہے +
(۶) بڑی عیدوں کے قریب نیک اشغال کو از سرنو کرنا
اور اپنے لئے زیادہ سرگرمی کے ساتھ مقدسوں سے دعاؤں
کی التجا کرنا چاہیئے +
ہمکو ایک عید سے دوسری عید تک ایسا قصد رکھنا
چاہیئے کہ گویا ہم اب اس دنیا سے کوچ کرنے والے اور ابدی
عید میں شامل ہونے والے ہیں +
ہمکو مناسب ہے کہ ہم اپنے کو گویا خدا کی طرف سے اپنی محنت کا
پھل جلد پانے والا سمجھکر سب پاک دلوں میں آپ کو خبرداری
سے آمادہ کریں اور زیادہ دینداری سے چلیں اور ہر ایک
قاعدے پر بہت ٹھیک عمل کریں +
(۷) اور اگر اوس پھل کے ملنے میں کچھہ دیر ہو تو یہہ سمجھنا

چاہئے کہ ہم ابھی پورے طور سے تیار نہیں ہیں اور اب تک
اوس بڑے جلال کے لایق نہیں ہوئے جو ہر وقت ہمپر ظاہر
ہونے والا ہے اور چاہئے کہ ہم اپنے انتقال کے لئے اپنی کو
زیادہ طیار کرنے کی فکر میں رہیں +

روم ۸: ۱۸

لوقا کی انجیل میں لکھا ہی کہ مبارک ہے وہ نوکر جسکا خاوند
آکے ایسا ہی کرتے پاوے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اوسے
اپنے سارے مال پر مختار کریگا +

لوقا ۱۲: ۴۳ ۴۴

بیسویں فصل

خلوت اور خاموشی کی محبت

(۱) اپنے لئے فرصت کا مناسب وقت ڈہونڈ اور خدا
کی نعمتوں پر اکثر غور کر +
عجیب و غریب باتوں کو چھوڑ لیکن ایسی باتوں کو پڑہ جنسے
باریک کاموں کی بہ نسبت دل کی پشیمانی زیادہ حاصل ہوتی ہے +
اگر تو فضول گوئیوں اور بیکار آوارگیوں اور نئی خبروں

اور غوغاؤں کے سننے سے بھی اپنے کو الگ کرے تو تجھے کافی اور

مناسب وقت اچھی باتوں پر غور کرنے کے لئے ملیگا +

سب سے بڑے مقدس لوگ انسانی صحبت سے جب ہو سکتا تھا

باز رہتے تھے اور وے خدا کے لئے پوشیدگی میں زندگی بسر

کرنا زیادہ پسند کرتے تھے +

(۲) کسی نے کہا ہے کہ جب جب میں آدمیوں میں گیا

تب کم آدمی ہو کے لوٹا +

اس بات کو ہم اکثر سچ پاتے ہیں جب ہم بہت دیر تک بات

چیت کرتے ہیں +

گفتگو میں حدِ مناسب سے نہ بڑھنے سے بالکل خاموش رہنا

زیادہ آسان ہے +

باہر کافی طور پر اپنی نگہبانی کرنے کی بہ نسبت گھر میں چھپا رہنا

زیادہ آسان ہے +

پس جو دین کی باطنی اور روحانی چیزوں کو حاصل کرنیکا

ارادہ رکھتا ہے چاہئے کہ وہ یسوع کے ساتھ لوگوں کے گروہ
سے الگ ہووے +

سوا اوس شخص کے جو پوشیدہ رہنے سے خوش ہے اور
کسی شخص کا ظاہر ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے +
سوا اوس شخص کے جو چپ رہنے سے خوش ہے اور کسی
شخص کا بولنا خطرے سے خالی نہیں ہے +
سوا اوس شخص کے جو تابعدار ہونے سے خوش ہے اور
کسی شخص کا پیشوا ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے +
سوا اوس شخص کے جسنے خوشی سے فرماں بردار ہونیکو سیکھا
ہے اور کسی شخص کا حکمراں ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے +
(۳) سوا اوس شخص کے جسکی نیکی کا شاہد خود اوسکا دل
ہے اور کسی کا خوش ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے +
تاہم مقدسوں کا بے خطرہ پن ہمیشہ خدا کے خوف سے
معمور تھا +

اور اگرچہ وے ظاہر ابھی فضل اور بڑی نیکیوں میں
مشہور تھے تو بھی اس سبب سے اپنے دل میں کم فکر مند
و فروتن نہیں تھے +
لیکن برے آدمیوں کا بیخطر رہنا اون کی مغروری
اور خودپسندی سے پیدا ہوتا ہے اور آخر کو اونھیں دھوکھا
دیتا ہے +
کتنا ہی اچھا دیندار یا عمدہ زاہد تو کیوں نہ ہو تو بھی اپنے
سے اس زندگی میں بیخطرہ ہو جانے کا وعدہ کبھی مت کر +
(۴) وے لوگ جو آدمیوں کے نزدیک بہت کچھ سمجھے جاتے
ہیں اپنے پر از حد بھروسا رکھنے کے سبب سے اکثر خطرے
میں پڑے ہیں +
پس بہتیروں کے واسطے یہہ بہتر ہے کہ وے آزمائشوں
سے بالکل آزاد نہ ہوویں بلکہ اکثر تکلیفات اوٹھاویں تا نہو کہ
اپنے کو زیادہ بیخطر سمجھیں اور شاید غرور سے پھولیں یا ظاہری

تسلّیوں کی طرف بہت نے فکری سے متوجہ ہو جاویں +

واہ جو گذرنے والی خوشی کی تلاش کبھی نہیں کرتا اور اپنے کو دنیا میں کبھی نہیں پھنساتا وہ کیسی اچھی ضمیر رکھتا ہے +

واہ جو سب بیہودہ فکرمندی قطع کرتا ہے اور فقط الہی و صحت بخش باتوں پر خیال کرتا ہے اور اپنی پوری امید خدا سے رکھتا ہے تو کیسی بڑی اطمینان اور راحت پاتا ہے +

(۵) سوا اوس شخص کے جسنے اپنے کو پاک پشیمانی میں مشغول کیا ہے اور کوئی آسمانی تسلّی کے لایق نہیں ہے +

اگر تو دل کی حقیقی پشیمانی کو حاصل کیا چاہے تو اپنی خاص کوٹھری میں داخل ہو اور دنیا کے شور و غل سے دروازہ بند کر جیسا کہ لکھا ہے کہ اپنے بستر پر اپنے ہی دلوں میں سوچ کرو اور چپکے رہو۔ اپنے خلوتخانہ میں تو اوس چیز کو پاوے گا جسے تو اکثر باہر گنوا دیگا +

زبور ۴:۴

جتنا زیادہ تو اپنے خلوتخانہ میں جایا کرے گا اوتنا ہی زیادہ

تو اوس سے خوش ہوگا۔ اگر تو اپنے عیسائی ہونے کے شروع
میں اوس میں رہنے اور اچھی طرح سے اوسکی محافظت کرنے
سے راضی ہو تو وہ پیچھے تیرے لئے عزیز دوست اور پسندیدہ
تسلّی ہو جائے گا +

(۶) خاموشی اور سکوں میں دیندار روح فائدہ اوٹھاتی
ہے اور پاک نوشتے کے رازوں کو سیکھتی ہے +
وہاں وہ اون آنسوؤں کی ندیاں پاتی ہے جن سے
وہ ہر رات اپنے کو دھو سکتی اور پاک کر سکتی ہے تاکہ وہ جسقدر
سب دنیوی شور وغل سے دور رہتی ہے اوسیقدر اپنے
خالق سے بے تکلّفانہ صحبت رکھے +
پس جو کوئی اپنے کو دوست آشناؤں سے جدا کرتا ہے
اوسکے نزدیک خدا اپنے پاک فرشتوں کے ساتھ آویگا +
اگرچہ کوئی شخص اپنے سے غافل رہ کر معجزہ بھی دکھلاوے
تو اس سے یہہ بہتر ہوگا کہ خلوت میں رہے اور اپنی بھلائی کی

فکر رکھے +

دیندار شخص کے لئے یہہ بات قابل تعریف ہے کہ وہ کم باہر نکلنے اور دکھائی دینے سے پرہیز کرے اور آدمیوں سے ملاقات کرنا بھی نہ چاہے +

(۷) کیوں تو اوس چیز کو دیکھا چاہتا ہے جسکو تجھے اپنے پاس رکھنا ناروا ہے ۔ دنیا گذر جاتی اور اوسکی شہوت بھی + ۱: یوحنا ۲: ۱۷

نفسانی خواہشیں ہمکو باہر گھومنے کے لئے کھینچتی ہیں لیکن جب ایک گھڑی گذر جاتی ہے تب ضمیر کی رنجیدگی اور دل کی پراگندی کے سوا تو اور کیا لیکے گھر کو پھر آتا ہے +

خوشی و خورمی کے ساتھ باہر جانے کا نتیجہ اکثر غم و رنج کے ساتھ لوٹنا ہوتا ہے اور خوشی کی رات سے اکثر غم کی صبح پیدا ہوتی ہے +

یوہیں سب جسمانی خوشی بآہستگی اندر داخل ہوتی ہے لیکن آخر کو وہ کاٹتے کاٹتے مار ڈالتی ہے +

تو ایسی کون چیز دوسری جگہہ دیکھہ سکتا ہے جسے تو یہان نہیں دیکھتا ہے +

آسمان و زمین و تمام عناصر کو دیکھہ کیونکہ اِنہیں سے سب چیزین بنائی گئی ہیں +

(۸) تو کسی جگہہ میں کون ایسی چیز دیکھہ سکتا ہے جو زمین پر بہت دنوں تک قایم رہ سکتی ہے +

تو یہہ سمجھتا ہے کہ شاید میری آسودگی ہوگی لیکن تو اوسے کبھی حاصل نہ کرسکے گا +

اگر تو کل چیزوں کو اپنے سامنے موجود دیکھتا تو سوا بیہودہ نمایش کے اور کیا ہوتا +

اپنی آنکھوں کو آسمان میں خدا کیطرف اوٹھا اور اپنے گناہوں اور غفلتوں کی معافی کے لئے دعا مانگ +

بیہودہ چیزوں کو بیہودہ لوگوں کے لئے چھوڑ لیکن تو اون باتوں پر جنھیں خدا نے تجھے حکم دیا ہے توجہ کر +

اپنا دروازہ اندر سے بند کر اور اپنے محبوب یسوع کو اپنے
پاس بُلا +
اوس کے ساتھ اپنے خلوتخانہ میں ٹھہر کیونکہ تو اور کہیں ایسی
بڑی اطمینان نہ پاوے گا +
اگر تو باہر نہ نکلا ہوتا اور غوغاؤں میں سے کچھ نہ سُنا ہوتا
تو تو اور اچھی طرح سے عمدہ اطمینان میں قایم رہا ہوتا +
لیکن چونکہ تو کبھی کبھی نئی خبروں کے سُننے سے خوش ہوتا
ہے اِس لئے مناسب ہے کہ تو دل کی پریشانی برداشت کرے +

اکیسویں فصل (۲۱)

دل کی پشیمانی

(۱) اگر تو دینداری میں ترقی کیا چاہے تو خدا کے خوف
میں قایم رہ اور بہت زیادہ آزادگی پسند نہ کر بلکہ اپنی
تمام خواہشوں کو سیاست کا مطیع کر کے روک رکھ اور اپنے کو

بیجا خوشی کے حوالہ مت کر +

دل کی پشیمانی میں مصروف رہ تو تجھے دینداری حاصل ہوگی +

پشیمانی ایسی بہت بھلائیوں کا دروازہ کھول دیتی ہے جنھیں آوارگی اکثر غارت کیا کرتی ہے +

اگر انسان اپنی جلاوطنی اور اپنی جان کے لیے بہت خطروں کو سوچے اور تولے تو تعجب ہے کہ اس زندگی میں کبھی کامل طور پر خوشی کرسکے +

(۲) دل کی بے قیامی اور اپنے نقصوں کی غفلت کے سبب سے ہم اپنی روح کے غموں کو نہیں جانتے ہیں بلکہ جب ہمکو رونا درست و واجب ہے تب ہم اکثر بیہودگی سے ہنستے ہیں +

سوا خدا کے خوف کے جو ضمیر مصفّا کے ساتھ پایا جاتا ہے اور کہیں سچّی آزادگی اور اچھی خوشی نہیں ہے +

مبارک ہے وہ جو تمام پریشاں کنندہ فراحمت کو اپنے
سے دور کرسکتا ہے اور اپنے کو صرف پاک پشیمانی ہی کے
لئے جمع کرسکتا ہے +

مبارک ہے وہ جو اون سب چیزوں کو جو اوسکے
دل پر داغ لگاویں یا غم کا بوجھ ڈالیں اپنے سے دفع
کرتا ہے +

مَردُوں کی مانند لڑ- عادت عادت سے مغلوب
ہوتی ہے +

اگر تو آدمیوں کو چھوڑ سکے کہ وے اپنا کام کریں
تو وے بھی تجھے چھوڑ دینگے کہ تو اپنا کام کرے +

(۳) دوسروں کے معاملوں میں دخل اندازمت ہو
اور اپنے بزرگوں کے کاموں میں بھی مت لپٹ +

پہلے اپنے پر ہمیشہ نظر کر اور اپنے کو خاصکر اپنے سب
دوستوں کے سامنے نصیحت دے +

اگر انسان کی مہربانی تجھپر نہ ہو تو رنجیدہ نہ ہو بلکہ
اسواسطے غمگین ہو کہ جیسی چال خدا کے خادم اور زاہد دیندار
کو مناسب ہے ویسی چال تو درستی اور خبرداری سے
بطور کافی نہیں چلتا ہے ✣

اکثر بہہ زیادہ مفید اور بے خطر ہوتا ہے کہ انسان
اس زندگی میں بہت تسلّیاں بلکہ خاصکر جسمانی تسلّیاں
نہ پاوے ✣

لیکن ہم الٰہی تسلّیاں جو نہیں پاتے یا اکثر اون سے
لذت نہیں اوٹھاتے تو بہہ ہمارا ہی قصور ہے کیونکہ ہم دل
کی پشیمانی نہیں ڈھونڈھتے ہیں اور بیہودہ اور ظاہری تسلّیونکو
بالکل دور نہیں کرتے ✣

(۴) جان لے کہ تو الٰہی تسلّی کے لایق نہیں ہے بلکہ
برعکس اس کے بہت تکلیف کے لایق ہے ✣

جب انسان کامل طور پر پشیماں ہوتا ہے تب وسکو

تمام دنیا بھاری اور کڑوی معلوم ہوتی ہے +

نیک آدمی غم کرنے اور رونے کی کافی وجہہ پاتا ہی + کیونکہ جب وہ اپنے خواہ اپنے پروسی کی حالت پر غور کرتا ہے تو دیکھتا ہے کہ کوئی یہاں بغیر تکلیف کے زندگی بسر نہیں کرتا ہے +

اور جتنا ہی زیادہ تحقیق سے وہ اپنے اوپر غور کرتا ہے اوتنا ہی زیادہ وہ غم کرتا ہے +

جن خطاؤں اور برائیوں میں ہم ایسے اولجھے پڑے رہتے ہیں کہ ہم آسمانی باتوں پر اکثر غور کرنے کے قابل نہیں ہیں اون سے ہمکو الضافانہ غم اور باطنی پشیمانی کرنے کی وجہ حاصل ہوتی ہے +

(۵) اگر تو زندگی کی درازی کی بہ نسبت موت پر اکثر خیال کرتا تو بے شک تو زیادہ سرگرمی سے اپنے کو درست کرتا + اگر تو اپنے دل میں عاقبت کے جہنمی عذاب پر غور کرتا

تو میری دانست میں تو خوشی سے یہاں محنت اور تکلیف اوٹھاتا اور کسی سختی سے نہ ڈرتا +

لیکن چونکہ یہہ باتیں دل تک نہیں پہونچتیں اور ہم ہنوز عیش و عشرت کو چاہتے ہیں اس لئے ہم بے پروا اور بہت ہی سست رہتے ہیں +

(۶) اکثر ہماری روحانی احتیاج ہی کے سبب سے ہمارا تکلیف زدہ بدن ذرہ سی بات پر نالہ کرتا ہے +

اسلئے عاجزی کے ساتھ خداوند سے دعا مانگ کہ وہ تجھے پشیمانی کی روح عطا کرے ۔ اور تو نبی کے ساتھ یہہ کہہ کہ اے خداوند مجھے آنسوؤں کا کھانا کھلا اور مجھے مٹکے بھر بھر کے آنسو پلا +

زبور ۸۰:۵

بائیسویں فصل

انسانی تکلیف کا ملاحظہ

(۱) جہاں کہیں تو ہو اور جہاں کہیں تو پھرے اگر تو اپنی کو

Fremder / Schwere
Tränen / Leben? / Schaft?
Tränen
Geist. Armut / T. betklagt
Demut
Zerknirsch
Arzt / f. Tränen / = voll. Maß
Tränen brot
(22.)
Betrachtg.
Sich zu wenden

خدا کیطرف نہ پھیرے تو تو پریشاں ہے ✣

کیوں تو اسلیئے گھبراتا ہے کہ جیسا تو چاہتا ہے اور خواہش رکھتا ہے ویسا تیرے لیئے واقع نہیں ہوتا ہے ✣

کون ہے جسکو سب کچھ اوسکی مرضی کے موافق ملتا ہے نہ میں نہ تو اور نہ زمیں پر کوئی آدمی ✣

کوئی آدمی خواہ بادشاہ خواہ پیشواے دیں کیوں نہو اس جہاں میں تکلیف یا تنگی سے خالی نہیں ہے ✣

کسکی حالت اچھّی ہے حقیقتاً اوسی کی جو خدا کی خاطر تکلیف اوٹھا سکتا ہے ✣

(۲) بہتیرے کمزور اور غیر مستقل لوگ یہہ کہتے ہیں کہ دیکھو اوس آدمی کی زندگی کیسی اچھّی ہے وہ کیسا مالدار کیسا امیر کیسا ذی اختیار و ذی مرتبہ ہے ✣

لیکن اپنی آنکھیں آسمانی بھلائیوں کی طرف اوٹھا تو تجھے نظر آئیگا کہ یہہ سب فانی چیزیں ہیچ بلکہ نہایت بے یقینی

اور زیادہ کرکے بھاری بوجھہ ہیں کیونکہ ہم اونکو بغیر اندیشہ
وخوف کے اپنے پاس نہیں رکھہ سکتے ✣

بہت فانی چیزوں کو اپنے پاس رکھنے سے انسان
کی خوشحالی نہیں ہوتی ہے بلکہ اونکا اوسط درجہ اوسکے لئے
کافی ہے ✣

زمین پر رہنا بھی حقیقتاً تکلیف ہے ✣

جتنا ہی زیادہ آدمی دیندار ہوا چاہتا ہے اوتنا ہی
زیادہ یہہ زندگی اوسکو تلخ معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ انسانی
شکستہ حالی کے نقصوں کو زیادہ اچھّی طرح دیکھتا اور زیادہ
صفائی سے سمجھتا ہے ✣

کیونکہ جو دیندار آدمی سب گناہ سے چھوٹنا اور اوسکی
قیدمیں نہیں رہنا چاہتا ہے اوسکو کھانا پینا جاگنا سونا
آرام کرنا محنت کرنا اور باقی ضروریات طبعی حقیقتاً بڑی
تکلیف و مصیبت ہے ✣

(۳) کیونکہ باطنی انسان بدنی ضروریات سے اس دنیا
میں بہت دبایا جاتا ہے +
اس سبب سے نبی اون سے چھوٹنے کی طاقت پانیکے
لئے بڑی دینداری کے ساتھ دعا مانگ کر کہتا ہے کہ اے
خداوند مجھکو میرے دکھوں سے رہائی دے +

زبور ۱۷:۲۴

لیکن افسوس اون پر جو اپنی تکلیف کو نہیں جانتے
ہیں اور زیادہ افسوس اون پر جو اس تکلیف زدہ اور
فانی زندگی کو عزیز رکھتے ہیں +
کیونکہ بعضے لوگ اس زندگی سے ایسے ہم آغوش
رہتے ہیں کہ اگرچہ مزدوری کرنے یا بھیک مانگنے سے
بھی ضروری چیزیں بمشکل اونھیں مل سکیں تو بھی اگر یہاں ہمیشہ
رہنا ممکن ہوتا تو خدا کی بادشاہت کے واسطے کچھ فکر نکرتے +
(۴) واہ وے آدمی کیسے ناداں اور دل کے بے ایمان
ہیں جو دنیوی چیزوں میں ایسے غرق رہتے ہیں کہ اونھیں

فقط جسمانی چیزوں ہی سے لذت ملتی ہے ÷

گو کہ وے فی الحال بھی تکلیف زدہ ہیں لیکن آخر کو اونہیں

یہہ بڑے افسوس کی بات معلوم ہوگی کہ جس چیز کو وے پیار

کرتے تھے سو کیسی حقیر و ناچیز تھی ÷

مگر خدا کے مقدسوں اور مسیح کے سب جان نثار دوستوں

نے اُن چیزوں پر جو جسم کو مرغوب ہیں اور اون پر بھی جو

اس زمانہ میں شگفتہ ہیں نظر بھی نہیں ڈالی بلکہ اونکی پوری امید

و توجہ ابدی بھلائیوں کی مشتاق تھی ÷

اونکی تمام آرزو بلندی کی طرف پایدار و نادیدنی چیزوں

کے واسطے رجوع کی جاتی تھی تاکہ دیدنی چیزوں کی محبت

سے وے پستیوں کی طرف نہ کھینچے جاویں ÷

(۵) اے بھائی روحانی باتوں میں ترقی کرنیکا بھروسا

مت چھوڑ کیونکہ تجھے ہنوز وقت و موقع ہے ÷

کیوں تو اپنے نیک ارادے میں روز بروز تاخیر

کرتا ہے اوٹھہ اور اسیدم شروع کر اور کہہ کہ اب کام کرنے کا وقت ہے اب کوشش کرنے کا وقت ہے اب اپنے کو درست کرنے کا عین وقت ہے +

جسوقت تو بیچین رہتا ہے اور تکلیف پاتا ہے وہی وقت تیرے اجر حاصل کرنے کا ہے +

تیرا اب جگہہ میں پہونچنے کے پیشتر تجھے ضرور ہے کہ تو آگ اور پانی میں پڑے +

زبور ۱۲:۶۶

اگر تو اپنے پر جبر نہ کرے تو تو گناہ پر غالب نہوگا +

جب تک ہم اس ضعیف بدن کو لئے پھرتے ہیں تب تک ہم بغیر گناہ کے نہیں رہ سکتے اور نہ بغیر ماندگی و درد کے زندگی بسر کر سکتے ہیں +

ہم سب تکلیفوں سے فراغت چاہتے ہیں لیکن چونکہ گناہ کے سبب سے ہم نے اپنی معصومی کو گنوا دیا اسلئے حقیقی خوشحالی کو بھی کھو دیا +

زبور ۱:۵۷
۲قرن ۵:۴

لہذا جب تک کہ یہہ آفتیں نکل نہ جاویں اور زندگی موت کو نگل نہ جاوے تب تک ہمکو صبر پر قایم رہنا اور خدا کی رحمت کا انتظار کرنا لازم ہے +

(۶) واہ وہ انسانی ضعف جو برائیوں کی طرف ہمیشہ مائل ہے کسقدر زیادہ ہے +

آج تو اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور کل اونھیں اقرار کئے ہوؤں کو پھر کرتا ہے +

ابھی تو خبردار ہونے کا قصد کرتا ہے اور گھڑی بھر کے بعد تو ایسا کرتا ہے کہ گویا تونے کوئی قصد ہی نہیں کیا تھا +

پس چونکہ ہم ایسے ضعیف اور غیر مستقل ہیں اس لئے ہمارے واسطے وجہ کافی ہے کہ ہم اپنے کو فروتن کریں اور اپنی بابت بڑا خیال نہ باندھیں +

جو چیز بڑی محنت سے خدا کے فضل کے وسیلہ سے ہمکو بہت عرصہ کے بعد بمشکل ملتی ہے وہ بھی ہماری غفلت سے جلد ضایع

ہو سکتی ہے +

(۷) اگر ہم ایسی جلدی افسردہ ہونے لگیں تو آخر کو ہماری کیا حالت ہو گی +

جبکہ ہماری چال چلن میں سچّی پاکیزگی کا کوئی نشان نہین دکھلائی دیتا ہے اس لئے اگر ہم اپنے کو بالفعل سلامتی وبخشِیدگی کے قابض سمجھکر آرام میں غرق ہوا چاہیں تو ہمپر کیا ہی افسوس ہے + ہمکو بہت ضرور ہے کہ نو مریدوں کے موافق اچھے سے اچھی چال چلن کی تعلیم بار بار پاویں بشرطیکہ آیندہ میں کچھ اصلاح اور زیادہ روحانی ترقی کی امید ہووے +

تئیسویں فصل

(23.)

موت کی بابت غور

(۱) یہان تو بہت جلد تمام ہو جائے گا اس لئے اپنے کو دیکھہ کہ تو کیسا ہے۔ انسان آج ہے اور کل دکھائی نہین دیتا

اور جب وہ آنکھوں سے الگ ہوا تب دل سے بھی دُور ہو جاتا ہے +

واہ انسان کے دل کی کیسی حماقت اور سختی ہے جو فقط حال ہی پر غور کرتا ہے اور برعکس اس کے آیندہ کی فکر نہیں رکھتا ہے +

یہہ سمجھ کہ گویا تو آج مرنے والا ہے اور اسی کے موافق تجھے اپنے کو ہر کام و خیال میں رکھنا چاہیئے +

اگر تجھ میں ضمیر مصفّا ہوتی تو تو موت سے بہت نہ ڈرتا + موت سی بھاگنے کی بہ نسبت گناہ سی پرہیز کرنا بہتر ہی + اگر تو آج تیار نہ ہو تو کل کس طرح سی ہو جائیگا + کُل کا دن یقینی نہیں ہے اور تو کیونکر جانتا کہ کُل کا دن تیرا ہوگا +

(۲) بہت دنوں تک زندہ رہنے سے کیا فایدہ جبکہ ہم اتنی تھوڑی اصلاح پاتے ہیں +

واہ دراز زندگی ہمکو ہمیشہ اصلاح نہیں دیتی ہے بلکہ
اکثر ہمارے گناہ کو بڑھاتی ہے +
کاش ایک دِن بھی ہم نے اس دنیا میں اچھی طرح سے
بسر کیا ہوتا +
بہت آدمی اپنے مسیحی ہونے کے برسوں کو شمار کرتے ہیں
لیکن اکثر اونکی اصلاح کا پھل تھوڑا ہی ہوتا ہے +
اگر مرنا خوفناک سمجھا جاوے تو شاید بہت دِنوں تک
زندہ رہنا اور بھی خطرناک ہوگا +
مبارک ہے وہ جو اپنی موت کی گھڑی کو ہمیشہ اپنی
آنکھوں کے سامنے رکھتا ہے اور مرنے کے لئے روز بروز
اپنے کو تیار کرتا ہے +
اگر تو نے کبھی کسی انسان کو مرتے دیکھا ہو تو سمجھ لے کہ
تجھے بھی اوسی راہ سے جانا ہوگا +
(۳) جب فجر ہو تو یہہ خیال کر کہ شاید تو شام تک زندہ

نہ رہے +

اور جب شام ہو جائے تو اپنے سے پھر فجر کا وعدہ مت کر +

اس لیئے ہمیشہ تیار رہ اور اس طور سے زندگی گذران کہ
موت تجھے کبھی ناتیار نہ پاوے +

بہتیرے ناگہان و یک بیک مرتے ہیں کیونکہ جسگھڑی
تمہیں گمان بھی نہ ہو ابن آدم آویگا +

متی ۲۴: ۴۴

جب وہ آخری گھڑی آ پہونچے گی تب تو اپنی تمام گذری
ہوئی زندگی کی بابت اور طرح کا خیال کرنے لگے گا اور بہت
رنج اس لیئے کریگا کہ تو ایسا غافل اور مجہول تھا +

وہ انسان کیسا دانشمند اور خوشحال ہے جو اب
اس زندگی میں ویسا ہونے کی کوشش کرتا ہے جیسا
موت کے وقت پایا جانا چاہتا ہے +

دنیا کی کامل حقارت۔ نیکیوں میں ترقی کرنے کی
دلسوزانہ آرزو۔ تربیت کا شوق۔ توبہ کی کوشش۔

فرمانبرداری میں تیز دستی ۔ نفس کُشی ۔ اور مسیح کی خاطر ہر ایک طرح کی مصیبت کی برداشت ۔ یہہ سب ہمکو خوشحالی سے مرنے کا بڑا بھروسا بخشتی ہیں ✣

جب تو تندرست ہے تب تو بہت نیکیاں کرسکتا ہے لیکن جب تو بیمار ہوتا ہے تو مجھے معلوم نہیں کہ تو کیا کرسکتا ہے ✣

بہت تھوڑے لوگ بیماری کے سبب سے اصلاح پذیر ہوجاتے ہیں ویسا ہی وے بھی جو آوارہ پھرتے ہیں اکثر پاکیزہ نہیں بنتے ✣

(۵) اپنے دوستوں اور پڑوسیوں پر بھروسا مت رکھہ اور اپنی نجات کو آیندہ پر مت ٹال کیونکہ جسقدر تو سمجھتا ہے اوس سے بھی زیادہ جلد لوگ تجھے بھول جائینگے ✣

دوسرے آدمیوں کی مدد پر بھروسا رکھنے کی بہ نسبت ابھی بروقت آیندہ کے لئے بندوبست کرنا اور اپنے پہلے کچھ

نیکی بھیجدینا بہتر ہے +

اگر تو بالفعل اپنے لئے فکر نہیں کرتا تو آیندہ کون تیرے واسطے فکر کرے گا +

اب وقت نہایت بیش قیمت ہے اب نجات کا دن ہے اب قبولیت کا وقت ہے +

۲ قرن ۶:۲

لیکن یہہ کیسے افسوس کی بات ہے کہ تو یہان اپنے وقت کو جسمیں تو ایسا بہت ثواب حاصل کرسکتا ہے کہ تو ابدالآباد زندہ رہے زیادہ مفید طور پر نہیں صرف کرتا +

وہ وقت آنے والا ہے کہ تو ایک دن یا ایک گھڑی اپنی اصلاح کے لئے چاہے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ اوسے تو پاوے گا یا نہیں +

(۶) واہ اے عزیز اگر تو فی الحال ہمیشہ موت سے ڈرتا ہو اور اوسے یاد رکھتا ہو تو تو اپنے کو کسقدر خطرے سے بچاسکتا اور کیسے بڑے خوف سے رہائی پاسکتا ہے +

اسوقت اس طرح زندگی گذراننے کی کوشش کر کہ موت کے وقت تجھے بجائے ڈر کے زیادہ خوشی ہو +

اِسوقت دنیا کے لئے مرنا سیکھہ تاکہ اوسوقت تو مسیح کے ساتھہ زندہ رہنے لگے +

اِسوقت سب چیزوں کو حقیر جاننا سیکھہ کہ اوسوقت تو بے روک ٹوک مسیح کے پاس پہونچ سکے +

اِسوقت تو اپنے بدن کو توبہ کے وسیلہ سے تنبیہہ دے تاکہ اوسوقت تو سچّا بھروسا حاصل کر سکے +

(۷) اے نادان تو کیوں سمجھتا ہے کہ میں بہت دنوں تک زندہ رہوں گا جبکہ تو کسی دِن کو یہاں خطرے سے خالی نہیں پاتا ہے +

کسقدر زیادہ لوگ فریب کھاتے ہیں اور یک بیک بدن سے علیحدہ کر دیے جاتے ہیں +

تو نے لوگوں کو کتنے مرتبہ یہہ کہتے سُنا ہے کہ فلاں تلوار کی

ضرب سے گرا فلان ڈوب گیا فلان اوپر سے گرا اور اوسکی گردن
ٹوٹ گئی فلان کھاتے کھاتے اور فلان کھیلتے کھیلتے تمام ہوا
کوئی آگ سے کوئی لوہے سے کوئی وبا سے کوئی ڈاکوؤں سے
ہلاک ہوا غرض اسیطرح سبھوں کی انتہا موت ہے اور انسان
کی زندگی سایہ کی مانند ناگہاں گذر جاتی ہے +

(۸) کون تیرے مرنے کے بعد تجھے یاد کرے گا اور کون
تیرے واسطے دعا مانگے گا +

اے عزیز وہ کام کر ہاں اب وہ کام کر جو کام تو
کرسکتا ہے کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ کب مرے گا اور یہہ بھی
نہیں جانتا کہ موت کے بعد تجھپر کیا گذرے گی +
جب تک تجھے وقت ملے اپنے لئے غیر فانی دولت جمع کرتا جا +
اپنی نجات کے سوا اور کسی بات پر خیال مت کر بلکہ جو خدا
کی چیزیں ہیں فقط اونہیں کی فکر رکھہ +
خدا کے مقدسوں کی تعظیم کرکے اونکے موافق عمل کرکے

اونھیں اپنا دوست بنا کہ جب تو جاتا رہے وے تجھکو ہمیشہ
کے مکانوں میں جگہہ دیں +

لوقا ۹:۱۶

(۹) تو اپنے کو اوس پردیسی اور مسافر کی مانند زمین پر
محفوظ رکھہ جسکو دنیا کے کاموں سے کچھہ علاقہ نہیں ہے +
اپنے دل کو آزاد اور اوپر کو خدا کی طرف متوجہ رکھہ
کیونکہ ہمارا کوئی قایم رہنے والا شہر یہاں نہیں +

عبرانیوں ۱۴:۱۳

روزانہ دعاؤں اور نالوں کو آنسوؤں کے ساتھہ
وہاں بھیجدیا کر تاکہ موت کے بعد تیری روح خوشحالی کے
ساتھہ خداوند کے حضور پہونچنے کے لائق ٹھہرے - آمین +

چوبیسویں فصل

عدالت اور گنہگاروں کی سزا

(۱) سب کاموں میں انجام کو دیکھہ اور اسپر نظر کر کہ تو کیونکر
اوس محقق منصف کے حضور کھڑا ہوگا جس سے کچھہ پوشیدہ

نہیں ہے اور جو نذرانوں سے راضی نہیں ہوتا اور عذروں
کو قبول نہیں کرتا بلکہ انصاف کے موافق منصفی کریگا +
اے تکلیف زدہ و نادان گنہگار جبکہ تو کبھی کبھی غصہ ور
آدمی کے چہرے کو دیکھکر ڈرتا ہے تو پھر کون سا جواب
تو خدا کو دیگا جو تیری ساری برائیوں کو جانتا ہی +
تو روز عدالت کے پہلے کیوں اپنے لئے تدبیر نہیں
کرتا ہے جبکہ اوس روز کوئی کسی دوسرے کیلئے عذرخواہ
یا جوابدہ نہ ہوسکے گا بلکہ ہر ایک کو خود اپنی ہی جوابدہی بڑا
بوجھ ہو جائے گی +
فی الحال ممکن ہے کہ تیری محنت پھلمند ہو اور تیرا رونا
مقبول ہو اور تیرا نالہ سنا جاوے اور تیرا غم تجھے اطمینان
دے اور تیری روح کو پاک کرے +
(۲) اوس صابر آدمی کے پاس بڑی پاکیزگی بخش تدبیر
ہے جو باوجودیکہ نقصان اوٹھاتا ہے تو بھی نہ اپنے

نقصان پر بلکہ دوسرے کی عداوت پر غمگین ہوتا ہے۔
اور خوشی سے اپنے مخالفوں کے لئے دعا مانگتا ہے۔ اور
اپنے دل سے اون کے قصوروں کو معاف کرتا ہے۔
اور دوسروں سے معافی مانگنے میں دیر نہیں کرتا۔ اور غصہ
ہونے کی بہ نسبت آسانی سے رحیم ہوجاتا ہے اور اکثر اپنے
اوپر جبر کرتا ہے۔ اور اپنے جسم کو اپنی روح کے بالکل تابع
کرنے کی کوشش کرتا ہے +

یہہ بہتر ہے کہ ہم یہاں اپنے گناہوں کو مٹاویں اور
اپنی برائیوں کو اوکھاڑ ڈالیں نہ کہ جہنم میں سزا پانے کے
لئے اونھیں بچا رکھیں +

حقیقتاً ہم اوس بے انداز محبت کے سبب سے جو جسم کے
ساتھہ رکھتے ہیں دھوکا کھاجاتے ہیں +

(۳) تیرے گناہوں کے سوا آتشِ دوزخ کا اور کیا
ایندھن ہے +

جسقدر زیادہ تو اپنا جی اسوقت بچاتا ہے اور نفس کی
پیروی کرتا ہے اوسیقدر زیادہ سخت سزا تجھے بعد ازاں
اوٹھانی پڑے گی اور اوسیقدر زیادہ اندھن تو اوس شعلہ
کے لئے اب جمع کرتا ہے +

جن کاموں میں آدمی نے گناہ کیا ہے اونھیں میں وہ
زیادہ سخت سزا پاوے گا +

وہاں سست لوگ آتشین انکسوں سے دوڑائے جائینگے
اور پیٹو لوگ نہایت بھوک اور پیاس سے بیتاب ہونگے +

وہان عیاش و نفس پرست لوگ جلتی ہوئی رال اور
بدبودار گندہک میں ڈبائے جائیں گے اور حاسد لوگ
رنج کے سبب سے پاگل کتوں کی مانند بھونکیں گے +

(۴) ایسا کوئی گناہ نہیں ہے کہ جسکے لئے خاص سزا نہو +
وہاں مغرور لوگ ہر طرح کی گھبراہٹ سے بھر جائینگے
اور لالچی لوگ نہایت تکلیف دہ احتیاج سے تنگ کئے جائینگے +

جتنی ایذا یہاں سو برس تک نہایت تلخ توبہ کرنے سے
ہوتی ہے اوس سے زیادہ ایذا وہاں ایک گھڑی میں ہوگی +
وہاں ملعونوں کے واسطے کچھہ بھی آرام وتسلّی نہیں مگر
یہاں کبھی کبھی محنتوں سے فراغت اور دوستوں سے بھی
تسلّی ملتی ہے +
بالفعل اپنے گناہوں کے سبب سے فکرمند اور غمگین ہو
تاکہ عدالت کے دن تو سبارکوں کے ساتھہ بے خطر رہے +
کیونکہ اوس دن راستباز لوگ اپنے مخالفوں کے سامنے
جنھوں نے اونپر ظلم کیا ہے بیباکانہ کھڑے رہیں گے +
اوس دن ایسا ہوگا کہ جو اِسوقت فروتنی سے آدمیوں
کی ملامتوں پر اپنا سر جھکا لیتا ہے سو اونہیں آدمیوں کا
انصاف کرنے کو کھڑا ہوگا +
اوس دن غریب اور فروتن کو بڑا بھروسا ہوگا مگر مغرور کو
ہر طرف سے خوف ہی ہوگا +

(۵) اوس دِن یہہ ظاہر ہوگا کہ اس دنیا میں وہی دانشمند تھا
جس نے مسیح کی خاطر بیوقوف بنا و حقیر سمجھا جانا سیکھا +
اوس دن وہ ہر ایک تکلیف جو صبر کے ساتھہ برداشت
کی گئی تھی ہمکو پسند آئیگی اور ساری بدکاری کا موہنہ بند
ہوجائے گا +
اوس دِن ہر ایک دیندار خوشی کرے گا اور ہر ایک
بے دین غم کرے گا +
اوس دن عیش پرورده جسم کی بہ نسبت تکلیف زده
جسم زیاده خوشی کرے گا +
اوس دن موٹا کپڑا رونق دار ہوجائے گا اور باریک
اور عمده کپڑا بے قدر ٹھہرے گا +
اوس دن سنہرے مکان کی بہ نسبت غریبانہ جھونپڑے
کی زیاده تعریف ہوگی +
اوس دِن دنیا کے تمام اختیار کی بہ نسبت پایدار صبر زیاده

زبور ۴۲:۱۰۷

مفید ہوگا +

اوس دن سب دنیوی چالاکی کی بہ نسبت خالص فرمانبرداری زیادہ سرفرازی پاوے گی +

(۶) اوس دن سب سیکھے ہوئے فلسفہ کی بہ نسبت اچھی اور مصفّا ضمیر زیادہ محظوظ کرے گی +

اوس دن دنیاداروں کے کُل خزانہ کی بہ نسبت دولت کی حقارت وزن میں زیادہ ہوگی +

اوس دن نہ نفیس کھانا کھانے بلکہ دیندارانہ دعا مانگنے کے سبب سے تو زیادہ تسلّی پاوے گا +

اوس دن نہ تو بہت باتیں کرنے کے سبب سے بلکہ خاموشی کی حفاظت کرنے کے سبب سے زیادہ خوشی کرے گا +

اوس دن بُہتیرے شیریں لفظوں کی بہ نسبت نیک اعمال زیادہ مفید ہوں گے +

اوس دن زمین کی تمام شادمانی کی بہ نسبت شریعت

کے موافق گذرانی ہوئی زندگی اور دل سے کی ہوئی توبہ زیادہ پسندیدہ ہوگی +

اندنوں تھوڑی تکلیف اوٹھانا سیکھہ تاکہ تو اوس دن زیادہ تکلیفوں سے رہائی پا سکے +

پہلے تو یہاں یہہ ثابت کر کہ تو بعد ازاں کیا برداشت کر سکیگا +

اگر تو یہاں فقط اسیقدر تھوڑی تکلیف اوٹھا سکے تو پھر کسطرح ابدی عذاب برداشت کر سکیگا +

اگر بالفعل تھوڑا سا دُکھہ بھی تجھے ایسا بے صبر کر دیتا ہے تو پھر اوس دن دوزخ تیرا کیا حال کریگی +

یقین جان کہ تجھے یہہ دونوں خوشیاں نہیں مل سکتی ہیں یعنی اس دنیا میں شادمان ہونا اور بعد ازاں مسیح کے ساتھہ بادشاہت کرنا +

(۷) گو تو نے ہمیشہ آجتک عزّتوں اور خوشیوں میں زندگی گذرانی ہو تو بھی ان سبھوں سے تجھے کیا فایدہ ہوتا اگر تجھے

اسی دم مرنا پڑتا ✣

پس خدا سے محبت رکھنے اور صرف اوسی کی خدمت کرنے کے سوا اور سب کچھہ بطالت ہے ✣

کیونکہ جو خدا کو اپنے سارے دل سے پیار کرتا ہے سو نہ موت نہ عذاب نہ عدالت اور نہ جہنم سے ڈرتا ہے کیونکہ پورا پیار خدا کے حضور جانے کے لیئے بیخطر راہ بناتا ہے ✣

لیکن جسکو ہنوز گناہ کرنا مرغوب ہے اگر اوسکو موت اور عدالت سے ڈر معلوم ہو تو کچھہ تعجب نہیں ہے ✣

تاہم یہہ اچھا ہے کہ اگر پیار تجھے ابھی تک برائی کی طرف سے نہ پھیر لے تو جہنم کا ڈر ہی تجھے روک رکھے ✣

لیکن جو خدا کے خوف میں توقف کیا کرتا ہے سو بہت دنوں تک بھلائی میں قایم نہ رہ سکیگا بلکہ بہت جلد شیطان کے پھندوں میں پڑے گا ✣

پچیسویں فصل

اپنی تمام زندگی کی دلسوزانہ اصلاح وہی

(۱) خدا کی خدمت میں بیدار رہ اور محنتی ہو اور اسپر اکثر غور کر کہ تو اس راہ پر کیوں آیا اور تو نے دنیا کو کیوں چھوڑا۔ کیا اس لئے نہیں کہ تو خدا کے واسطے زندگی گذرانے اور روحانی آدمی بن جاوے +

اس لئے آگے بڑھنے میں سرگرم ہو کیونکہ تو جلد اپنی محنتوں کی مزدوری پاوے گا +

اِسوقت تھوڑی سی محنت کر تو تو بڑا آرام بلکہ ابدی خوشی پاوے گا +

اگر تو کام کرنے میں ایماندار اور سرگرم رہے تو خدا تجھے اجر دینے میں بے شک وفادار اور فیّاض ہوگا +

تجھے فتح پانے کی اچھی امید رکھنا چاہئے لیکن بے پروا ہو جانا

لازم نہیں ہے تا ایسا نہو کہ تو افسردہ یا مغرور ہو جاوے +

(۲) جب ایک شخص گھبرا کر خوف اور امید کے درمیان

پس و پیش کرتا تھا اور یک مرتبہ غم سے دب کر عبادت خانہ

میں خدا اسے دعا مانگنے کے لئے عاجزانہ طور پر منہ کے بل گرا

اور اوس نے اپنے دل میں سوچ کے کہا کہ کاش میں یہہ جانتا

کہ میں آگے کو قایم رہونگا۔ تب اتنے میں اوس نے اپنی دل

میں یہہ الٰہی جواب سنا کہ اگر تو یہہ جانتا ہی تو کیا کرتا پس وہ

ابھی کر جو اوسوقت کرتا تو تو بخطیر ہو جاوے گا +

اور اوس نے اسی سے تسلّی اور طاقت پا کر اپنے کو

خدا کی مرضی پر چھوڑ دیا اور اوسکا بیقرارانہ پس و پیش کرنا

موقوف ہو گیا +

اِسکے بعد اوسکو اسبات کے تجسّس کرنے کا شوق بھی

نہ رہا کہ آیندہ میں میرے لئے کیا ہو گا بلکہ وہ اس کے دریافت

کرنے میں مشغول رہتا تھا کہ ہر ایک اچھے کام کے شروع کرنیمیں

اور اوسے انجام دینے میں خدا کی کامل اور پسندیدہ مرضی کیا ہی

(۳) نبی یہہ کہتا ہے کہ خداوند پر توکّل رکھہ اور نیکی کرتو

زبور ۳:۳۷

تو سرزمین میں زندگانی بسر کرے گا اور دیانت داری پر چرا کرے گا +

خواہ دشواری کا خوف خواہ مجاہدہ کی محنت یہہ ایک ایسی چیز ہے جو بہتیرے آدمیوں کو روحانی ترقی اور دلسوزانہ اصلاح دہی سے روک رکھتی ہے +

لیکن وہی آدمی خاصکر اوروں سے نیکیوں میں بڑھ جاتے ہیں جو اون چیزوں کو جو اونھیں زیادہ تکلیف دیتی ہیں اور اونکی مرضی کے زیادہ خلاف ہیں مغلوب کرنے کے لئے زیادہ جانفشانی کرتے ہیں +

کیونکہ جہاں آدمی اپنے پر زیادہ غالب ہوتا اور اپنے نفس کو زیادہ مارتا ہے وہاں وہ زیادہ ترقی کرتا اور زیادہ فضل پانے کے لایق ہوتا ہے +

(۴) لیکن دنیوی خواہشوں پر غالب ہونا اور نفس کو مارنا
سب آدمیوں کے لئے یکساں نہیں ہے +
تاہم وہ آدمی جو سرگرم اور محنتی ہے اگرچہ اوسمیں زیادہ
نفسانی خواہشیں ہوں تو بھی اوس خوش اطوار کی بہ نسبت زیادہ
ترقی کرے گا جو نیکیوں کے حاصل کرنے میں کم سرگرم ہو +
اپنے کو اون برائیوں سے جنکی طرف ہمارا مزاج زیادہ
مایل ہے جبرًا اوٹھا لینا اور اوس بھلائی کے لئے جسکی زیادہ کمی
ہم میں ہے سرگرمی سے محنت کرنا یہہ دو کام ہماری اصلاح
دہی میں ہماری بہت ہی مدد کرتے ہیں +
تو اون کاموں سے بھی پرہیزگار رہونے اور محفوظ رہنے
کے لئے خاص کوشش کر جنکو تو اکثر دوسروں میں دیکھنے سے
ناخوش ہوتا ہے +
(۵) چاروں طرف سے ترقی بخش وسیلہ پکڑ لے یہاں تک
کہ اگر تو لوگوں کی چال چلنوں کی اچھی نظیر ونکو دیکھے یا اونکی

بابت سُنے تو اون کے موافق چلنے کے لئے اپنے کو ترغیب دیوے +

لیکن اگر تو دوسروں میں کوئی کام ملامت کے لائق دیکھے تو تو ویسا کرنے سے پرہیز کر یا اگر تو نے کبھی ایسا کیا بھی ہو تو اپنے کو اصلاح دینے کے لئے زیادہ جلد کوشش کر +

جس طرح تیری آنکھ دوسروں کو دیکھتی ہے اوسیطرح تو دوسروں کو بھی نظر آتا ہے +

بھائیوں کو جان فشاں و زاہد بلکہ نیک اطوار اور تربیت یافتہ دیکھنا کیسی پسندیدہ اور شیریں نمایش ہے +

اور برعکس اسکے اون کو خلاف قاعدہ چلتے اور اون کاموں میں جنکے لئے وے بلائے گئے ہیں مشغول نہوتے دیکھنا کیسی غمناک اور رنج آمیز نمایش ہے +

جب وے اپنے دیندار ہونے کے نیک ارادوں سے غافل ہوتے ہیں اور اون کاموں میں جو اونھیں سپرد نہیں کیئے گئے ہیں ہاتھ ڈالتے ہیں تو کیسا نقصان ہوتا ہے +

(۶) جو قصد تو نے دیندار ہونے کے لئے کیا اوسے یاد کیا کر اور اپنے مصلوب نجات دہندہ کی صورت کو ہمیشہ اپنی باطنی انکھہ کے سامنے رکھہ +

یسوع مسیح کی زندگی پر نظر کرنے سے تجھے حقیقت میں شرمندگی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ تو بہت دنوں سے خدا کی راہ میں چلا ہو تو بھی تو نے ابتک اپنے کو مسیح کے زیادہ سوافق کرنے کی کوشش نہیں کی ہے +

جو دیندار شخص خداوند کی نہایت پاک زندگی اور ایذا پر دلی توجہ و جان نثاری کے ساتھہ غور کرتا ہے سو اپنے لئے وہاں سب مفید اور ضروری چیز بکثرت پاویگا اور علاوہ یسوع کے کوئی دوسری بہتر چیز اوسے ڈہونڈھنا درکار نہوگا +

واہ اگر یسوعِ مصلوب ہمارے دل میں آتا تو ہم کسقدر جلد اور کافی طور پر تعلیم یافتہ ہو جاتے +

(۷) سرگرم دیندار کو جتنے حکم دیئے گئے ہیں وہ اون سبھونکو
عزیز جانتا اور بخوبی قبول کرتا ہے +

لیکن جو غافل اور افسردہ ہے اوسکو زیادہ سے زیادہ
تکلیف ہوتی ہے اور وہ چاروں طرف سے تنگش پاتا ہے
کیونکہ وہ باطنی تسلّی سے خالی ہے اور اوس کے لئے ظاہری
تسلّی کا ڈھونڈھنا منع ہے +

جو دیندار شریعت کا پابند نہیں رہتا سو ہلاکت کے بڑے
خطرے میں پڑتا ہے +

جو آزادگی اور آرام ڈھونڈھتا ہے سو ہمیشہ بے چینی میں
رہے گا کیونکہ اوسکو کوئی نہ کوئی چیز ضرور ناخوش آئیگی +

(۸) اور بہت سے دیندار جو سخت ریاضت کے پابند رہتے
ہیں کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں +

وے بہت کم باہر نکلتے خلوت میں رہتے کم کھاتے موٹا
کپڑا پہنتے بہت محنت کرتے کم بولتے دیر تک جاگتے رہتے بہت

صبح اوٹھتے دعاؤں کو طول دیتے اکثر پڑھتے اور ہر طرح سے شریعت کے موافق چلتے ہیں +

اسپر غور کر کہ کتنے فرقوں کے دیندار لوگ خدا کی تعریف کے گیت گانے میں تمام رات بیدار رہتے ہیں +

اور چونکہ ایسے بہت دیندار لوگ خدا کی عبادت کرنے میں مشغول ہیں تو تجھے ایسے پاک کام میں سست ہونے کے سبب سے شرمانا لازم ہے +

(۹) کاش ہمکو اپنے تمام دل و زبان سے اپنے خداوند خدا کی تعریف کرنے کے سوا اور کوئی کام کرنا نہ پڑتا +

کاش تو کبھی کھانے پینے اور سونے کی حاجت نہ رکھتا بلکہ ہمیشہ خداوند خدا کی تعریف کرسکتا اور روحانی شغلوں کے لئے فرصت پاسکتا تو جتنا خوش حال تو اوسوقت ہے جبکہ بہت ضرورتوں کے سبب سے جسم کی خدمت کرتا ہے اوس سے زیادہ تو اوسوقت ہوتا +

کاش یہہ ضرورتیں نہ ہوتیں بلکہ صرف وہ دلکی روحانی تازگیاں ہوتیں جنھیں افسوس ہے کہ ہم بہت ہی کم چکھتے ہیں ✝

(۱۰) جب آدمی اس درجہ کو پہونچتا ہے کہ وہ کسی مخلوق سے اپنی تسلّی نہیں ڈھونڈھتا ہے تب پہلے اوسے خدا عزیز معلوم ہونے لگتا ہے۔ پھر جو کچھہ اوسپر گذرے اوس سے وہ بخوبی راضی ہوگا ✝

پھر وہ نہ زیادہ مال رکھنے کے سبب سے خوشی کرے گا اور نہ کم مال رکھنے کے سبب سے غمگین ہوگا بلکہ اپنے کو اعتقاد کے ساتھہ بطور کامل خدا کے سپرد کرتا ہے جو اوس کے لئے سب میں سب کچھہ ہے اور جس کے لئے کچھہ نہ ہلاک ہوتا اور نہ مرتا ہے بلکہ سب چیزیں اوس کے لئے زندہ ہیں اور اوس کے حکم کے موافق بلا توقف اوسکی خدمت کرتے ہیں ✝

(۱۱) اپنے انجام کو ہمیشہ یاد کیا کر اور اسے بھی کہ ضایع ہوا وقت نہیں لوٹتا ہے۔ پس بغیر فکر و محنت کے تو نیکیاں

حاصل نہ کرے گا +

اگر تو افسردہ ہونے لگے تو تیری حالت بُری ہونے لگے گی +
لیکن اگر تو اپنے کو سرگرمی کے سپرد کرے تو تو بڑی اطمینان
حاصل کرے گا اور تو خدا کے فضل اور نیکیوں کے شوق کے
سبب سے محنت کو بہت آسان سمجھے گا +

سرگرم اور محنتی آدمی سب کاموں کے واسطے مستعد ہے +
جسمانی محنتوں میں پسینے پسینے ہونے کی بہ نسبت برائیوں
اور نفسانی خواہشوں کا مقابلہ کرنا بہت زیادہ محنت ہے +
جو چھوٹے چھوٹے نقصوں سے پرہیز نہیں کرتا ہی سو رفتہ
رفتہ بڑے نقصوں میں جا پڑے گا +

تو ہمیشہ شام کو خوشی کرے گا بشرطیکہ تو نے دن فایدہ
میں صرف کیا ہو +

اپنے آپ پر متوجہ رہ اپنے آپ کو ترغیب دے اپنے آپ کو
نصیحت کر اور اگرچہ دوسروں کی حالت کیسی کیوں نہ ہو

تو بھی تو اپنے آپ سے غافل نہ رہ +

جسقدر زیادہ سخت سلوک تو اپنے ساتھہ کرے گا اوسیقدر زیادہ تیری ترقی ہو گی - آمین +

دوسرا باب

باطنی چیزوں کی طرف کھینچنے والی نصیحتیں

پہلی فصل

باطنی اطوار

(۱) خداوند یہہ کہتا ہے کہ خدا کی بادشاہت تم میں ہے۔ لوقا ۱۷: ۲۱ تو اپنے کو پورے دل سے خداوند کی طرف متوجہ کر اور اس تکلیف زدہ دنیا کو چھوڑ دے تو تیری روح آرام پاوے گی +

بیرونی چیزوں کو حقیر جاننا اور اپنے کو اندرونی چیزوں کے حوالہ کرنا سیکھہ تو تو دیکھے گا کہ خدا کی بادشاہت تجھہ میں آئی ہے +

کیونکہ خدا کی بادشاہت راستی اور سلامتی اور روح القدس روم ۱۴: ۱۷

سے خوش وقتی ہے جو بے دینیوں کو نہیں دیجاتی ہے +

اگر تو اپنے دل میں مسیح کی سکونت کے لایق مسکن تیار کرے

تو وہ تیرے پاس آوے گا اور تجھپر اپنی تسلّی ظاہر کرے گا +

اوسکا سارا حسن و جلال باطن سے ہے اور وہیں وہ محظوظ ہوتا ہے +

وہ باطنی انسان سے اکثر ملا کرتا اور اوسکے ساتھہ شیریں گفتگو کیا کرتا

اور پسندیدہ تسلّی اور بہت اطمینان اور نہایت عجیب بے تکلفی رکھتا ہے +

(۲) اے ایمان دار روح اپنے دلکو اس دولہے کے واسطے آراستہ کرتا

کہ وہ اپنی بڑی مہربانی سے تیرے پاس آوے اور تجھہ میں سکونت کرے +

کیونکہ وہ یوں کہتا ہے کہ اگر کوئی مجھے پیار کرتا وہ میرے کلام پر

یوحنا ۱۴:۲۳

عمل کریگا اور ہم اوسکے پاس آوینگے اور اوسکے ساتھہ رہیں گے +

پس مسیح کو جگہہ دے اور علاوہ اوسکے اور سب کو داخل ہونے سے منع کر +

جب مسیح تیرے پاس ہو تو تو دولتمند ہے اور یہہ تیرے لئے کافی ہے

کیونکہ وہ سب کاموں میں تیرا وفادار اور دور اندیش مددگار ہوگا یہانتک

کہ آدمیوں سے امید رکھنے کی تجھے ضرورت نہو گی +

کیونکہ آدمی جلد بدل جاتے اور فوراً ہمکو چھوڑ دیتے ہیں لیکن مسیح ابد تک رہتا ہے اور آخر تک ہمارے ساتھ پائداری سے قایم رہیگا + کسی کمزور اور فانی آدمی پر بڑا بھروسا رکھنا مناسب نہیں ہے گو وہ کیسا ہی فایدہ دہ اور عزیز کیوں نہو اور اگر وہ کبھی کبھی ہمارا مخالف ہو جائے اور ہماری قطع کلامی کرے تو بھی ہمکو زیادہ غمگین نہونا چاہیئے + جو آج تیرے موافق ہیں وے کل تیرے مخالف ہو سکتے ہیں اور انسان اکثر ہوا کی مانند بدلا کرتا ہے +

یوحنا ۱۲: ۳۴

اپنا سارا بھروسا خدا ہی پر رکھہ اور وہی تیرا خوف اور تیرا پیار ہو وہی تیرے عوض جواب دیگا اور جو کچھہ تیرے لئے بہتر ہو سو ہی اچھی طرح سے کریگا + تیرا کوئی قایم رہنے والا شہر یہاں نہیں اور جہاں کہیں تو ہووے تو پردیسی اور مسافر ہے اور اگر تو مسیح کے ساتھہ باطنانہ متحد ہو تو کبھی آرام نہ پاویگا +

عبرانیوں ۱۳: ۱۴

(۴) کیوں تو یہاں چاروں طرف ٹکٹکی باندھے رہتا ہے جبکہ یہہ تیرے آرام کی جگہہ نہیں ہے آسمان میں تیرا مسکن ہونا اور تجھے مسافر کی مانند زمین کی تمام چیزوں پر نظر ڈالنا چاہیئے +

سب چیزیں گذر جاتی ہیں اور اونکے ساتھ تو بھی +

خبردار ہو کہ تو اون سے نہ لگا رہے تا ایسا نہو کہ تو گرفتار اور یوں ہلاک ہو جائے - خدا تعالی پر تیرے خیالات ہوویں اور تیری دعا رحمت کے لئے بلاناغہ مسیح کے پاس پہونچتی رہے +

اگر تو علوی و آسمانی چیزوں کا ملاحظہ نکر سکے تو مسیح کی ایذا پر تکیہ رکھہ اور اوسکے پاک زخموں کو خوشی سے دیکھا کر +

کیونکہ اگر تو یسوع کے زخموں اور گراں قدر نشانوں میں دینداری کے ساتھہ پناہ لیوے تو تجھے تکلیف میں بہت تسلّی کا تجربہ ہوگا اور آدمیوں کی تحقیروں کی بہت فکر نرکھیگا اور آسانی سے اپنی ملامت گویوں کی باتوں کی برداشت کریگا +

(۵) مسیح کو بھی دنیا میں آدمیوں نے حقیر جانا اور اوسکے دوستوں اور آشناؤں نے ملامتوں کے درمیان اوسے چھوڑ دیا +

مسیح دُکھ سہنے اور حقیر سمجھے جانے سے راضی تھا تو پھر کیا بتجھے کسی امر کی بابت شکایت کرنے کی جرأت ہے +

مسیح کے بہت مخالف اور تہمت لگانے والے تھے تو بھی کیا تو چاہتا ہے کہ سب لوگ تیرے دوست اور احسان کرنے والے ہوں +

اگر تجھپر کوئی مصیبت نہ پڑے تو پھر کہاں سے تیرے صبر کو تاج حاصل ہوگا +

اگر تو کسی مخالفت کی برداشت کرنا نہ چاہے تو پھر کیونکر تو مسیح کا دوست ہوگا +

اگر تو مسیح کے ساتھ بادشاہت کرنا چاہتا ہے تو مسیح کے ساتھ اور مسیح کی خاطر تکلیف بھی اوٹھا +

(۶) اگر تو ایک مرتبہ بھی یسوع کے رازوں میں پورے طور سے داخل ہوتا اور اوسکی دلسوز محبت کا ذرہ بھی مزہ پاتا تو پھر تو اپنے رنج و راحت کی کچھ فکر نہ کرتا بلکہ لوگوں کے

ملامت کرنے سے بھی خوشی کرتا کیونکہ مسیح کی محبت یہہ اثر بخشتی ہے کہ انسان اپنے کو حقیر جانے +

جو یسوع کا مُحب اور فی الحقیقت باطنی مسیحی اور بیجد خواہشوں سے خالی ہے سو اپنے کو خدا کی طرف بلا روک متوجہ کرسکتا ہے اور روح میں اپنے کو اپنے سے زیادہ بلند کرسکتا ہے اور برخورداری میں آرام پاسکتا ہی +

(۷) جو سب چیزوں کو نہ جیسی وے کہلاتی یا شمار کئے جاتی ہیں بلکہ درحقیقت جیسی وے ہیں ویسی ہی خیال کرتا ہے سو حقیقتاً دانشمند ہے اور نہ آدمیوں کا بلکہ خدا کا تعلیم یافتہ ہے +

جو یہہ جانتا ہے کہ کس طرح باطناً چلنا اور ظاہر چیزوں کو کم قدر سمجھنا چاہیئے وہ دینی شغلوں کو کام میں لانیکے لئے نہ جگہوں کی حاجت رکھتا اور نہ فرصت کا منتظر رہتا ہی +

روحانی انسان اپنے کو جلد جمع کرلیتا ہے کیونکہ وہ کبھی

اپنے کو پورے طور سے ظاہری چیزوں میں نہیں ڈالتا +
اوسکو بیرونی محنت سے یا اوس کام سے جو خاص وقت
کے واسطے ضرور ہو رکاوٹ نہیں ہوتی ہے بلکہ جیسے واقعات
ہوتے ہیں ویسا ہی وہ اپنے کو اون کے ساتھ موافق کر لیتا ہے
جو باطن میں بخوبی آراستہ اور مرتب ہوا ہے سو
آدمیوں کی عجیب اور مخالف چال چلن کی فکر نہیں رکھتا ہے
جتنا ہی زیادہ آدمی اپنی طرف بیرونی چیزوں کو
کھینچتا ہے اوتنا ہی زیادہ وہ روکا جاتا اور گھبراتا ہے +
(۸) اگر تیرا حال درست ہوتا اور تو گناہ سے بالکل مصفا
ہوتا تو سب کچھ تیری بھلائی اور تیری ترقی کے لئے کام
میں آتا +
لیکن بہت چیزیں تجھے ناخوش آتی اور تکلیف دیتی
ہیں اسواسطے کہ تو ہنوز اپنے لئے پورے طور سے مردہ
نہیں ہوا اور زمین کی سب چیزوں سے علیحدہ نہیں

ہوا ہے +

اور سب چیزوں کی بہ نسبت مخلوقات کی ناپاک محبت انسان کے دل کو زیادہ داغ لگاتی اور گرفتار کرتی ہے +

اگر تو بیرونی تسلّی سے انکار کرے تو تجھے آسمانی چیزوں کی رویت اور اکثر باطنی خوشی ہو سکے گی +

دوسری فصل

عاجزانہ اطاعت

(۱) اسکی زیادہ فکر نہ رکھ کہ کون تیری طرف ہے یا کون تیرے خلاف ہے بلکہ اسی کی فکر و کوشش کر کہ ہر ایک کام میں جسے تو کرتا ہے خدا تیرے ساتھ ہو +

اچھی ضمیر رکھ تو خدا بخوبی تیری حمایت کرے گا +

کیونکہ جسکی مدد خدا کیا چاہتا ہے اوسکو کسی کی بدخوئی سے نقصان نہیں پہونچ سکتا ہے +

اگر تو خاموش رہنا اور برداشت کرنا جانتا ہے تو بلاشبہہ تو
خدا کی مدد کو دیکھیگا +
وہی جانتا ہے کہ کسوقت اور کسطرح تجھے رہائی دیوے
اس لئے تجھے اوسکا تابعدار رہونا لازم ہے +
تیری مدد کرنا اور تجھے ہر ایک پریشانی سے بچانا خداہی کا
کام ہے +
ہمیں زیادہ فروتن رکھنے کے لئے اکثر یہہ بہت ہی مفید
ہے کہ دوسرے لوگ ہمارے نقصوں کو جانیں اور اون کے
سبب سے ہمکو ملامت کریں +
(۲) جب آدمی اپنے نقصوں کے سبب سے اپنے کو فروتن
کرتا ہے تب وہ آسانی سے دوسروں کو راضی کرلیتا ہے
اور اپنے مخالفوں کو جلد موافق بنا لیتا ہے +
خدا فروتن کی حفاظت کرتا اور اوسے رہائی بخشتا ہے
وہ فروتن کو پیار کرتا اور تسلّی دیتا ہے - وہ فروتن کی طرف خود متوجہ

ہوتا ہے۔ وہ فروتن کو بڑا فضل بخشتا اور اوسکی پست حالی کے
بعد اوسے جلال میں اوٹھاتا ہے +
وہ فروتن پر اپنے رازوں کو کھول دیتا اور اوسے اپنی
طرف شیرینی کے ساتھ کھینچتا اور بلاتا ہے +
فروتن گو پریشانی اوٹھاتا ہے تو بھی بہت اطمینان سے
رہتا ہے کیونکہ وہ نہ دنیا میں بلکہ خدا میں قایم رہتا ہے +
اگر تو اپنے کو سبھوں سے چھوٹا نہ جانے تو مت سمجھ کہ
تو نے کچھ روحانی ترقی کی ہے +

تیسری فصل

اچھا صلح کرنے والا آدمی

(۱) تو پہلے اپنے کو صلح میں قایم رکھ تو تو دوسروں میں
بھی صلح پیدا کر سکے گا +
بہ نسبت بڑے عالم کے صلح کرنے والا آدمی زیادہ فایدہ

پہونچانے والا ہے +

تند خو آدمی بھلائی کو برائی کی طرف کھینچتا ہے اور برائی کا اعتبار آسانی سے کر لیتا ہے۔ اچھا صلح کرنے والا آدمی سب کچھ بھلائی کی طرف پھیرتا ہے +

جو اچھی طرح صلح میں رہتا ہے وہ کسی کی بابت بدگمان نہیں ہوتا۔ لیکن جو قناعت نہیں رکھتا اور بیقرار رہتا ہے سو طرح طرح کی بدگمانیوں سے مضطرب رہتا ہے۔ وہ نہ آپ آرام سے رہتا اور نہ دوسروں کو آرام سے رہنے دیتا ہے +

جو کہنا اوسے مناسب نہیں سو وہ اکثر کہتا ہے اور جو کرنا اوسے زیادہ فائدہ بخشتا اوسے چھوڑ دیتا ہے +

وہ اکی فکر رکھتا ہے کہ دوسروں کو کیا کرنا واجب ہے مگر اس سے غافل رہتا ہے کہ خود اوسے کیا کرنا واجب ہے +

پس پہلے تو اپنے لئے سرگرم ہو بعد ازاں اپنے پڑوسی کے لئے بھی منصفانہ طور پر سرگرم ہو سکیگا +

(۲) تو اپنے فعلوں کے لئے عذر کرنا اور اونھیں آراستہ کر کے دکھلانا بخوبی جانتا ہے لیکن دوسروں کے عذروں کو قبول کرنا نہیں چاہتا ہے +

اگر تو اپنے پر الزام لگاتا اور اپنے بھائی کی طرف سے عذر کرتا تو یہہ زیادہ انصاف کے موافق ہوتا +

اگر تو چاہتا ہے کہ تیری برداشت کی جاے تو تو بھی دوسرے کی برداشت کر +

غور کر کہ تو اوس حقیقی محبت اور فروتنی سے کسقدر دور ہے جو سوا اپنے اور کسی پر ناراض یا غصّہ ہونا نہیں جانتی ہے +

نیکوں اور حلیموں سے صحبت رکھنا کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ یہہ بذاتہ سبھوں کو پسند ہے اور ہر ایک آدمی خوشی سے صلح پذیر ہے اور اپنے طرفداروں کو زیادہ پیار کرتا ہے +

لیکن سخت دلوں اور ضدّیوں کے ساتھ یا ناتربیت یا فتنوں کے ساتھ یا اپنے مخالفوں کے ساتھ صلح سے زندگی گذران سکنا

بڑا افضل ہے اور بہت ہی تعریف کے لایق اور مردانہ کام ہے +

(۳) بعضے ایسے ہیں جو اپنے کو صلح میں قایم رکھتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ بھی صلح سے رہتے ہیں +

اور بعضے ایسے ہیں کہ صلح سے رہتے ہیں اور نہ دوسروں کو صلح سے رہنے دیتے ہیں۔ وے دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہیں اور اپنے لئے ہمیشہ زیادہ تکلیف دہ ہیں +

اور بعضے ایسے ہیں جو اپنے کو صلح میں قایم رکھتے ہیں اور دوسروں کو صلح کی طرف پھیرنے کی فکر رکھتے ہیں +

تاہم ہماری تمام صلح اس تکلیف زدہ زندگی میں مخالف چیزوں کے نہ پہچاننے ہی میں نہیں بلکہ عاجزانہ برداشت کرنے میں مشتمل ہے +

جو برداشت کرنا اچھی سے اچھی طرح جانتا ہے سو اپنے کو زیادہ صلح میں قایم رکھے گا۔ وہی اپنے پر فتحمند اور دنیا کا خداوند اور مسیح کا دوست اور آسمان کا وارث ہے +

lieblich
männlich
leben
nicht Selbst
leben lassen
lästig
Frieden schaffen
Dennoch
Nichtempfinden
des Widrigen
bestehen
zu leiden
Sieger

چوتھی فصل

صاف دل اور سادہ ارادہ

(۱) دو پروں یعنی صفائی اور سادگی کے وسیلہ سے انسان زمینی چیزوں کی طرف سے بلند ہوتا ہے +

ارادہ میں سادگی اور خواہش میں صفائی ہونی چاہئے +

سادگی خدا کے نزدیک ہونے کا ارادہ رکھتی ہے اور صفائی اوسکو قبول کرتی اور اوس سے محظوظ ہوتی ہے +

اگر تو باطناً بے انداز خواہش سے آزاد ہو تو کوئی نیک عمل تجھے نہ روکے گا +

اگر تو خدا کی خوشنودی اور اپنے پروسی کے فایدے کے سوا اور کسی امر کا ارادہ نہ رکھے اور اوسے تلاش بھی نکرے تو تجھے باطنی آزادگی پورے طور سے حاصل ہوگی +

اگر تیرا دل راست ہوتا تو ہر ایک مخلوق تیرے واسطے

2 Tugend
Fall, Lauterkeit
Einfalt [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زندگی کا آئینہ اور پاک تعلیم کی کتاب ہوتی +

کوئی مخلوق ایسی چھوٹی اور ذلیل نہیں ہے کہ اوس سے

خدا کی خوبی ظاہر نہوتی ہو +

(۲) اگر تو باطن میں نیک و صاف ہوتا تو تو سب کچھ بے رکاوٹ

دیکھتا اور بخوبی سمجھتا +

صاف دل آسمان و جہنم میں گھستا ہے +

جیسا ہر ایک شخص باطن میں ہے ویسا ہی وہ ظاہر میں

منصفی کرتا ہے +

اگر دنیا میں خوشی ہے تو یقیناً صاف دل آدمی کے

قبضہ میں ہے +

اور اگر کہیں تکلیف و اذیت ہے تو بری ضمیر اسکو سب سے

اچھی طرح جانتی ہے +

جیسا لوہا آگ میں ڈالے جانے سے مورچہ کو کھو دیتا اور

بالکل سرخ ہو جاتا ہے ویسا ہی انسان خدا کی طرف بالکل

متوجہ ہونے سے سب سستی کو دور کرتا ہے اور نئے انسان کی

صورت میں بدل جاتا ہے +

(۳) جب آدمی کاہل ہونے لگتا ہے تب وہ تھوڑی ہی

محنت سے ڈرتا ہے اور ظاہری تسلّی پانے سے خوش ہوتا ہے +

لیکن جب وہ کامل طور سے اپنے پر غالب ہونے لگتا اور

مردانہ طور سے خدا کی راہ میں چلنے لگتا ہے تب جو چیزیں اوسکو

پہلے تکلیف دہ معلوم ہوتی تھیں اونکو وہ ہلکی سمجھتا ہے +

پانچویں فصل

خود اپنا ملاحظہ کرنا

(۱) ہم اپنے پر زیادہ اعتبار نہیں رکھہ سکتے ہیں کیونکہ

ہمکو اکثر فضل کی کمی ہے اور سمجھہ کی بھی +

ہم میں تھوڑا سا نور ہے اور اسکو بھی غفلت کے سبب سے

ہم جلد کھو دیتے ہیں +

ہم اسپر بھی اکثر لحاظ نہیں کرتے ہیں کہ ہم باطن میں اندھے ہیں +
ہم اکثر برا کام کرتے ہیں اور اوس سے زیادہ برا عذر
کرتے ہیں +

ہم کبھی کبھی غصّہ سے اوبھارے جاتے ہیں اور اوسکو
سرگرمی سمجھتے ہیں +

ہم دوسروں کو چھوٹے نقصوں کے لئے ملامت کرتے
ہیں اور اپنے بڑے نقصوں سے درگذر کرتے ہیں +

ہم بہت ہی جلد یہہ خیال کرتے اور تولتے ہیں کہ ہم
دوسروں کی کیا برداشت کرتے ہیں لیکن ہم اسپر لحاظ نہیں
کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہماری کسقدر برداشت کرتے ہیں +

جو اپنے کاموں پر بخوبی و براستی غور کرتا ہے وہ دوسروں
پر عیب لگانے کا بہت کم سبب پاتا ہے +

(۲) جو دل سے مسیحی ہے وہ اور سب فکروں کی بہ نسبت
خود اپنے لئے فکر کرنا زیادہ پسند کرتا ہے - اور جو شوق سے

اپنی فکر رکھتا ہے سو آسانی سے دوسروں کی بابت چُپ
رہتا ہے +
اگر تو دوسروں کے کاموں کی بابت خاموش نہ رہے
اور خصوصاً اپنے پر لحاظ نہ کرے تو کبھی دل سے دیندار اور
زاہد نہو گا +
اگر تو اپنے اوپر اور خدا کے اوپر بالکل توجہ کرے تو
جو کچھ تو ظاہرا دیکھتا ہے اوس سے کم اثر پذیر ہو گا +
تو جب اپنے پاس ہو جو د نہیں ہے تو پھر کہاں ہے اور
اگر تو سب چیزوں کو دیکھ چکا ہے اور اپنے سے غافل رہا
تو تجھے کیا فائدہ ہوا +
اگر تو اطمینان اور حقیقی دلجمعی حاصل کیا چاہے تو تجھے
باقی سب چیزوں کو اپنے پیچھے رکھنا اور صرف اپنے کو اپنی
آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیئے +
(۳) اگر تو اپنے کو سب دنیوی فکر سے علیحدہ رکھے تو تو

بہت فایدہ حاصل کرے گا ✣

اگر تو کسی فانی چیز کا خیال رکھے تو بہت ہی نقصان اوٹھاوے گا ✣

سوا خدا کے اور اوس کے جو خدا کی طرف سے ہے چاہیئے کہ اور کوئی چیز تیرے نزدیک نہ بڑی نہ بلند نہ خوشی بخش اور نہ پسندیدہ ہووے ✣

جو جو تسلّی تجھکو کسی مخلوق سے ملتی ہے اوسکو بیہودہ سمجھ ✣

جو روح خدا کو پیار کرتی ہے سو اون سب چیزوں کو جو خدا سے کم ہیں حقیر جانتی ہے ✣

فقط خدا ہی دایمی اور از حد بڑا اور سب چیزوں کا معمور کرنے والا اور جانکی تسلّی اور دلکی حقیقی خوشی ہے ✣

Volkg. Saar 27. Oct. 1951.

چھٹھویں فصل

اچھّی ضمیر کی خوشی

(۱) اچھّے آدمی کی عظمت اچھّی ضمیر کی گواہی ہے +
تیری ضمیر اچھّی ہووے تو تجھے ہمیشہ خوشی ہوگی +
اچھّی ضمیر بہت ہی برداشت کرسکتی ہے اور مصیبتوں میں بہت ہی خوش ہے +
بُری ضمیر ہمیشہ خوف زدہ اور بے چین ہے +
اگر تیرا دل تجھے تقصیروار نہ ٹھہراوے تو تو بخوبی آرام کرے گا +
سوا اوس وقت کے جسوقت تو نے نیکی کی اور کسی وقت خوشی نہ کر +
بُرے لوگوں کو حقیقی خوشی کبھی نہیں ملتی اور نہ اونھیں باطنی سلامتی کا تجربہ ہوتا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ شریروں

یسعیہ ۵۷:۲۱

Gut. Zeugnis
Fürchtet ... enthängt
Gut tut gelen
Ruhe ... bestehen
böse ... Gewissen
Gottlose
Himmelbaum

کے لئے سلامتی نہیں ہے +

اور اگر وے کہیں کہ ہم سلامتی سے ہیں اور ہمپر مصیبتیں نہیں آوینگی اور کون ہمکو نقصان پہونچا سکیگا تو تو اونکا اعتبار نہ کر کیونکہ یک بیک خدا کا غضب ظاہر ہوگا اور اون کے اعمال ہیچ ٹھہرینگے اور اون کے خیالات برباد ہونگے +

(۲) مصیبتوں میں فخر کرنا پیار کرنے والے کے لئے دشوار نہیں ہے کیونکہ ایسا فخر کرنا خداوند کی صلیب پر فخر کرنا ہے +

رومیوں ۵:۳
گلتیوں ۶:۱۴

وہ عظمت چندروزہ ہے جو آدمیوں کی طرف سے دیجاتی اور قبول کی جاتی ہے +

غم ہمیشہ دنیا کی عظمت کا ہمراہی ہے +

نیکوں کی عظمت اونکی ضمیر میں ہے نہ کہ آدمیوں کی زبان میں +

راستبازوں کی خوشی خدا کی طرف سے اور خدا میں ہے اور اونکی شادمانی سچائی کی بابت ہے +

جو حقیقی و دائمی عظمت کا خواہاں ہے سو فانی عظمت
کی فکر نہیں رکھتا +

اور جو فانی عظمت کو تلاش کرتا ہے یا دل سے اوسے
حقیر نہیں جانتا ہے سو آسمانی عظمت کا کم پیار کرنا ثابت
کرتا ہے +

جو آدمیوں کی نہ تعریفوں اور نہ ملامتوں کی فکر رکھتا
ہے اوسکو بڑی اطمینان خاطر ہے +

(۳) جسکی ضمیر مصفا ہے وہ آسانی سے راضی اور صلح
پذیر ہوتا ہے +

اگر تیری تعریف ہوتی ہے تو تو زیادہ پاکیزہ نہیں ہو جاتا
اور اگر تیری ملامت ہوتی ہے تو تو زیادہ نالایق نہیں بنجاتا +
تو جو کچھ ہے سو ہے اور خدا کے نزدیک جیسا ہے
اوس سے اچھا انسان کی باتوں سے نہیں بن سکتا ہے +
اگر تو اسپر غور کرے کہ تو خود باطن میں کیا ہے تو تجھے

اسکی فکر نہ ہوگی کہ لوگ تیری بابت کیا کہتے ہیں ✣

انسان چہرے پر لیکن خدا دل پر نظر کرتا ہے انسان افعال کا ملاحظہ کرتا ہے لیکن خدا نیّتوں کو تولتا ہے ✣

۱ سموئیل ۱۶:۷

ہمیشہ نیک کام کرنا اور اپنی بابت بڑا خیال نہ باندھنا فروتن روح کا نشان ہے ✣

کسی مخلوق کی طرف سے تسلّی نہ چاہنا بڑی پاکیزگی اور باطنی اعتقاد کی علامت ہے ✣

(۴) جو اپنے لئے کوئی بیرونی گواہی نہیں ڈھونڈھتا ہے سو یہہ ظاہر کرتا ہے کہ اوس نے اپنے کو بالکل خدا کے سپرد کیا ہے ✣

کیونکہ جو اپنی تعریف کرتا ہے وہ نہین بلکہ جسکی تعریف خداوند کرتا ہے وہی مقبول ہے یہہ مقدّس پولوس کہتا ہے ✣

۲ قرن ۱۰:۱۸

خدا کے ساتھ باطن میں چلنا اور کسی بیرونی خواہش کا پابند نہ رہنا روحانی انسان کی حالت ہے ✣

ساتویں فصل (7.)

سب سے زیادہ یسوع کو پیار کرنا

(۱) مبارک وہ جو یہہ سمجھتا ہے کہ یسوع کو پیار کرنا اور اپنے کو یسوع کی خاطر حقیر جاننا کیسی بات ہے +

اوس عزیز کے لئیے اپنے عزیز کو چھوڑنا تجھے واجب ہے کیونکہ یسوع یہہ چاہتا ہی کہ ہلوگ فقط اوسی کو سب چیزوں سے زیادہ پیار کریں +

مخلوق کی محبت فریب دہندہ و ناپایدار ہے مسیح کی محبت وفادار و مستقل ہے +

جو مخلوق سے لگاو رکھتا ہے سو گرنے والی چیز کے ساتھ گر پڑے گا لیکن جو یسوع سے ہم آغوش ہوتا ہے سو ابدالآباد قایم رہے گا +

اوسکو پیار کر اور اپنا دوست بنا رکھہ کیونکہ جب سب

چھوٹ جائیں گے تو بھی وہ تجھے نہ چھوڑے گا اور نہ آخر کو تجھے ہلاک ہونے دے گا +

خواہ تو چاہے خواہ تو نہ چاہے لیکن تجھے کسی نہ کسی وقت سبھوں سے علیحدہ ہونا پڑے گا +

(۲) زندگی میں اور موت میں یسوع کے نزدیک رہ اور اپنے کو اوسکی وفاداری کے سپرد کر کیونکہ جب سب چھوٹ جاتے ہیں تب اکیلا وہی تیری مدد کر سکتا ہے +

تیرے محبوب کی طبیعت ایسی ہے کہ وہ شریک کو قبول کرنا نہیں چاہتا بلکہ یہہ پسند کرتا ہے کہ اکیلا ہی تیرے دل کا مالک ہووے اور اپنے اس تخت پر بادشاہ کی مانند بیٹھے +

اگر تو تمام مخلوق سے سراپا خالی ہونا جانے تو یسوع تیرے ساتھ خوشی سے سکونت کرنا چاہے گا +

جو کچھہ علیحدہ یسوع کے تو آدمیوں کے سپرد کرتا ہے اوسے تو بالکل قریب ہلاک ہونے کے پاوے گا +

ہوا سے ہلتی ہوئی نرکٹ پر بھروسا نرکھہ اور نہ اوس سے

اوٹھنگ کیونکہ سب بشر گھانس ہیں اور اونکی ساری رونق

یسعہ ۴۰: ۶

میدان کے پھول کی مانند مرجھاوے گی +

(۳) اگر تو صرف آدمیون کی ظاہری نمایش پر نظر کرے

تو جلد فریب کھاجائے گا +

کیونکہ اگر تو دوسروں سے اپنی تسلّی اور اپنا فائدہ ڈھونڈھے

تو تو اکثر نقصان اوٹھاوے گا +

اگر تو یسوع کو سب میں ڈھونڈھے تو یقیناً یسوع کو

پاوے گا +

لیکن اگر تو اپنے ہی کو ڈھونڈھے تو تو اپنے ہی کو

پاوے گا مگر یہہ تیری تباہی کا باعث ہوگا +

کیونکہ اگر آدمی یسوع کو نہ ڈھونڈھے تو تمام دنیا اور

اپنے سب دشمنوں کی بہ نسبت خود اپنے لئے زیادہ نقصان

پہونچانے والا ہے +

آٹھویں فصل (8)

یسوع کے ساتھہ دلی دوستی

(۱) جب یسوع موجود ہے تب سب کچھہ اچھا ہے اور کوئی چیز مشکل معلوم نہیں ہوتی ہے لیکن جب یسوع موجود نہیں ہے تب سب کچھہ دشوار ہے +

جب یسوع ہمارے باطن میں نہیں بولتا تب تسلّی ناچیز ہے لیکن اگر یسوع صرف ایک بات بھی بولدے تو ہمکو بڑی تسلّی ہوتی ہے +

جب مرتھا نے مریم مگدلینی سے کہا کہ اوستاد آیا ہے اور تجھے بُلاتا ہے تب کیا مریم اوس جگہہ سے جہاں وہ روتی تھی فوراً نہ اوٹھی +

یوحنا ۱۱ ۲۸

مبارک وہ گھڑی جب یسوع تجھے آنسوؤں کی طرف سے روحانی خوشی کی طرف بُلاتا ہے +

allai

Mitraute Freundschaft bei dir ist schwer, hart fehlt tröstet spricht Meister ruft steht auf Tränen

تو بغیر یسوع کے کیسا خشک اور سنگدل ہے۔ اگر تو یسوع کے باہر کچھ چاہے تو کیسا نادان اور بیہودہ ہے +

کیا یہہ تیرے لئے تمام جہان کے کھو دینے سے زیادہ نقصان نہیں ہے +

(۲) دنیا بغیر یسوع کے تجھے کیا فایدہ پہونچا سکتی ہے +

یسوع کے بغیر رہنا رنج اور جہنّم ہے اور یسوع کے ساتھ رہنا شیریں فردوس ہے +

اگر یسوع تیرے ساتھ ہووے تو کوئی دشمن تجھے نقصان نہ پہونچا سکے گا +

جو یسوع کو پاتا ہے وہ ایک عمدہ خزانہ بلکہ سب عمدگی سے زیادہ عمدگی پاتا ہے +

اور جو یسوع کو کھو دیتا ہے سو بہت ہی زیادہ بلکہ تمام دنیا سے زیادہ چیز کو کھو دیتا ہے +

جو یسوع کے بغیر زندگی گذرانتا ہے سو بہت ہی غریب ہے

اور جو یسوع کے ساتھ خوشحال ہے سو بہت ہی دولتمند ہی +

(۳) اسکا جاننا بڑی حکمت ہے کہ یسوع کی صحبت میں

کیونکر رہنا چاہیئے اور اسکا جاننا بھی بڑی دانشمندی ہے

کہ یسوع کو اپنے ساتھ کیونکر رکھنا چاہیئے +

فروتن اور صلحکار ہو تو یسوع تیرے ساتھ ہوگا +

دیندار اور ساکن ہو تو یسوع تیرے ساتھ رہے گا +

اگر تو بیرونی چیزوں کی طرف مائل ہو تو تو جلد یسوع کو

بھگا اور اوسکے فضل کو گنوا سکے گا +

اور اگر تو نے اوسے بھگایا اور کھویا ہو تو کس کے پاس

بھاگ جائے گا اور کسکو اوسوقت ڈھونڈھے گا کہ تیرا

دوست ہووے +

تو بغیر دوست کے اچھی طرح زندگی گذران نہیں سکتا

اور اگر یسوع تیرے لئے سبھوں سے زیادہ دوست نہ ہووے

تو تو بہت ہی رنجیدہ اور بے چین ہوگا +

پس اگر تو کسی دوسرے پر بھروسا رکھے یا خوشی کرے
تو تو بڑی نادانی کرتا ہے +

یسوع کی ناراضگی کی بہ نسبت تمام دنیا کی مخالفت زیادہ
پسند کرنے کے لایق ہے +

اس لئے چاہیے کہ سب عزیزوں میں سے صرف
یسوع ہی تیرا خاص محبوب ہووے +

(۴) سبھوں کو یسوع کی خاطر لیکن یسوع کو اوسی کی خاطر
پیار کر +

تنہا یسوع مسیح کو بے مثل طور پر پیار کرنا لازم ہے کیونکہ
تنہا وہی سب دوستوں سے زیادہ نیک و وفادار ہے +

اوسکی خاطر اور اوس میں نہ فقط دوستوں ہی بلکہ دشمنوں
کو بھی عزیز جاننا مناسب ہے اور اِن سبھوں کے لئے اوس سے
دعا مانگنا لازم ہے تاکہ وے سب اوسکو جانیں اور پیار
کریں +

یہہ کبھی مت چاہ کہ بےمثل طور پر کوئی تیری تعریف
کرے اور تجھسے محبّت رکھّے کیونکہ یہہ صرف خداہی کے لیئے
ہے جو اپنا مثل نہیں رکھتا ہے +
اور یہہ بھی نہ چاہ کہ کوئی اپنا دل تجھہ سے لگاوے
یا تو اپنا دل کسی کی محبت میں لگاوے بلکہ چاہیئے کہ
یسوع تجھمیں اور ہر نیک انسان میں ہووے +
(۵) باطن میں پاک اور آزاد ہو اور اپنا دل کسی مخلوق
میں مت اولجھا +
اگر تو فرصت پانا اور یہہ دیکھنا چاہے کہ خداوند کیسا
شیریں ہے تو تجھے کھلا اور بے پردہ رہنا اور اپنا دل خدا
کے حضور پاک رکھنا چاہیئے +
اور اگر اوسکا فضل تیرے آگے آگے نہ چلے اور تجھے نہ
کھینچ لیجائے تو درحقیقت تو اس حالت تک نہ پہونچے گا کہ
سب سے خالی و فارغ ہوکر تو اکیلا اوس اکیلے کے ساتھہ ایک

زبور ۸:۳۴

ہو جاے ÷

کیونکہ جب خدا کا فضل انسان کے پاس آتا ہے تب وہ سب چیزوں کے قابل بن جاتا ہے اور جب وہ جاتا رہتا ہے تب وہ غریب و کمزور ہو کر گویا غم و تکلیف کے لئے چھوڑا جاتا ہے ÷ پس اس حالت میں تجھے مناسب نہیں ہے کہ دلگیر یا ناامید ہووے بلکہ خدا کی مرضی پر دلجمعی سے قایم رہے اور جو کچھ تجھپر گذرے تو اوسے یسوع مسیح کے جلال کی خاطر برداشت کرے کیونکہ خزاں کے بعد بہار آتی ہے اور رات کے بعد دن لوٹتا ہے اور طوفان کے بعد بڑی تسکین ہوتی ہے ÷

نویں فصل

تمام تسلّی کی احتیاج

(١) جب الٰہی تسلّی موجود ہے تب انسانی تسلّی کو ناچیز جاننا کوئی مشکل کام نہیں ہے ÷

الٰہی اور انسانی دونوں تسلّی سے خالی ہو سکنا اور خدا کی
محبّت کی خاطر خوشی سے دل کی ویرانی کی برداشت کرنے
کے لئے مستعد ہونا اور کسی کام میں خودغرضی نہ کرنا اور اپنی
لیاقت پر لحاظ نہ رکھنا بڑا کام بلکہ بہت ہی بڑا کام ہے +

اگر تو فضل کے آنے کے سبب سے خوش دل اور دیندار رہے
تو کیا یہہ بڑا کام ہے - یہہ گھڑی تو سب کو مرغوب ہے +
جسکو خدا کے فضل کا گھوڑا عنایت ہوا اوسکو سفر کرنا
بہت آسان ہے +

اور اگر وہ جسکو قادر مطلق اوٹھاتا ہے اور جسکی رہنمائی
اعلی رہبر کرتا ہے اپنا بوجھہ بھاری نہ جانے تو کیا تعجب ہے +

(۲) ہم خوشی سے اپنی تسلّی کے لئے کچھہ حاصل کرتے ہیں
اور انسان بمشکل خودغرضی کا لباس اوتارتا ہے +

مقدس شہید لارنطیوس اپنے پیر کے ساتھہ دنیا پر غالب ہوا
اسواسطے کہ جو کچھہ دنیا میں مرغوب معلوم ہوتا تھا اوسکو اوس نے

ناچیز سمجھا اور جب مسیحی پیر اعلی اسکسٹس جسکو وہ بہت ہی پیار کرتا تھا اوس سے جدا ہوا تب وہ مسیح کی محبت کی خاطر صبر سے اسکی برداشت بھی کرتا تھا +

پس وہ خالق کی محبت کے ذریعہ سے انسان کی محبت پر غالب ہوا اور انسانی تسلی کی بہ نسبت خدا کی خوشنودی کو اوس نے زیادہ پسند کیا +

اسیطرح تو بھی خدا کی محبت کی خاطر عزیز اور دلی دوست سے بھی جدا ہونا سیکھ +

اور جب کوئی دوست تجھے چھوڑ دیوے تو اسکو مصیبت مت سمجھ یہہ جان کر کہ ہم سبھوں کو آخر کار ایک دوسرے سے جدا ہونا ضرور ہے +

(۳) جب تک کہ انسان اپنے باطن میں بہت سختی سے اور بڑے عرصہ تک نہ لڑے تب تک وہ پورے طور سے اپنے پر غالب ہونا اور اپنی ساری محبت خدا کی طرف کھینچنا

نہ سیکھے گا ✢

جب انسان اپنے پر بھروسا رکھتا ہے تب وہ انسانی تسلّیوں کی طرف آسانی سے رجوع ہوتا ہے ✢

لیکن مسیح کا حقیقی مُحِب اور نیکیوں کا مستقل پیرو اون تسلّیوں کی طرف مائل نہیں ہوتا اور ایسی محسوس شیرینیوں کو نہیں ڈھونڈھتا ہے بلکہ برعکس اس کے دشوار شغلوں اور مسیح کی خاطر سخت محنتوں کی برداشت کرنے کو دوست رکھتا ہے ✢

(۴) پس جب روحانی تسلّی تجھکو خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے تب اوسے شکرگذاری کے ساتھ قبول کر لیکن یہہ سمجھ کہ تیری لیاقت نہیں ہے بلکہ خدا کی بخشش ہے ✢

تو نہ پھول اور نہ از حد خوشی کر اور نہ بیہودگی سے دلیر ہو بلکہ اوس بخشش کے سبب سے زیادہ فروتن ہو اور اپنے سب کاموں میں بھی زیادہ خبردار اور خوف زدہ ہو اسواسطے کہ وہ گھڑی گذر جائے گی اور بعد اوسکے آزمایش آویگی ✢

جب تسلّی تجھہ سے دُور کی جاوے تب فوراً نا امید مت ہو بلکہ فروتنی اور صبر کے ساتھہ آسمانی نزول کا منتظر رہ کیونکہ خدا ایسا قادر ہے کہ تجھے بہت زیادہ تسلّی پھیر دیوے ✤

یہہ اون کے لئے جو خدا کی راہ میں تجربہ کار ہیں کوئی نئی یا عجیب بات نہیں ہے کیونکہ بڑے مقدّسوں اور قدیم نبیّوں کو اس طرح کی تبدیلات کا تجربہ ہوا ✤

(۵) اس سبب سے ایک نے جب خدا کا فضل اوس کے پاس ہو جو تھا کہا کہ میں نے اپنے چین کے وقت کہا مجھکو کبھی جنبش نہ ہو گی ✤

زبور ۳۰: ۶

لیکن جب فضل اوسکی طرف سے غیر حاضر ہوا تب جو تجربہ اوس میں واقع ہوا اوس پر یہہ اضافہ کر کے کہا کہ تو نے اپنا مُنھہ چھپایا اور میں گھبرایا ✤

زبور ۳۰: ۷

تا ہم ان حالتوں میں وہ کسی صورت سے نا امید نہیں ہوا بلکہ زیادہ استقلال کے ساتھہ اوس نے خدا سے

دعا مانگ کر کہا کہ میں تیرے آگے چلاؤں گا اور اپنے خدا سے فضل مانگوں گا + زبور ۳۰: ۸

آخر کو اوس نے اپنی دعا کا پھل پایا اور اس پر گواہی دی کہ میری سُنی گئی اور کہا کہ خداوند نے سُنا اور مجھ پر فضل کیا خداوند میرا مددگار ہوا + زبور ۳۰: ۱۰

لیکن کس طرح سے یہہ ہوا۔ اوس نے کہا کہ تو نے میرے واسطے میرے ماتم کو ناچنے سے بدل دیا اور میری کمر میں خوشی کا پٹکا باندھا + زبور ۳۰: ۱۱

جبکہ بڑے مقدسوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک ہوا اس لئے اگر ہم لوگ جو کمزور اور غریب ہیں کبھی کبھی سرگرم اور کبھی کبھی سُست ہوئیں تو ہمکو نا امید ہونا لازم نہیں ہے کیونکہ روح القدس اپنی مرضی کی خوشنودی کے موافق آتی اور جاتی ہے +

اِس سبب سے مبارک ایّوب نے کہا کہ تو صبح کو اوسکی ایوب ۷: ۱۸

Freude
begraben
zugangt
Gulfen
Selbst mein
Schön
Freude
gebunden
so ungangt
voll
Hoffn
voll Kraft
Hoffgabe
morgen
Job

خبر لیتا ہے اور ہر دم اوسے آزماتا ہے +

(۶) پس سوا خدا کی بڑی رحمت ہی اور آسمانی فضل کی امید ہی کے اور کس بات سے میں امید رکھہ سکوں یا مجھکو اور کس بات پر اعتقاد رکھنا لازم ہے +

کیونکہ خواہ نیک آدمی خواہ دیندار بھائی یا وفادار دوست خواہ پاک کتابیں یا خوش بیان رسالے یا شیریں زبور اور گیت میرے پاس موجود ہوئیں تو بھی یے سب اوسوقت کم فائدہ اور کم خوشی بخشتے ہیں جس وقت فضل مجھہ سے دور ہوتا ہے اور میں اپنی محتاجی میں چھوڑا جاتا ہوں + ایسے وقت میں بجز صبر اور خدا کی مرضی کے مطابق اپنی خواہش مارنے کے اور کوئی بہتر علاج نہیں ہے +

(۷) میں نے کسی کو ایسا دیندار اور زاہد نہیں پایا کہ اوسکی طرف سے کبھی کبھی فضل برطرف نہیں ہوا یا اوسکو اپنی سرگرمی کی کمی معلوم نہیں ہوئی +

کوئی مقدس ایسے عالی طور سے وجد آور اور نورانی نہیں
ہوا جو پہلے یا پیچھے آزمایش میں نہیں پڑا +

کیونکہ وہ خدا کے بڑے غور کے لایق نہیں ہے جو خدا
کی خاطر آزمایش میں تجربہ کار نہیں ہوا +

کیونکہ آزمایش کا آگے چلنا تسلّی کے پیچھے آنے کا
نشان ہوا کرتا ہے +

کیونکہ اون کو جو آزمایشوں سے پرکھے جاتے ہیں
آسمانی تسلّی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ خداوند فرماتا ہے میں
اوسکو جو غالب ہوتا ہے زندگی کے درخت سے پھل کھانے
دوں گا +

مکاشفات ۲: ۷

(۸) لیکن الٰہی تسلّی دیجاتی ہے تاکہ انسان مصیبتوں کے
برداشت کرنے کے واسطے زیادہ مضبوط ہوئے +

آزمایش بھی پیچھے آتی ہے تاکہ وہ کسی بھلائی کے
سبب سے مغرور نہ ہوئے +

شیطان نہیں سوتا ہے اور جسم اب تک مردہ نہیں ہے
اس لئے لڑائی کے واسطے کمر باندھنے سے باز نہ رہ کیونکہ
دہنے اور بائیں ہاتھ پر ایسے دشمن ہیں جو کبھی آرام نہیں
کرتے ہیں +

دسویں فصل (۱۰)

خدا کے فضل کے لئے احسان مندی

(۱) کیوں تو آرام ڈھونڈھتا ہے جبکہ تو محنت کے
واسطے پیدا ہوا ہے +
نہ تسلیوں کے لئے بلکہ خاصکر صبر کے لئے اور
نہ خوشی کے لئے بلکہ خاص کر صلیب اوٹھانے کے لئے
اپنے کو مستعد کر +

دُنیا داروں میں بھی کون ایسا ہے جو شوق سے
روحانی خوشی اور تسلی قبول نہ کرتا بشرطیکہ اوسے ہمیشہ پاسکتا

کیونکہ روحانی تسلّیاں دنیا کی سب خورسیوں اور جسم کی سب عشرتوں سے سبقت لیجاتی ہیں +

کیونکہ دنیا کی سب خورسیاں بیہودہ یا ذلون ہیں لیکن فقط روحانی تسلّیاں پسندیدہ اور معتبر ہیں اسواسطے کہ وے نیکیوں سے پیدا ہوئی ہیں اور خدا کی طرف سے پاک دلوں کے اندر ڈالی جاتی ہیں +

لیکن کوئی اپنی خواہش کے موافق ان الہی تسلّیوں سے ہمیشہ محظوظ نہیں ہوسکتا کیونکہ آزمایش کا وقت بہت عرصہ تک دور نہیں رہتا ہے +

(۲) لیکن دلکی جھوٹھی آزادگی اور اپنے پر بڑا بھروسا رکھنا آسمانی نزولوں کے بہت خلاف ہے +

خدا تسلّی کے فضل بخشنے میں اچّھا کرتا ہے لیکن انسان خدا کی طرف فوراً شکرگذاری کے ساتھ سب کچھ محسوب کرنے میں بُرا کرتا ہے +

اور اس لیئے فضل کی بخششیں ہم میں جاری نہیں رہ سکتی ہیں کہ ہم بخشش کرنے والے کے شکرگذار نہیں ہیں اور اونھیں بالکل آغاز کے چشمہ کی طرف نہیں پھیرتے ہیں +

کیونکہ فضل اوسکو جو واجبی طور پر شکرگذار رہے ہمیشہ دیا جاتا ہے اور مغرور کی طرف سے وہ جو فروتن کو عطا ہوا کرتا ہے لے لیا جائیگا +

(۳) میں اوس تسلّی کو جو میری طرف سے پشیمانی لے جاتی ہے نہیں چاہتا ہوں اور میں اوس غور کی طرف جس سے غرور پیدا ہوتا ہے راغب نہیں ہوتا ہوں +

کیوں کہ نہ ہر ایک چیز جو عالی ہی مقدس ہے اور نہ ہر ایک چیز جو شیریں ہے اچھّی ہے اور نہ ہر ایک خواہش پاک ہے اور نہ ہر ایک چیز جو ہمکو عزیز ہے خدا کو پسندیدہ ہے +

میں خوشی سے اوس فضل کو قبول کرتا ہوں جس کے وسیلہ سے میں زیادہ فروتن اور ترسناک پایا جاؤں اور

خودغرضی کے چھوڑنے کے واسطے زیادہ مستعد ہو جاؤں +

جس نے فضل کی بخشش سے تعلیم حاصل کی ہے اور اوس کے چھین لئے جانے کی مار سے تنبیہہ پائی ہے سو اپنی طرف کسی بھلائی کو محسوب کرنے کی جرات نہ کرے گا بلکہ برعکس اس کے اپنے کو غریب اور سب خوبیوں سے خالی مان لے گا +

جو خدا کی چیزیں ہیں سو خدا کو دے اور جو تیری ہیں سو اپنی طرف محسوب کر یعنے خدا کے فضل کے واسطے خدا کو شکرگذاری نذر کر اور یہہ سمجھ کہ اپنی طرف گناہ اور گناہ کے لایق سزا محسوب کرنا واجب ہے +

(۴) ہمیشہ سب سے نیچی جگہہ بیٹھ تو تجھے سب سے اونچی دیجائیگی کیونکہ اونچی بغیر نیچی کے قایم نہیں رہتی ہے +

جو خدا کے نزدیک سب سے بڑے مقدس ہیں سو اپنے نزدیک سب سے چھوٹے ہیں اور جسقدر روے زیادہ

متی ۲۱:۲۲

لوقا ۱۰:۱۴

جلیل ہیں اوسقدر وے اپنے میں زیادہ فروتن ہیں +

جو سچّائی اور آسمانی جلال سے معمور ہیں سو بیہودہ جلال

کی خواہش نہیں رکھتے ہیں +

جو خدا میں قایم اور مستحکم ہوئے ہیں سو کسی صورت سے

مغرور نہیں ہو سکتے ہیں +

اور جو خدا کی طرف کُل بھلائی کو جو جو اُنھوں نے

پائی ہے محسوب کرتے ہیں سو آپس میں ایک دوسرے کی

عزت نہیں چاہتے ہیں بلکہ وہ عزت جو اکیلے خدا سے ہے

ڈھونڈھتے ہیں اور یہہ سب سے زیادہ چاہتے ہیں کہ

خدا خود اپنے میں اور اپنے سب مقدّسوں میں ممدوح ہووے

اور وے ہمیشہ اسی کے لئے کوشش کرتے ہیں +

یوحنا ۵:۴۴

(۵) پس سب سے چھوٹی بخشش کے لئے احسان مند ہو

تو تو اور بڑی بخششوں کے پانے کے لایق ہوگا +

تیرے نزدیک سب سے چھوٹی بخشش سب سے بڑی کے

برابر ہوے بلکہ سب سے حقیر بخشش عالی قدر معلوم ہوئے +
اگر تو بخشنے والے کی قدر پر لحاظ کرے تو تجھے کوئی بخشش
چھوٹی یا بہت ہی حقیر معلوم نہیں ہوگی کیونکہ جو خدا تعالے
کی طرف سے عطا ہوتا ہے سو چھوٹا نہیں ہے +
اگر اوسکی طرف سے سزا اور مار بھی عطا ہوئے تو
اس کے لئے احسان مند ہونا چاہیئے کیونکہ جو کچھہ وہ ہمپر
آنے دیتا ہے سو وہ ہمیشہ ہماری سلامتی کے لئے کرتا ہے +
جو خدا کے فضل کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے اوسکو
بخشے ہوئے فضل کے لئے احسان مند ہونا اور چھین لئے
ہوئے فضل کے لئے صابر ہونا واجب ہے ۔ چاہیئے کہ
وہ اوس کے لوٹنے کے لئے دعا مانگے ۔ چاہیئے کہ وہ
اوسے نہ گنوانے کے لئے خبردار اور فروتن ہوئے +

گیارہویں فصل

(۷۱۰)

یسوع کی صلیب کے محبّوں کا کم شمار

(۱) یسوع اب اپنی آسمانی بادشاہت کے بہت محبّوں کو لیکن اپنی صلیب کے تھوڑے اوٹھانے والوں کو پاتا ہے ✢ وہ تسلّی کے بہت لیکن تکلیف کے تھوڑے آرزومند پاتا ہے ✢

اوسکی ہینر کے ساتھی بہت لیکن اوسکی پرہیزگاری کے ساتھی اوسے تھوڑے ملتے ہیں ✢

سب اوس کے ساتھ خوشی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن تھوڑے اوسکی خاطر کچھ برداشت کرنا چاہتے ہیں ✢

بہت یسوع کی پیروی روٹی کے توڑنے تک لیکن تھوڑے اوسکی اذیت کے پیالہ پینے تک کرتے ہیں ✢

بہت اوس کے معجزوں کو عزیز جانتے ہیں لیکن

تھوڑے اوسکی صلیب کی پیروی کرتے ہیں +

بہت یسوع سے محبت رکھتے ہیں تاوقتیکہ اونپر کوئی مصیبت نہ پڑے +

بہت اوسوقت تک اوسکی تعریف کرتے اور اوسے مبارک کہتے ہیں جب تک کہ اوس سے کچھہ تسلّی پاتے ہیں +

لیکن اگر یسوع اپنے کو پوشیدہ کرے اور اونھیں تھوڑے عرصہ تک چھوڑ دیوے تو وے خواہ شکایت کرنے میں خواہ بیحد رنجش میں پڑتے ہیں +

(۲) لیکن جو یسوع کو یسوع ہی کی خاطر نہ کہ اپنی کسی خاص تسلّی کی خاطر پیار کرتے ہیں سو جس طرح سب سے بڑی تسلّی میں اوسیطرح سب ایذا و دلتنگی میں بھی اوسکو مبارک کہتے ہیں +

اگر وہ اون کو کبھی تسلّی بھی دینا نہ چاہتا تو بھی وے ہمیشہ اوسکی تعریف کرتے اور ہمیشہ اوسے مبارک کہا چاہتے +

(۳) واہ یسوع کی وہ خالص محبت جسمیں خود غرضی یا اپنے سے محبت رکھنے کی کچھہ امیزش نہیں ہے کیسی غالب ہے +

کیا وے سب جو ہمیشہ تسلّیوں ہی کو چاہتے ہیں مزدوری طلب کہے جانے کے لایق نہیں ہیں +

وے جو ہمیشہ اپنے فائدہ یا نفع پر خیال کرتے ہیں کیا مسیح کی بہ نسبت اپنے زیادہ مُحب ثابت نہیں ہوتے ہیں +

کہاں کوئی ایسا ملیگا جو خدا کی خدمت مفت کیا چاہتا ہے +

(۴) ایسا روحانی شخص جو سب چیزوں سے خالی ہو بہت کم ملیگا +

کیونکہ جو حقیقتاً دل کا غریب ہے اور تمام مخلوق سے خالی ہے اوسکو کون پاوے گا۔ اوسکی قیمت لعلوں سے بہت زیادہ ہے +

امثال ۳۱ : ۱۰

اگر آدمی اپنا سارا مال دیوے تو بھی اب تک کچھہ

Eigenliebe mein Herz Mietlinge Gewinn Gratis Arm im Geist Rubin Gabe Gut

نہیں ہے +

اور اگر وہ بہت توبہ کیا کرے توبھی ابتک کم ہے +
اور اگر وہ تمام علم حاصل کرلے توبھی وہ ابتک دور ہے +
اور اگر وہ بڑی نیکی اور دل سوزانہ دینداری حاصل کرے توبھی ابتک اوسکو بہت کمی ہے خصوصاً اوس ایک چیز کی جسکی اوسے نہایت ضرورت ہے +

وہ کیا ہے ۔ وہ یہہ ہے کہ سب کچھہ چھوڑکے اپنے کو بھی چھوڑدیوے اور بالکل اپنے سے علیحدہ ہو جاوے اور اپنی محبت کرنے میں سے کچھہ اپنے پاس نہ رکھے +

اور جب وہ سب کچھہ جو کرتا ہے کرچکا تب بھی سمجھے کہ میں نے کچھہ نہیں کیا ہے +

(۵) چاہیئے کہ وہ اوس چیز کو جو بڑی سمجھی جاسکتی ہے بیش قدر نہ جانے بلکہ اپنے کو حقیقت میں نکما بندہ ٹھہراوے جیسا کہ خود حق نے کہا ہے کہ جب سب کچھہ جو تمہارے لیے

لوقا ۱۷: ۱۰

فرمایا گیا کر چکے تو کہو کہ ہم نکمّے بندے ہیں +

تب وہ حقیقتاً دل کا غریب اور سب چیزوں سے خالی ہو سکتا اور نبی کے ساتھ یہہ کہہ سکتا کہ میں اکیلا اور دُکھہ میں ہوں + (زبور ۱۶:۲۵)

تاہم اوس آدمی سے کوئی زیادہ دولتمند نہیں کوئی زیادہ طاقتور نہیں کوئی زیادہ آزاد نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے کو اور سب چیزوں کو چھوڑنا اور اپنے کو سب سے نیچی جگہہ میں بٹھانا جانتا ہے +

بارہویں فصل

مقدّس صلیب کی شاہراہ

(۱) بہت آدمیوں کو یہہ کلام سخت معلوم ہوتا ہے کہ اپنا انکار کر اور اپنی صلیب اوٹھا کر میری پیروی کر + (متی ۱۶:۲۴) لیکن اس آخری بات کا سننا بہت زیادہ سخت ہوگا

متی ۲۵: ۴۱

کہ اے ملعونو میرے سامنے سے ہمیشہ کی آگ میں جاؤ +
کیونکہ جو اسوقت خوشی سے صلیب کی بات کو سنتے اور
اوسکی پیروی کرتے ہیں سو اوسوقت ابدی سزا کے حکم
سننے سے نہیں ڈریں گے +

جب خداوند عدل کرنے کے لئے آوے گا تب
صلیب کا نشان آسمان میں دکھلائی دے گا +

اوسوقت صلیب کے وے سب بندے جنھوں نے
زندگی میں اپنے کو مسیحِ مصلوب کے ہمشکل بنایا مسیحِ منصف
کے حضور بڑے بھروسے کے ساتھ حاضر ہونگے +

(۲) پس تو اوس صلیب کو جسکے ذریعہ سے تو بادشاہت
میں پہونچے گا اوٹھانے سے کیوں ڈرتا ہے +

صلیب میں نجات صلیب میں زندگی صلیب میں
دشمنوں سے حمایت صلیب میں آسمانی شیرینی کا اندر
ڈھالنا صلیب میں دل کی طاقت صلیب میں روح کی

خوشی صلیب میں نیکی کی سربلندی صلیب میں پاکیزگی کا
کمال ہے +
سوائے صلیب اور کہیں جانکی نجات یا ابدی زندگی
کی امید نہیں ہے اس لیئے اپنی صلیب اوٹھاکے یسوع
کے پیچھے ہولے تو تو ابدی زندگی میں داخل ہوگا +
وہ اپنی صلیب اوٹھاکے تیرے آگے بڑھا اور
صلیب پر تیرے لیئے مرا تاکہ تو بھی اپنی صلیب اوٹھاوے
اور صلیب پر مرنا چاہے +
کیونکہ اگر تو اوس کے ساتھ موا ہو تو تو اوس کے
ساتھ جیئے گا بھی اور اگر تو اوس کی سزا کا ساتھی ہو تو
تو اوس کے جلال کا بھی شریک ہوگا +

رومیون ۶:۸

(۳) دیکھہ صلیب میں کل موجود ہے اور اوس پر
مرنے میں کل شامل ہے کیونکہ زندگی اور حقیقی باطنی
سلامتی کے لیئے مقدس صلیب اور روزانہ نفس کشی کے سوا

Nollkg. 5 Heiligkeit
Völkeg. 28. Oct. 1951. (Mutters Geburtstag)
5. Fragen
Ausgeschloss
Gutterham
leben Leiden Gewinn lieg
Grundst 1. Am Sterben ist alles gelegen
Friede
Abhang

اور کوئی دوسری راہ نہیں ہے ✣

جہاں تو چاہے جا جو کچھ تو چاہے ڈھونڈھ تو بھی تو مقدّس صلیب کی راہ کے سوا اوپر زیادہ عالی راہ اور نیچے زیادہ بخیطر راہ نہ پاوے گا ✣

سب کچھ اپنی مرضی اور سمجھہ کے موافق مرتّب اور مقرر کر تو بھی تو ہمیشہ یہہ دیکھے گا کہ تجھے خواہ اپنی مرضی کے موافق خواہ اپنی مرضی کے خلاف کچھہ نہ کچھہ برداشت کرنا پڑے گا اور اسطرح تو ہمیشہ صلیب پاوے گا ✣

کیونکہ یا تو اپنے بدن میں درد سہے گا یا اپنی جان میں تکلیف اوٹھاوے گا ✣

(۴) کبھی کبھی خدا تجھے چھوڑ دے گا اور کبھی کبھی تیرا پروسی تجھے تکلیف پہونچاوے گا اور اس سے زیادہ یہہ ہے کہ تو اکثر اپنے لئے آپ بوجھہ ہو جائیگا ✣

تاہم تو کسی علاج یا تسلّی کے ذریعہ سے رہائی یا آرام

نہیں پا سکتا ہے لیکن جب تک خدا چاہے گا تب تک تجھے برداشت کرنا پڑے گا ✣

کیونکہ خدا یہہ چاہتا ہے کہ تو بغیر تسلّی کے تکلیف برداشت کرنا سیکھے اور یہہ کہ تو بالکل اپنے کو اوس کے تابع کرے اور تکلیف کے ذریعے سے زیادہ فروتن ہو جاوے ✣

جسکو مسیح کے موافق دُکھہ اوٹھانا پڑا ہے اوسکی مانند اور کسی کو مسیح کے دُکھہ کا دلی تجربہ نہیں ہوتا ہے ✣

پس صلیب ہمیشہ تیار ہے اور ہر کہیں تیری منتظر رہتی ہے ✣ جہاں کہیں تو بھاگ جاوے پر تو اوس سے نہیں بچ سکتا کیونکہ جہاں کہیں تو جاتا ہے تو اپنے کو اپنے ساتھہ لئے جاتا ہے اور ہمیشہ تو خود اپنے کو پاوے گا ✣

خواہ تو اپنے کو اوپر خواہ نیچے کی طرف پھیرے خواہ باہر خواہ بھیتر کی طرف پھیرے لیکن تو ہر جگہہ صلیب کو

پاوے گا اور تجھے لازم ہے کہ ہر کہیں صبر پر قایم رہے
بشرطیکہ تو باطنی سلامتی پانا اور ابدی تاج پہننا چاہے +
(۵) اگر تو خوشی سے صلیب کو اوٹھاوے تو وہ تجھے بھی
اوٹھاویگی اور مرغوب انتہا تک یعنی جہاں دکھ اوٹھانے
کی انتہا ہے اگرچہ وہ یہاں نہیں ہے تجھے پہونچائیگی +
اگر تو ناخوشی سے اوسے اوٹھاوے تو تو اوسے
اپنے لئے بوجھ بناوے گا اور اپنے کو بہت ہی
دباوے گا اور تو بھی تجھے اوسکا اوٹھانا ضرور ہوگا +
اگر تو ایک صلیب کو پھینکے تو تو بلاشبہ دوسری
بلکہ شاید اوس سے زیادہ بھاری کو پاوے گا +
کیا تو یہہ سمجھتا ہے کہ جس سے کوئی مرنے والا نہیں
چھوٹ سکتا اوس سے میں بچ جاؤں گا مقدسوں میں سے
کون دنیا میں بغیر صلیب اور مصیبت کے رہا +
کیونکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح بھی جب تک زندہ تھا

ایک گھڑی بغیر اپنی اذیت کے درد کے نہ رہا۔ اوسی نے کہا

که کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہہ دُکھہ اوٹھاوے اور اپنے جلال میں داخل ہو۔ اور کیونکر تو اس شاہراہ کے سوا جو مقدس صلیب کی راہ ہے اور کسی راہ کو ڈھونڈھتا ہے ✣

لوقا ۲۴:۲۶

(۷) مسیح کی تمام زندگی تو صلیب و شہادت ہی تھی اور کیا تو اپنے لئے آرام و خوشی ڈھونڈھتا ہے ✣

تو دُھوکھا کھاتا ہے تو دھوکھا کھاتا ہے اگر تو سوا مصیبتوں کی برداشت کرنے کے اور کچھہ ڈھونڈھتا ہے کیونکہ یہہ تمام فانی زندگی تکلیفوں سے بھری ہوئی اور چاروں طرف صلیبوں سے نشان کی ہوئی ہی ✣

اور جسقدر زیادہ عالی درجہ تک روح میں کسی نے ترقی کی ہے اوسی قدر زیادہ بھاری صلیبیں اکثر اوسے ملتی جاتی ہیں کیونکہ اوسکی جلاوطنی کا غم اوسکی اوس محبّت کے ساتھہ جو خدا سے رکھتا ہے بڑھتا جاتا ہی ✣

(۸) مگر تاہم یہہ آدمی اگرچہ ایسی طرح طرح کی تکلیف پاتا ہے
توبھی تسلّی کی تازگی کے بغیر نہیں ہے کیونکہ وہ یہہ دیکھتا ہے
کہ مجھکو اپنی صلیب کے اوٹھانے سے بہت ہی پھل ملتا ہی +
کیونکہ جب تک وہ خوشی سے اپنے کو اوس کے
نیچے رکھتا ہے تب تک تکلیف کا تمام بوجھ الہی تسلّی کے
بھروسے سے بدلا رہتا ہے +

اور جتنا زیادہ جسم مصیبت کے سبب سے تحلیل
ہوتا جاتا ہے اوتنا ہی زیادہ روح باطنی فضل کے ذریعہ
سے طاقتور ہوتی جاتی ہے +

اور کبھی کبھی مسیح کی صلیب کے ہمشکل ہونے کی محبت
کے سبب سے وہ تکلیف و مصیبت کی آرزو سے ایسی تسلّی
پاتا ہے کہ وہ غم اور تکلیف کے بغیر رہنا نہیں چاہتا
کیونکہ وہ یقیناً یہہ جانتا ہے کہ جسقدر زیادہ اور بھاری
تکلیفات خدا کی خاطر برداشت کرے گا اوسیقدر وہ

خدا کا زیادہ مقبول ہوگا ⁜

یہہ نہ انسان کی طاقت بلکہ مسیح کا فضل ہے جو کمزور جسم میں اتنا کرسکتا اور بجا لاتا ہے کہ جس سے وہ طبیعتاً ہمیشہ ڈرتا اور بھاگتا ہے اوسے روح کی سرگرمی کے سبب سے قبول کرلیتا اور عزیز رکھتا ہے ⁜

(۹) صلیب کو اوٹھانا صلیب کو پیار کرنا جسم کو تنبیہہ دینا اور تابع کرنا عزتوں سے بھاگنا خوشی سے گستاخیوں کی برداشت کرنا خود اپنے کو حقیر سمجھنا اور حقیر سمجھے جانے کی خواہش رکھنا سب طرح کی مصیبتوں کو نقصانوں کے ساتھہ اوٹھانا اور اس دنیا میں کچھہ اقبالمندی نہ چاہنا انسان کی طبیعت کے موافق نہیں ہے ⁜

اگر تو اپنے ہی کو دیکھے تو تو اس طرح کا کوئی کام اپنے سے نہیں کرسکیگا ⁜

لیکن اگر تو خداوند پر بھروسا رکھے تو تجھکو آسمان کی

طرف سے طاقت عطا ہوگی اور دنیا اور جسم تیرے اختیار
کے تابع ہو جاوینگے +

پھر تو اپنے دشمن ابلیس سے بھی نہ ڈرے گا بشرطیکہ
تو فضل کے ہتھیاروں سے مسلح اور مسیح کی صلیب سے
نشانمند ہوا ہو +

(۱۰) پس اپنے خداوند کی صلیب کو جو محبت کے سبب سے
تیرے لئے مصلوب ہوا مردانہ طور پر اوٹھانے کے لئے
اپنے تئیں مسیح کے اچھے اور ایمان دار خادم کی طرح
مستعد رکھہ +

اس تکلیف زدہ زندگی میں بہت مصیبتوں اور
طرح طرح کی قباحتوں کی برداشت کرنے کے لئے اپنے کو
تیار کر کیونکہ جہاں کہیں تو ہو گا تیرے ساتھہ یہی دقتیں
ہونگی اور جہاں کہیں تو اپنے کو چھپاوے گا وہاں بھی
حقیقت میں تو ایسا ہی پاوے گا +

ایسا ہی ہونا مناسب ہے اور برائیوں کی تکلیف اور
رنجش سے بچنے کے لئے سوا اونکی برداشت کرنے کے
اور کوئی تدبیر نہیں ہے ❖
خداوند کے پیالے کو شوق سے پی بشرطیکہ تو اوسکا
دوست ہونا اور اوسکے ساتھ حصہ پانا چاہتا ہے ❖
تسلّیوں کو خدا کی مرضی پر چھوڑ اونکی بابت جیسا
وہ چاہے ویسا کرے ❖
لیکن تو تکلیفوں کی برداشت کرنے کے لئے اپنے کو
مستعد کر اور اونھیں سب سے بڑی تسلّیاں جان کیونکہ
زمانہ حال کے دکھ درد اس لایق نہیں کہ اوس جلال کو جو
ہمپر ظاہر ہونے والا ہے حاصل کریں گو اون سبھوں کو
بھی اکیلا تو ہی اوٹھا سکے ❖

رومیہ ۸:۱۸

(۱۱) جب تو اس حالت تک پہونچے کہ تکلیف تجھے شیریں
اور مسیح کی خاطر مزہ دار معلوم ہو تب سمجھ لے کہ تو بخیر ہے

لایق نہیں ہے ✣
مسیح کی خاطر خوشی سے برداشت کرنے کی بہ نسبت خدا کو
کوئی چیز زیادہ مقبول نہیں اور اس دنیا میں تیرے لئے بھی
زیادہ صحت بخش کوئی چیز نہیں ✣
اور اگر چن لینا تیرے اختیار میں ہوتا تو تجھے بہت
تسلّیوں سے تازہ ہونے کی بہ نسبت مسیح کی خاطر مصیبتوں
کی برداشت کرنے کی خواہش رکھنا واجب ہوتا کیونکہ تو
اسی طرح مسیح کا زیادہ ہمشکل اور سب مقدّسوں سے زیادہ
موافق ہو جاتا ✣
کیونکہ ہماری لیاقت اور ہماری روحانی حالت کی
ترقی نہ بہت شیرینیوں اور تسلّیوں میں بلکہ خصوصاً بڑی
مصیبتوں اور تکلیفوں کی برداشت کرنے میں شامل ہے ✣
(۱۵) حقیقت میں اگر برداشت کرنے کی بہ نسبت کوئی
چیز بہتر اور آدمیوں کی نجات کے لئے زیادہ مفید ہوتی تو

بلاشبہہ مسیح اُسے اپنے قول و فعل سے ظاہر کرتا +
کیونکہ اُن شاگردوں کو جو اُس کے پیرو تھے اور
اُن سبھوں کو بھی جو اُس کے پیرو ہوا چاہتے ہیں
وہ صلیب اُٹھانے کے لئے صاف صاف نصیحت کر کے
کہتا ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ میرے پیچھے آوے تو
اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اوٹھا کے میری
پیروی کرے +

لوقا ۹:۲۳

پس جب ہم نے سب بخوبی پڑھا اور دریافت کیا
تو چاہئے کہ آخری نتیجہ یہہ نکلے کہ ضرور ہے کہ ہم بہت
مصیبتیں سہکے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوں +

اعمال ۱۴:۲۲

تیسرا باب

باطنی تسلّی

پہلی فصل

مسیح کا ایماندار روح سے باطنی طور پر بولنا

زبور ۸۵-۸

(۱) میں سنونگا کہ خداوند خدا مجھ میں کیا کہتا ہے ✣

مبارک ہے وہ روح جو اپنے میں خداوند کو بولتے ہوئے سُنتی ہے اور اُسی کے مُنہ سے تسلّی کا کلام حاصل کرتی ہے ✣ مبارک ہیں وے کان جو خدا کی آواز کی نبضوں کو پہچانتے ہیں اور اِس جہان کی آواز کی طرف مطلق متوجہ نہیں ہیں ✣ درحقیقت مبارک ہیں وے کان جو نہ اُس آواز پر جو باہر سے سُنائی دیتی ہے بلکہ اُس سچّائی پر جو باطن میں

تعلیم دیتی ہے متوجہ ہوتے ہیں ✣

مبارک ہیں وے آنکھیں جو ظاہری چیزوں کی طرف سے بند ہیں لیکن باطنی چیزوں کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے ہیں ✣

مبارک ہیں وے جو باطنی چیزوں میں ڈوبتے ہیں اور آسمانی رازوں کے حاصل کرنے کے واسطے روزمرّہ کی ریاضتوں کے ذریعہ سے اپنے کو تیار کرنے کی کوشش زیادہ پھر اور زیادہ کرتے ہیں ✣

مبارک ہیں وے جو خدا کے واسطے فرصت ملنے سے خوش ہیں اور دنیا کی ہر ایک رکاوٹ کو اپنے سے جھٹک دیتے ہیں ✣

اے میری روح ان باتوں پر غور کر اور اپنی نفسانی خواہشوں کے دروازوں کو بند کر تاکہ اُسے سُن سکے جو خداوند تیرا خدا تجھہ میں کہتا ہے ✣

زبور ۸۵-۸

Augen
schließen
Herz erkennen
Geheimnisse
täglich
Übungen
immer mehr
für Gott
Welt
verschließen
Seele
vernehmen
schließt

(۲) تیرا محبوب یہہ کہتا ہے کہ تیری نجات اور تیری اطمینان اور تیری زندگی میں ہوں اپنے کو میرے ساتھہ رکھہ تو تو اطمینان پاویگا ✤

سب فانی چیزوں کو چھوڑ اور دایمی چیزوں کو ڈھونڈھہ ✤ سب چند روزہ چیزیں سوا پھندوں کے اور کیا ہیں اور اگر تیرا خالق تجھے چھوڑ دے تو تمام مخلوقات سے تجھے کیا فایدہ ✤

پس اور سب چیزوں کو ترک کرکے اپنے کو خالق کے نزدیک پسندیدہ اور ایماندار کر دے تاکہ تو حقیقی خوشحالی کو حاصل کر سکے ✤

دوسری فصل

اسکی بابت کہ سچائی باطن میں بغیر لفظوں کی آواز کے بولتی ہے

(۱) اے خداوند فرما کیونکہ تیرا بندہ سنتا ہے ✤ میں تیرا بندہ ہوں مجھکو فہم دے تاکہ میں تیری شہادتوں کو

اسموئیل ۳-۹
زبور ۱۱۹ - ۱۲۵

پہچانوں ✣

زبور ۱۱۹-۳۶ میرے دل کو اپنی شہادتوں کی طرف مایل کر۔ تیری

استثنا ۳۲-۲ باتیں اوس کے مانند ٹپکیں ✣

بنی اسرائیل نے زمانہ گذشتہ میں موسیٰ سے کہا کہ تو ہی

خروج ۲۰-۱۹ ہم سے بول اور ہم سنیں۔ لیکن خدا ہم سے نہ بولے کہیں ہم

مر نہ جاویں ✣

سو میں ویسی منت نہیں اے خداوند ویسی منت نہیں

کرتا ہوں بلکہ برعکس اس کے سموئیل نبی کے ہم آواز ہو کر عاجزی

اسموئیل ۳-۹ اور اشتیاق سے یہہ التماس کرتا ہوں کہ اے خداوند

فرما کیونکہ تیرا بندہ سنتا ہے ✣

نہ موسیٰ مجھہ سے بولے نہ نبیوں میں سے کوئی بلکہ

برعکس اسکے تو اے خداوند خدا جو سب نبیوں کو الہام

دینے والا اور نور بخشنے والا ہے مجھہ سے بول کیونکہ تو اُنکے

بغیر اکیلا ن مجھے پورے طور سے آسودہ کر سکتا ہے لیکن وے

بغیر تیرے کچھ فایدہ نہیں پہونچا سکتے ✣

(۲) وے لفظوں کو البتہ سنا سکتے ہیں لیکن روح نہیں بخشتے ✣

وے خوبصورتی سے بولتے ہیں لیکن تیرے چپ
رہتے ہی دل کو سرگرم نہیں کرتے ✣

وے خطوں کو پیش کرتے ہیں لیکن تو مطلب کو
کھول دیتا ہے ✣

وے رازوں کو سامنے لاتے ہیں لیکن تو سربستہ
معنی کی مہر کو توڑتا ہے ✣

وے حکموں کو مشتہر کرتے ہیں لیکن تو پورا کرنے کی
توفیق دیتا ہے ✣

وے راہ دکھلاتے ہیں لیکن تو چلنے کی طاقت دیتا
ہے ✣

وے فقط باہر کارروائی کرتے ہیں لیکن تو دل کو معمور
اور منور کرتا ہے ✣

وے سینچتے ہیں لیکن تو پیداواری بخشتا ہے ٭

وے لفظوں کے ذریعہ سے بول اُٹھتے ہیں لیکن تو سماعت کو فہم عنایت کرتا ہے ٭

(۳) پس ہوسیٰ مجھ سے نہ بولے لیکن تو اے خداوند میرے خدا جو ابدی سچائی ہے مجھ سے بول کہیں ایسا نہ ہو کہ میں مروں اور بے پھل پایا جاؤں جبکہ میں فقط باہر سے نصیحت پاؤں اور بھیتر سرگرم نہ کیا جاؤں ٭

اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جو بات سُنی گئی ہو پر نہ مانی گئی ہو اور جو سمجھی گئی ہو پر نہ عزیز رکھی گئی ہو اور جو یقین کی گئی ہو پر پوری نہ کی گئی ہو میرے عذاب کا باعث ہو ٭

پس اے خداوند فرما کیونکہ تیرا بندہ سُنتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں ٭

اسموئیل ۳-۹
یوحنا ۶-۶۸

میری جان کی کچھ نہ کچھ تسلّی کے لئے اور میری تمام زندگی کی اصلاح کے لئے اور اپنی حمد و بزرگی اور دائمی تعظیم

کے لئے مجھ سے بول ✢

تیسری فصل

اسکی بابت کہ خدا کی باتوں کو عاجزی کے ساتھ سُننا چاہیئے اور بہتیرے اُن کو نہیں تولتے ہیں ✢

(۱) اے میرے بیٹے میری باتوں کو سُن جو نہایت شیریں ہیں اور اس دنیا کے دانشمندوں کے علم سے سبقت لے جاتی ہیں ✢

یوحنا ۶-۶۳

میری باتیں روح اور زندگی ہیں اور انسانی حس سے تولنے کے قابل نہیں ہیں ✢

ان باتوں کو بیہودہ خوشی کے واسطے کھینچ لانا نہیں چاہیئے بلکہ خاموشی کی حالت میں سُننا اور کمال عاجزی اور بڑی محبّت کے ساتھ قبول کرنا لازم ہے ✢

زبور ۹۴-۱۲ ۱۳

(۲) اور میں نے کہا کہ مبارک وہ انسان جسے تو تادیب تا

اور اپنی شریعت میں سے اُسکو سکھلاتا ہے تاکہ تو اُسکو دُکھ کے دن چین بخشے اور وہ زمین پر بے تسلی نرہے ✢

(۳) خداوند کہتا ہے کہ میں ابتدا سے بنیوں کو سکھلاتا رہا اور آجتک بھی سب لوگوں سے بولنا موقوف نہیں کرتا ہوں لیکن بہیترے میری آواز کی نسبت بہرے اور سخت ہیں ✢ اکثر لوگ خدا کی بہ نسبت دنیا کی طرف زیادہ خوشی کے ساتھ کان دیتے ہیں۔ وے خدا کی رضامندی کی بہ نسبت اپنے جسم کی اشتہا کی پیروی زیادہ آسانی کے ساتھ کرتے ہیں ✢

دنیا چند روزہ اور ادنی چیزوں کا وعدہ کرتی ہے تو بھی اُسکی خدمت بڑے شوق کے ساتھ کی جاتی ہے۔ لیکن میں اعلی اور دائمی چیزوں کا وعدہ کرتا ہوں تو بھی آدمیوں کے دل مجہول رہتے ہیں ✢

کون ہے جو اوتنی ہی فکر کے ساتھ سب کاموں میں

میری خدمت اور فرمانبرداری کرتا ہے جتنی فکر کے ساتھ
دنیا اور اُس کے مالکوں کی خدمت کی جاتی ہے ✢

بحر کہتا ہے کہ صیدا اپنا سر نیچے تو کر
اور اگر پوچھے سبب مجھ سے تو سن کس واسطے

تھوڑی آمدنی کے لئے بڑا سفر کیا جاتا ہے۔ ابدی
زندگی کے واسطے بہتیرے لوگ اپنا پاؤں زمین سے
ایکبار بھی بمشکل اُٹھاتے ہیں ✢

حقیر اجر ڈھونڈھا جاتا ہے۔ ایک سکّہ کے واسطے
کبھی کبھی بڑی بےشرمی کے ساتھ عدالت ہوتی ہے بیہودہ
چیز اور جھوٹے وعدہ کے لئے لوگ رات دن تھک جانے
سے نہیں ڈرتے ہیں ✢

(۴) لیکن شرم کی بات ہے۔ کہ غیر متبدل بھلائی کے
لئے بےبہا اجر کے لئے۔ اعلیٰ عزت اور ابدی جلال کے لئے
بہت تھوڑے تھک جانے سے بھی رنجیدہ ہوتے ہیں ✢

پس اے سست وشاکی بندہ اپنا سر نیچے کر کہ جسقدر تو زندگی کے لئے تیار پایا جاتا ہے اُس سے زیادہ وے ہلاکت کے لئے ✣

جسقدر تو سچّائی سے خوش ہوتا ہے اُس سے زیادہ وے بیہودگی سے ✣

وے کبھی کبھی اپنی امید سے مایوس تو ہوتے ہیں لیکن میرا وعدہ نہ کسی کو فریب دیتا ہے اور نہ جو مجھپر بھروسا رکھتا ہے اُسے خالی ہاتھ پھیرتا ہے ✣

جو وعدہ میں نے کیا سو میں دوں گا۔ جو میں نے کہا سو پورا کروں گا بشرطیکہ کوئی آخر تک میری محبّت میں قایم رہے ✣

پس میں تمام نیکوں کا اجر دینے والا اور تمام زاہدوں کا قوی پرکھنے والا ہوں ✣

(۵) میری باتوں کو اپنے دل میں لکھ اور شوق سے

اُن پر غور کیا کر کیونکہ آزمایش کے وقت اُن کی بہت ہی ضرورت ہوگی ÷

جو بات تو پڑھنے کے وقت نہیں سمجھتا ہے اُسے میرے آنے کے وقت جانے گا ÷

میں دو طرح سے یعنے آزمایش کے ساتھہ اور تسلّی کے ساتھہ اپنے برگزیدوں کے پاس آیا کرتا ہوں ÷

اور میں ہر روز دو سبق اُن کو پڑھاتا ہوں۔ ایک اُن کی خطاؤں کی ملامت۔ دوسرا اُن کی نیکیوں کی ترقی کی نصیحت ÷

جو میری باتوں کو جانتا اور اُنھیں ناچیز سمجھتا ہے اُس کے لئے ایک حکم کرنے والا ہے جو اُسے پچھلے دن گنہگار ٹھہراوے گا ÷

یوحنا ۱۲-۴۸

زہد کی نعمت کے مانگنے کی دعا

(۶) اے خداوند میرے خدا تو میری ساری بھلائیاں

ہے۔ اور میں کون ہوں کہ مجھے تجھ سے باتیں کرنے میں خوف نہ ہو۔ میں تیرا سب سے غریب بندہ اور حقیر کیڑا ہوں بلکہ جسقدر کہ مجھے جاننے اور کہنے کی جرأت ہے اُس سے بہت ہی زیادہ غریب اور حقیر ہوں +

تاہم اے خداوند تو یاد رکھہ کہ میں کچھہ نہیں ہوں اور کچھہ نہیں رکھتا اور کچھہ نہیں کرسکتا +

فقط تو ہی نیک اور صادق اور قدّوس ہے اور تو ہی سب کچھہ کرسکتا اور سب کچھہ انجام تک پہونچاتا اور سب کچھہ بھرپور کرتا ہے مگر صرف گنہگار کو خالی ہاتھہ چھوڑ دیتا ہے +

اپنی رحمتوں کو یاد رکھہ اور میرے دل کو اپنے فضل سے مالا مال کرلے تو جو نہیں چاہتا ہے کہ ہم سب تیری دستکاریاں خالی رہیں +

(۷) اگر تو اپنے رحم اور فضل سے مجھے نہ سنبھالے تو پھر کس طرح میں اس مصیبت ناک زندگی میں آخر تک قایم

رہ سکوں ✤

اپنا منہہ مجھہ سے نہ چھپا۔ اپنے آنے میں دیری نہ کر۔ اپنی تسلّی نہ اُٹھا لے تا ایسا نہ ہو کہ تیرے سامنے میری جان خشک زمین کی مانند ہو جاوے ✤

زبور ۶۹-۱۷

اے خداوند مجھے اپنی مرضی پر چلنا سکھلا۔ مجھکو اپنے حضور لیاقت اور عاجزی کے ساتھہ اپنی عمر بسر کرنا سکھلا کیونکہ میری دانائی تو ہے اور تو ہی مجھے سچّے طور پر جانتا ہے اور اس سے پیشتر کہ دنیا تھی اور اس سے پیشتر کہ میں دنیا میں پیدا ہوا تو نے مجھے جانا ✤

زبور ۱۴۳-۶-۱۰

چوتھی فصل (4.)

اسکی بابت کہ خدا کے حضور سچّائی اور عاجزی کے ساتھہ زندگی گذرانا چاہئے

(۱) اے میرے بیٹے میرے حضور سچّائی سے چل اور

اپنی صاف دلی سے مجھے ہمیشہ ڈھونڈھا کر+

جو میرے حضور سچّائی سے چلتا ہے سو بُرے حملوں سے محفوظ رہیگا اور سچّائی اُسکو بہکانے والوں سے اور بدوں کی تہمتوں سے آزاد کریگی+

اگر سچائی تجھے آزاد کرے تو تو حقیقت میں آزاد ہو جائیگا اور لوگوں کی بیہودہ باتوں سے بے پروا رہیگا+

(۲) اے خداوند صحیح ہے جیسا کہ تو کہتا ہے اور میں تیری منت کرتا ہوں کہ ویسا ہی میرا حال ہو اور تیری سچّائی مجھے تعلیم دیوے اور وہی میری نگہبانی کرے اور مجھے اُس انجام تک جہاں سلامتی ہے محفوظ رکھے+

وہی سچّائی مجھے ہر ایک بُری اور بے انداز خواہش سے آزاد کرے تو میں تیرے ساتھ دل کی بہت آزادگی سے چلوں گا+

(۳) سچّائی کہتی ہے کہ میں تجھے وہ باتیں جو راست ہیں

اور میری نگاہ میں پسندیدہ ہیں سکھلاؤنگی ✢

اپنے گناہوں پر ناراضگی اور رنجیدگی کے ساتھ غور کر

اور اپنے کو نیک کاموں کے سبب سے کبھی کچھ نہ سمجھ ✢

درحقیقت تو گنہگار ہے اور بہت سی نفسانی خواہشوں کا

مطیع اور پابند ہے۔ تو بالذاتہ ہمیشہ نیستی کی طرف مایل ہے

کیونکہ تو جلد گر پڑتا ہے اور جلد مغلوب ہوتا ہے اور جلد

پریشان ہوتا ہے اور جلد معدوم ہو جاتا ہے ✢

تیرے پاس کچھ نہیں ہے جس سے فخر کر سکے لیکن

ایسی بہت چیزیں ہیں جن کے سبب سے تجھے اپنے کو

حقیر سمجھنا واجب ہے کیونکہ جسقدر تجھے اپنی کمزوری جاننے

کی لیاقت ہے اُس سے تو بہت زیادہ کمزور ہے ✢

(۴) پس جن کاموں کو تو کرتا ہے اُن میں سے کوئی

تجھے بڑا نہ معلوم ہو ✢

کوئی چیز معظم یا قیمتی و عجیب یا قابلِ توقیر و اعلی

یاستودہ و پسندیدہ تجھے نہ دکھائی دیوے سوا اُس کے جو ابدی ہے ✣

سب چیزوں سے بڑھکر ابدی سچائی تجھے پسند ہو۔ اور تیری نہایت ہی نالائقیاں تجھے ہمیشہ ناپسند ہوویں ✣

سب سے زیادہ اپنی خطاؤں اور اپنے گناہوں سے ڈر اور متنفر ہو اور بھاگ کیونکہ واجب ہے کہ وے سب دنیاوی چیزوں کے نقصان کی بہ نسبت تجھے زیادہ ناپسند ہوویں ✣

بعض لوگ میرے حضور صاف دلی سے نہیں چلتے ہیں بلکہ ایک طرح کے تجسس اور لاف زنی کے شایق ہو کر میرے رازوں کو جاننا اور خدا کی عالی باتوں کو سمجھنا چاہتے ہیں اور اپنی ذات اور نجات سے غافل رہتے ہیں ✣

یہہ لوگ جب میں اُن کا مخالف ہوتا ہوں تب اپنے

تکبر اور تجسس کے سبب سے بڑے گناہوں اور آزمائشوں میں
اکثر پڑتے ہیں +

(۵) خدا کی عدالتوں سے ڈر اور قادر مطلق کے غضب
سے خوف کر۔ لیکن اللہ تعالی کے کاموں پر بحث نہ کیا کر
بلکہ اپنی خطاؤں کی بخوبی تفتیش کر کہ کن کن بڑی باتوں
میں تو قصور وار ہے اور کن کن بھلی باتوں سے غافل رہا +

بعض لوگ اپنا زہد صرف کتابوں میں اور بعض
بتوں میں۔ اور بعض ظاہری نشانوں اور شکلوں میں
دکھلاتے ہیں +

بعض لوگ مجھے زبان پر تو رکھتے ہیں مگر دل میں
بہت کم +

دوسرے لوگ جو اپنی عقل میں منور اور خواہش
میں مصفی ہو کر ابدی چیزوں کے لئے ہمیشہ ترستے ہیں۔
وے زمینی چیزوں کی بابت ناخوشی سے سنتے ہیں اور اپنی

ذاتی ضروریات کی خدمت ناراضگی سے کرتے ہیں۔ وہی
لوگ یہہ سُنتے ہیں کہ سچّائی کی روح اُنھیں کیا کہتی ہے +
کیونکہ وہ اُنھیں یہہ تعلیم دیتی ہے کہ زمینی چیزونکو
حقیر جانیں۔ اور آسمانی چیزوں کو پیار کریں۔ بلکہ دُنیا
سے غافل رہیں اور تمام رات دن آسمان کے آرزومند
رہیں +

پانچویں فصل

الٰہی محبت کی عجیب تاثیر

(۱) میں تجھے مبارک کہتا ہوں اے آسمانی باپ
اے میرے خداوند یسوع مسیح کے باپ اسواسطے کہ تو نے
مجھہ بیچارے کو یاد رکھنا اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھا ہے +
اے رحمتوں کے بانی اور ساری تسلّی کے خدا تیرا
شکر اس لئے کیا جاوے کہ تو مجھکو جو کسی تسلّی کے

۲ قرنتیوں ۱-۳

لایق نہیں ہوں کبھی کبھی اپنی تسلّی سے تازگی بخشتا ہے ✣
میں تجھکو معہ تیرے اکلوتے بیٹے اور روح القدس
تسلّی دینے والے کے ہمیشہ مبارک کہتا ہوں اور ابد الآباد
عظیم الشان ظاہر کرتا ہوں ✣

واہ اے خداوند خدا میرے پاک محب جب تو میرے
دل میں آتا ہے تب وے سب چیزیں جو مجھ میں ہیں شادمان
ہوتی ہیں ✣

تو میرا جلال اور میرے دل کی شادمانی ہے۔

زبور ۵۹-۱۶

تو میری امید اور میری مصیبت کے دن میری پناہ گاہ ہے ✣
(۲) لیکن چونکہ میں ابتک محبّت میں کمزور اور نیکی
میں ناقص ہوں اس لئے مجھے ضرور ہے کہ تجھ سے طاقتور
اور تسلّی پذیر ہوؤں - پس میرے پاس اکثر آیا کر اور اپنی
پاک تنبیہوں سے مجھے تربیت کیا کر ✣
مجھکو سب بُری خواہشوں سے آزاد کر اور میرے

oft in frau
unsaber Sohn
grüßen
Tröster
Lobe
fröhlich
frohlocken
Freude
Ruhm
Zuflucht
unvollk
stark
oft
hl. Zucht
l. unsere

دل کو سب بے انداز آرزوؤں سے شفا بخش تاکہ میں باطناً صحت پاکر اور بخوبی مصفیٰ ہو کر محبت رکھنے کے لایق اور برداشت کرنے کے لئے دلیر اور انجام تک پہونچنے کے لئے مستقیم ہو جاؤں ✣

(۳) محبت بڑی چیز ہے بلکہ مطلق بڑی بھلائی ہے جو اکیلی ہی ہر ایک بھاری چیز کو ہلکی بنا دیتی اور ہر ایک بڑے سے بڑے بوجھ کو چھوٹے سے چھوٹے بوجھ کی مانند اُٹھا لیتی ہے ✣

کیونکہ وہ اُس بوجھ کو جو بوجھ نہیں ہے لیجاتی ہے اور ہر ایک چیز کو جو کڑوی ہے میٹھی اور مزیدار بناتی ہے ✣

مسیح کی عالی محبت انسان کو تحریک کرتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کرے اور اُسکو ترغیب دیتی ہے کہ جو چیز زیادہ پھر اور زیادہ کامل ہے ہمیشہ اُسکا

طلبگار رہے ✢

محبّت اوپر ہی جانا چاہتی ہے اور نیچے کی چیزوں سے رُکنا نہیں پسند کرتی ہے ✢

محبّت آزاد ہونا اور ہر ایک دنیوی خواہش سے دور رہنا چاہتی ہے تا ایسا نہو کہ اُسکی باطنی نظر روکی جاوے اور تا ایسا نہووے کہ وہ کسی فانی اقبالمندی میں گرفتار ہووے یا کسی مصیبت کے سبب سے زیر کی جاوے ✢

محبت سے زیادہ آسمان وزمین میں نہ تو کوئی چیز شیریں ہے اور نہ کوئی چیز قوی ہے اور نہ کوئی چیز عالی ہے اور نہ کوئی چیز وسیع ہے اور نہ کوئی چیز پسندیدہ ہے اور نہ کوئی چیز بھرپور اور عمدہ ہے۔ کیونکہ محبّت خدا سے پیدا ہوئی ہے۔ اور کسی پیدا ہوئی چیز میں نہیں بلکہ صرف خدا ہی میں آرام کرسکتی ہے ✢

fü...dam
l.t. aufhalten
losgelöst
...
zeitl. ...
... gefangen ...
aufgehalten
umfassend
...
vollkommen
besser
...

(۴) جو محبّت رکھتا ہے وہ اوڑتا ہے اور دوڑتا
ہے اور خوشی کرتا ہے کیونکہ وہ آزاد ہے اور گرفتار
نہیں ہے +

وہ سب کو سب کے واسطے دیتا ہے اور سب میں
سب کو پاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کو نیچے چھوڑ کر ایک اعلی
میں جس سے ہر ایک بھلائی نکلتی ہے اور جاری ہوتی
ہے آرام کرتا ہے +

وہ بخششوں پر لحاظ نہیں کرتا ہے بلکہ سب بھلائیوں
کی بہ نسبت بخشنے والے کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے +
محبت اکثر کوئی حد نہیں جانتی بلکہ ہر ایک حد سے
جوش کھاکر باہر نکل جاتی ہے +

محبت بوجھ کو بوجھ نہیں جانتی اور محنت کو کچھ نہیں
سمجھتی۔ اور جو کام اُسکی طاقت سے باہر ہے اوس کو
کیا چاہتی ہے اور ناممکن ہونے کا عذر پیش نہیں کرتی ہے

کیونکہ وہ اپنے لیے سب کچھ جایز اور ممکن سمجھتی ہے +

اس لیئے وہ سب کاموں کے لایق ہے اور بہتیروں کو پورا کرتی اور انجام تک پہونچاتی ہے لیکن وہ جو محبت نہیں رکھتا ہے تھک کر بیٹھہ جاتا ہے +

(۵) محبت جاگتی رہتی ہے اور اگرچہ سوتی ہے تو بھی غافل نہیں ہوتی +

محبت اگرچہ تھک جاتی ہے تو بھی عاجز نہیں ہوتی۔ اگرچہ شکنجہ میں کھینچی جاتی ہے تو بھی دل تنگ نہیں ہوتی۔ اگرچہ ڈرائی جاتی ہے تو بھی نہیں گھبراتی بلکہ بھڑکنے والے شعلہ اور جلتی مشعل کی مانند شدت سے اوپر کی طرف لپکتی ہے اور بے روک ٹوک سب چیزوں سے ہوکے گذرتی ہے +

جو کوئی محبت رکھتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ یہہ آواز کیا پکارتی ہے کیونکہ جان کی یہہ جوش مارتی ہوئی رغبت

خدا کے کانوں میں ایک بڑی پکار نکلے یہہ کہتی ہے کہ اے
میرے خدا اے میری محبّت تو کُل میری ہے اور میں کُل
تیرا ہوں +

(۶) مجھکو محبت میں بڑھا دے تا کہ میں اپنے دل کے
باطنی مُنہہ سے چکھکر یہہ جانوں کہ محبت رکھنا اور محبت
میں پگھل جانا اور پیرنا کیسا شیریں ہے +
ایسا ہو کہ میں محبت کے قبضہ میں آکر از حد جوش
اور وجد کے باعث اپنے درجہ کے اوپر چڑھجاؤں +
ایسا ہو کہ میں محبت کا گیت گاؤں ۔ اے میرے
محبوب ایسا ہو کہ میں بلندی کی طرف تیرا پیچھا کروں ۔
ایسا ہو کہ میری جان تیری محبت سے خوشی کرتی ہوئی
تیری تعریف میں مصروف رہے +
ایسا ہو کہ میں محبت کی اُس شریعت کے موافق
جو تیری طرف سے روشن ہوتی ہے میں اپنی بہ نسبت

زیادہ تجھ سے محبّت رکھوں اور اپنے سے صرف تیری خاطر
اور تجھ میں اون سبھوں سے جو تجھ سے حقیقاً محبت رکھتے
ہیں محبت رکھوں +

(۷) محبت مستعد و صادق و مودب و پسندیدہ و
خوشنما ہے۔ اور دلیر و وفادار و دور اندیش و متحمل و
جوانمرد ہے اور ہرگز خودغرض نہیں +

کیونکہ جب کوئی خودغرض ہوتا ہے تب وہ محبّت
کے درجہ سے گر پڑتا ہے +

محبت خبردار و فروتن و راست ہے۔ وہ نہ نرم
نہ ضعیف نہ بیہودہ چیزوں کی طرف مایل ہوتی ہے۔
پرہیزگار و پاکدامن و مستقیم و ساکن اور اپنے حواس پر
پاسبان ہے +

محبت تابعدار اور بزرگوں کی فرمانبردار ہے۔
اور اپنی نظروں میں ناچیز اور حقیر ہے۔ اور خدا کی

جان نثار اور شکر گذار ہے۔ اور جب اُسکو خدا کے
فضل کا مزہ بھی نہیں ملتا تب بھی ہمیشہ خدا پر بھروسا
کرتی اور اُسی سے امید رکھتی ہے۔ کیونکہ کوئی اپنی زندگی
کو محبت میں بغیر غم کے نہیں بسر کرتا ہے ✣

(۸) جو سب کچھ برداشت کرنے اور اپنے محبوب کی
مرضی پر قایم رہنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ مُحب کھلانے
کے لایق نہیں ہے ✣

مُحب کو لازم ہے کہ جو کچھ سخت اور تلخ ہے اُس سے
اپنے محبوب کی خاطر ہم آغوش ہو اور جو کچھ خلاف واقع
ہو اُسکے باعث محبوب کی طرف سے نہ پھرے ✣

چھٹویں فصل

حقیقی مُحب کا ثبوت

(۱) اے میرے بیٹے تو ہنوز مضبوط اور دور اندیش

محب نہیں ✣

(۲) اے خداوند کس واسطے ✣

(۳) اسواسطے کہ تو کاموں کو شروع کرکے ذرہ سی مخالفت کے سبب سے اپنے کاموں کو ناتمام چھوڑتا اور از حد شوق سے تسلّی ہی ڈھونڈھا کرتا ہے ✣ مضبوط مُحب آزمائشوں میں قایم رہتا اور چالاک دشمن کی ورغلانے والی باتوں پر یقین نہیں کرتا ہے۔ جیسا میں اُسکو اقبالمندی میں پسندیدہ معلوم ہوتا ہوں ویسا ہی میں اُسکو مصیبت میں ناپسند نہیں معلوم ہوتا ✣

(۴) دور اندیش محب جسقدر محبت رکھنے والے کی بخشش پر لحاظ کرتا ہے اُس سے زیادہ بخشنے والے کی محبت کو دیکھتا ہے ✣ وہ بخشش کے مضمون سے مہربانی کو زیادہ سمجھتا ہے اور محبوب سے سب بخششوں کو نیچے رکھتا ہے ✣

عمدہ محب نہ بخشش پر بلکہ بہ نسبت ہر ایک بخشش کے مجھپر زیادہ تکیہ کرتا ہے ✣

(۵) اگر تو اپنے شوق کی بہ نسبت کبھی کبھی میری اور میرے مقدسوں کی بابت کم بھی خیال رکھتا ہے تو اس لئے کُل برباد نہیں ہے ✣

وہ نیک اور شیریں رغبت جسکا اثر کبھی کبھی تجھکو معلوم ہوتا ہے فضل موجودہ کا پھل ہے۔ اور آسمانی ملک کی لذت کا ایک نمونہ ہے۔ لیکن تجھکو اُسپر زیادہ تکیہ نکرنا چاہئے کیونکہ وہ کبھی آتی اور کبھی چلی جاتی ہے ✣

لیکن دل کی بُری حرکتوں کے خلاف جو تجھہ میں واقع ہوتی ہیں لڑنا اور شیطان کے وسوسوں پر لات مارنا نیکی اور بڑی لیاقت کا صریح نشان ہے ✣

(۶) پس اگر کسی مقدسہ کی بابت وہم تیرے دل میں گھسیں تو چاہئے کہ تجھے نہ گھبرا دیویں۔ بلکہ دلیری سے

اپنے مقصد کی محافظت کر اور خدا کی نسبت راست ارادہ رکھہ +

یہہ خیالی بات نہیں ہے جو تو کبھی کبھی بلندی کی طرف اُٹھا لیا جاتا ہے اور پھر فوراً اپنے دل کی معمولی بیہودگیوں کی طرف پھیر دیا جاتا ہے +
کیونکہ تو ان بیہودگیوں کو خاصکر استعمال نہیں کرتا بلکہ اپنی مرضی کے خلاف اُنکی برداشت کرتا ہے اور جب تک کہ وے تجھے ناپسند رہتی ہیں اور تو اُن کے خلاف لڑتا ہے تب تک نقصان نہیں بلکہ تجھکو اجر ملتا ہے +

(۷) جان لے کہ قدیم دشمن بہر صورت یہہ کوشش کرتا ہے کہ تیرے شوق کو جو بھلائی کے واسطے ہے روکے اور سب دینی اشغال یعنے خدا کے مقدسوں کی عزت سے اور میری ایذا کی نیک یادگاری سے اور اپنے گناہوں کی مفید نظر ثانی سے اور اپنے دل کی نگہبانی سے اور

نیکی میں ترقی کرنے کے مصمم ارادہ سے تجھے باز رکھے +

بہت برے خیالات وہ تجھہ کو سوجھاتا ہے تاکہ تجھہ میں بیچینی اور ہراس اس غرض سے پیدا کرے کہ تجھے دعا مانگنے اور کتاب مقدس کے پڑھنے سے پھیر دیوے +

اُسکو عاجزانہ اقرار ناپسند ہے اور اگر اُس سے ہوسکتا تو وہ تجھے پاک عشائے ربّانی کے ماننے سے باز رکھتا +

گو کہ وہ اکثر تیرے لئے دغا بازی کے جالوں کو بچھاوے تو بھی تو نہ تو اُسپر یقین کر اور نہ اُسکی فکر رکھہ +

جب وہ تجھے بُری اور ناپاک باتیں سوجھاوے تو اُسی پر الزام لگا + اُس سے یہہ کہہ کہ

چلی جا اے ناپاک روح ۔ سر نیچے کر اے بدبخت ۔ نہایت ناپاک ہے تو جو ایسی باتیں میرے کانوں میں ڈالتی ہے +

میرے پاس سے دور ہو اے خراب بہکانے والے
مجھ میں تو کوئی حصہ نہ پاوے گا بلکہ یسوع مضبوط پہلوان
کی مانند میرے ساتھ ہوگا اور تو متحیر ٹھہریگا +
مجھے تیرے ساتھ متفق ہونے کی بہ نسبت مرنا اور
ہر طرح کی سزا پانا زیادہ پسند ہے +
خاموش ہو اور چپ رہ میں اور تیری نہ سنوں گا
گو تو میرے لئے بہت ہی تکلیفات مہیا کرے۔ خداوند
میری روشنی ہے اور میری نجات مجھکو کسکی دہشت +
اگرچہ ایک لشکر میرے برخلاف خیمہ کھڑا کرے تو
میرے دل کو کچھ خوف نہیں ۔ خداوند میرا مددگار اور
میرا فدیہ دینے والا ہے +

زبور ۲۷-۱
زبور ۲۷-۳
زبور ۱۹-۱۴

(۸) اچھے سپاہی کی مانند لڑ اور اگر تو کبھی کبھی
کمزوری کے باعث گرے تو میرے بہت زیادہ
فضل پر بھروسا رکھ کے آگے کی بہ نسبت زیادہ

زور حاصل کر اور بیہودہ خودپسندی اور مغروری سے
نہایت ہی خبردار رہ +

اسی سبب سے بہتیرے گمراہی میں پہونچتے ہیں اور
کبھی کبھی ایسے اندھے پن میں گر پڑتے ہیں جو قریب لاعلاج
کے ہے +

اپنے پر نادانی سے بھروسا رکھنے والوں کا یہہ گر پڑنا
تیری عبرت اور دایمی فروتنی کے لئے ہووے +

ساتویں فصل

اسکی بابت کہ فضل کو عاجزی کی محافظت میں رکھنا چاہئے

(۱) اے میرے بیٹے یہہ تیرے واسطے زیادہ مفید اور
بیخطر بات ہے کہ تو زہد کا فضل چھپائے رکھے اور اپنے کو
بڑا نہ ٹھہراوے اور نہ اُسکا بہت ذکر کیا کرے اور نہ اُسکو
نظروں میں بہت تولا کرے بلکہ اپنے کو ناچیز سمجھے اور اسلئے ڈرا کرے

کہ گویا یہہ فضل ایک نالایق آدمی کو دیا گیا ✣

اِس خواہش پر زیادہ مضبوطی سے دل لگائے رہنا نہ چاہئے۔ کیونکہ وہ فوراً اخلاف سے بدل جا سکتی ہے ✣

فضل کی حالت میں خیال کر کہ تو بغیر فضل کے کیسا ملول اور مفلس رہا کرتا ہے ✣

روحانی زندگی کی ترقی فقط اسی میں نہیں کہ تیرے پاس تسلّی کا فضل ہو بلکہ اِس میں بھی ہے کہ تو فروتنی اور بےغرضی اور صبر کے ساتھ اُس کے لئے جانے کی برداشت کرے بشرطیکہ تو اُسوقت دعا مانگنے کے شغل میں سست اور اپنے باقی فرائض میں کسی سے غافل نہ ہو ✣

بلکہ جسقدر تو زیادہ اچھا کر سکے اور بہتر سمجھے اُسقدر حتی المقدور خوشی سے کر اور دل کی خشکی یا پریشانی کے سبب سے جسکا تجربہ تجھے ہے اپنے سے پورے طور پر

غافل مت ہو ✢

(۲) کیونکہ بہتیرے ایسے ہیں کہ جب اُنکی حالت اچھی نہیں گذرتی ہے تو فوراً بے صبر اور کاہل ہو جاتے ہیں ✢

کیونکہ اپنی راہ نکالنی ہمیشہ انسان سے نہیں ہے بلکہ خدا سے ہے کہ نکالے اور تسلّی بخشے جسوقت کہ چاہے اور جسقدر کہ چاہے اور جسکو کہ چاہے اور جیسی کہ اُسکو پسند ہووے اور بس ✢

یرمیاہ ۱۰-۲۳

بعضے بے خبر لوگ زہد کے فضل کے سبب سے اسواسطے گمراہ ہوئے کہ جسقدر اُن سے ہو سکتا تھا اُس سے زیادہ کرنا چاہا اور اپنی چھوٹائی کا اندازہ نہ کیا بلکہ اپنی عقل کی تجویز کی بہ نسبت اپنے بیحد جوش کے زیادہ پیرو ہوئے ✢ اور چونکہ اُس سے زیادہ بڑی باتوں پر دل لگاتے تھے جسقدر کہ خدا کو پسندیدہ تھا اِس لئے اُن سے جلد خدا کا فضل جاتا رہا ✢

جنھوں نے اپنے لئے آسمان میں گھونسلا بنایا سو
لاچار اور ذلیل اور نامقبول کئے گئے تاکہ فروتن اور
غریب بنکر یہہ سیکھیں کہ نہ اپنے پروں سے اُوڑیں بلکہ میرے
پروں کے نیچے بھروسا کریں +

جو خدا کی راہ میں ہنوز نئے اور ناتجربہ کار ہیں
سو اگر صاحب تمیزوں کی نصیحت کے موافق اپنے نفس پر
حکومت نہ کریں تو ممکن ہے کہ بآسانی دھوکھے میں پڑیں
اور چکناچور ہو جاویں +

(۳) اور اگر وے بہ نسبت اُن لوگوں پر ایمان لانیکے
جو بہت مشّاق ہیں اپنے دل کے خیالوں پر زیادہ چلنا
چاہیں تو اُن کا انجام خطرناک ہوگا بشرطیکہ وے
اپنے قیاس کے چھوڑنے پر راضی نہ ہوں +

جو اپنے نزدیک دانشمند ہیں سو اکثر فروتنی کے
ساتھہ دوسروں کے حکم پر چلنے کی برداشت نہیں

کرتے ✣

علوم کے اُن بڑے خزانوں کی بہ نسبت جو بیہودہ خودپسندی کے ساتھ ہیں فروتنی اور کم عقلی کے ساتھ کچھ کچھ سمجھدار ہونا بہتر ہے ✣

جس کے سبب سے ممکن ہے کہ تو مغرور ہو جائے اُسکی زیادتی کی بہ نسبت تیرے پاس اُسکی کمی ہونا تیرے لئے بہتر ہے ✣

جو شخص اپنی سابق محتاجی کو اور خداوند کے اُس مقدّس خوف کو بھی جو بیش کردہ فضل کے کھو دینے سے ڈرتا ہے بھول کے اپنے کو بالکل خوشی کے حوالہ کر دیتا ہے وہ احتیاط کافی سے نہیں چلتا ✣

اور جو شخص مصیبت یا کسی طرح کے رنج کے وقت نا امیدی کا زیادہ مطیع ہو جاتا ہے اور میری بابت جسقدر چاہئے اُس سے کم خیال کرتا اور فکر رکھتا ہے

سو کافی ہمّتوری کے ساتھہ دانشمند نہیں ہے +

(۴) جو صلح کے وقت زیادہ بیفکری سے رہا چاہتا ہے سو اکثر لڑائی کے وقت زیادہ پست ہمّت و پُر خوف پایا جائیگا +

اگر تو یہہ جانتا کہ اپنے اندر ہمیشہ فروتن اور معتدل رہے اور اپنی روح کو بخوبی معتدل اور محکوم کرے تو تو اتنا جلد خطرہ اور قصور میں نہ پڑتا +

یہہ ایک اچھی نصیحت ہے کہ جب تجھہ میں روح کی گرمی اُٹھے تب تو اُسپر غور کرے کہ جب نور تجھے چھوڑ دے تو تیرا کیا حال ہوگا +

اور جب یہہ واقع ہوتا ہے تب یاد رکھہ کہ وہ نور کہ جسے میں نے تیری عبرت کے لئے اور اپنے جلال کے ظاہر کرنے کے لئے ایک وقت تک تجھہ سے لے لیا ہے پھر لوٹ سکتا ہے +

(۵) اکثر ایسا تجربہ بہ نسبت اس کے زیادہ مفید ہے کہ ہمیشہ تو اپنی مرضی کے مطابق اقبالمندی پایا کرے ✣ کیونکہ انسان کی لیاقت اس سے تشخیص نکرنا چاہیئے کہ وہ کتنی رویا اور کتنی تسلیاں پاتا ہے یا کسقدر پاک نوشتوں سے واقف ہے یا کیسا عالی درجہ رکھتا ہے ✣ بلکہ اس سے کہ وہ حقیقی فروتنی میں نیو ڈالے اور الہی محبت سے بھر جائے اور خدا کی عزت کو خلوص اور صاف دلی سے چاہے اور اپنے کو کچھ نہ سمجھے اور حقیقت میں حقیر جانے اور عزت پانے کی بہ نسبت حقیر سمجھے جانے اور لپست کئے جانے سے بھی زیادہ خوش ہو ✣

آٹھویں فصل

خدا کی نظروںمیں اپنے کو بے قدر تشخیص کرنا

پیدایش ۱۸-۲۷

(۱) کیا میں اپنے خداوند سے بولونگا جبکہ میں خاک اور

راکھ ہوں ❖

اگر میں اپنے کو اِس سے زیادہ سمجھوں تو تو اِس میں میرا مخالف ہے اور میری خطائیں اِسکی سچّی گواہ ہیں اور میں اُس سے انکار نہیں کر سکتا ہوں ❖

اگر میں اپنے کو پست کروں اور نیستی تک پہونچاؤں اور اچھا سمجھنے سے بالکل باز آؤں اور اپنے کو توڑتے توڑتے ایسا ریزہ ریزہ کر ڈالوں جیسا کہ فی الحقیقت ہوں تو تیرا فضل مجھپر مہربان اور تیرا نور میرے دل کا مقرب ہوگا اور کُل اپنی بیش قدری کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو میری نیستی کی وادی میں نگلی جائیگی اور ابد الآباد ہلاک رہے گی ❖

زبور ۲۲-۷۳

وہاں تو مجھکو مجھے دکھلاتا ہے کہ میں کیا ہوں اور میں کیا تھا اور کہاں آ پہونچا کیونکہ میں کچھ نہیں ہوں اور نہ یہ جانتا تھا ❖

اگر میں اپنے پر چھوڑ دیا جاؤں تو دیکھ میں کچھ نہیں ہوں

اور سراپا ناتوانی ہوں لیکن اگر تو ایک لحہ بھی مجھپر نظر ڈالے تو میں
فوراً زور آور ہو جاتا اور نئی خوشی سے معمور ہوتا ہوں +
اور نہایت تعجب ہے کہ میں یوں یکبارگی اُٹھا لیا جاتا ہوں
اور ایسی مہربانی کے ساتھ تجھ سے ہم آغوش کیا جاتا ہوں
باوجودیکہ میں اپنے ہی بوجھ کے سبب سے ہمیشہ پستی کی طرف
کھنچا جاتا ہوں +

(۲) یہہ سب تیری محبّت ہی کرتی ہے کیونکہ وہ بےغرض
میرے آگے آگے چلتی ہے اور مجھے ایسی ضروریات میں آرام
دیتی ہے اور سخت خطروں سے بھی محفوظ رکھتی ہے اور (سچ
تو یہہ ہے) کہ بیشمار برائیوں سے بچاتی ہے +
حقیقتاً بُرے طور پر اپنی محبّت رکھنے سے میں نے اپنے کو
ہلاک کیا اور تجھہ اکیلے کو ڈھونڈھنے اور تجھہ سے خالص طور پر
محبت رکھنے سے اپنے کو اور تجھہ کو بھی پایا اور اسی محبت کے
سبب سے اپنے کو ناچیز ہونے کے زیادہ عمیق درجہ تک پہونچایا +

کیونکہ تو اے شیریں ترین میرے ساتھ تمام لیاقت سے
بڑھکر اور اُس سے بھی جسکی امید یا طلب کرنے کی جرأت مجھے
ہے بڑھکر سلوک کرتا ہے +

(۳) اے میرے خدا تو مبارک ہو کیونکہ اگرچہ میں کسی
بھلائی کے لایق نہیں ہوں تو بھی تیری شاہانہ سخاوت اور
لاانتہا مہربانی ناشکروں کے ساتھ بھی اور اُن کے ساتھ بھی جو
تیری طرف سے دور تک پھر گئے ہیں نیک سلوک کرنے سے باز
نہیں آتی ہیں +

تو ہمکو اپنی طرف پھیر تاکہ ہم شکرگذار اور فروتن اور
جاں نثار ہوویں کیونکہ تو ہی ہماری نجات اور ہماری ہمّت
اور ہماری طاقت ہے +

نوین فصل

اسکی بابت کہ خدا کو سب چیزونکی علت غائی سمجھکر اوسیکی طرف اُنھیں منسوب کرنا چاہیئے

(۱) اے میرے بیٹے اگر تو حقیقت میں خوشحال ہونا چاہتا ہے تو تجھے واجب ہے کہ مجھکو سب چیزوں کا اعلیٰ و آخر نتیجہ جانے ✢

تو اِس ارادہ سے تیری وہ خواہشیں جو اکثر تیری طرف اور مخلوقات کی طرف بیحد مائل ہیں مصفی ہو جاوینگی ✢

اگر تو کسی کام میں خود اپنا ہی مطلب ڈھونڈھے تو فوراً تو خود کمزور و خشک ہو جائیگا ✢

اس لئے مخصوصاً میری ہی طرف سب چیزیں منسوب کر کیونکہ جس نے سب چیزیں دیں سو میں ہی ہوں ✢

ایک ایک چیز کو گویا اعلیٰ بھلائی کی طرف سے جاری ہوتی ہوئی خیال میں لا اور اِس لئے مناسب ہے کہ وہ سب میری طرف یعنی اپنی ابتدا کی طرف پھیر دی جاویں ✢

(۲) مجھ سے یعنی چشمۂ حیوان سے چھوٹے بڑے امیر غریب آبحیات بھر تے

ہیں اور وے جو خوشی اور بیغرضی سے میری خدمت کرتے ہیں فضل پر فضل پاوینگے ✣

لیکن جو کوئی اُن چیزوں پر جو مجھ سے علیحدہ ہیں فخر کرنا یا اپنی کسی خاص بھلائی سے محفوظ ہونا چاہے سو حقیقی خوشی میں بنیاد نہ ڈالے گا اور اپنے دل میں کشادہ نہ ہوگا بلکہ بہت طرح سے رُکاوٹ اور تنگی میں پڑے گا ✣

اسلئے واجب ہے کہ تو اپنی طرف کسی بھلائی کو منسوب نہ کرے اور نہ کسی انسان سے نیکی کو محسوب کرے بلکہ کُل خدا سے نسبت دیوے کیونکہ اُس کے بغیر انسان کے پاس کچھ نہیں ہے ✣

میں نے کل دیا اور میں کل بھر پانا چاہتا ہوں اور بڑی تاکید کے ساتھ شکرگذاری طلب کرتا ہوں ✣

(۳) یہی سچائی ہے کہ جسکے ذریعہ سے بیہودہ فخر دُور کیا جاتا ہے ✣

اور اگر آسمانی فضل اور حقیقی محبت داخل ہووے

تو نہ کچھ حسد اور نہ کچھ تنگ دلی ہوگی اور نہ ذاتی محبّت
کام میں آویگی ✠
کیونکہ الٰہی محبت سب چیزوں پر غالب ہوتی ہے
اور روح کی تمام قوتوں کو بڑھاتی ہے ✠
اگر تو درستی سے غور کرے تو مجھہ اکیلے میں خوشی کریگا
اور مجھہ اکیلے ہی سے امید رکھے گا کیونکہ کوئی نیک نہیں مگر
ایک یعنی خدا جو سب چیزوں سے بڑھکر تعریف کئے جانیکے
لایق اور سبھوں میں مبارک کہے جانے کے قابل ہے ✠

لوقا ۱۸-۱۹

دسویں فصل

اسکی بابت کہ دنیا کو حقیر جاننا اور خدا کی
خدمت کرنا شیریں ہے

(۱) اے خداوند اب پھر بولونگا اور چپ نہ رہونگا
اور اپنے خدا اور اپنے خداوند اور اپنے بادشاہ کے کانوں میں

زبور ۳۱-۱۹

جو بلندی پر ہے یہہ کہوں گا کہ واہ کیا ہی بڑا تیرا احسان ہے اے خداوند جو تو اپنے ڈرنے والوں کے لئے چھپا رکھتا ہے ✠

لیکن اُن کے لئے جو محبّت رکھتے ہیں تو کیا ہے۔ اور اُن کے لئے بھی جو اپنے سارے دل سے تیری خدمت کرتے ہیں تو کیا ہے ✠

تیرے غور کی شیرینی جسے تو محبّت رکھنے والوں کو عطا کرتا ہے حقیقتاً بیان سے باہر ہے ✠

تو نے مجھے اپنی محبّت کی شیرینی خصوصاً ان باتوں میں دکھلائی کہ جب میں نہیں تھا تب تو نے مجھے بنایا اور جب میں تیری طرف سے دور تک گمراہ ہوا تب تو نے مجھے پھیرا کہ میں تیری خدمت کروں اور تو نے مجھے حکم دیا کہ تجھ سے محبّت رکھوں ✠

(۲) اے ابدی محبّت کے چشمہ میں تیری بابت کیا کہوں ✠

کیونکر میں تجھے بھول سکوں کہ تو نے مجھے اُسوقت بھی
جب میں لاغر ہوکر ہلاک ہوا مہربانی فرماکے یاد رکھا +
تو نے ساری امید سے بڑھکر اپنے خادم کو رحمت دکھلائی
اور ہر ایک لیاقت سے بڑھکر اُسپر مہربانی اور دوستی
ظاہر کی +

میں اس فضل کے بدلے تجھے کیا دوں کیونکہ سبھوں کو
یہہ نعمت نہیں عطا ہوئی کہ سب کچھہ چھوڑدیں اور دنیا
سے علیحدہ ہوں اور گوشہ گیری میں زندگی گذرانا
قبول کریں +

کیا یہہ بڑی بات ہے کہ تو اُسکی خدمت کرے جسکی خدمت
کرنا تمام خلقت پر فرض ہے +

تیری خدمت کرنا مجھے بڑی بات سمجھنا نہیں چاہیے
بلکہ مجھے یہہ بڑی اور عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ تو مہربانی
فرماکے مجھہ ایسے غریب و نالایق کو اپنی خادمی میں قبول کرتا

اور اپنے عزیز خادموں میں شمار کرتا ہے ✣

(۳) ہاں جو چیزیں میرے پاس ہیں اور جنسے میں تیری خدمت کرتا ہوں سو سب تیری ہی ہیں ✣

لیکن سچ تو یہہ ہے کہ برعکس اس کے کہ جسقدر میں تیری خدمت کرتا ہوں اُس سے زیادہ تو میری خدمت کرتا ہے ✣

دیکھہ آسمان و زمین جنہیں تونے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا سو جود ہیں اور جو کچھہ تونے اُنھیں فرمایا اُسے ہر روز بجا لاتے ہیں ✣

بلکہ یہہ بھی چھوٹی بات ہے کیونکہ تونے فرشتوں کو بھی انسان کی خدمت کے لئے مقرر کیا ہے ✣

لیکن ان سب باتوں سے بالاتر یہہ ہے کہ خود تونے انسان کی خدمت کرنے کے لئے مہربانی فرمائی اور اُسے اپنے تئیں دینے کا وعدہ کیا ✣

(۴) اِن سب ہزار ہا بھلائیوں کے بدلے میں تجھے کیا دوں۔ کاش میں اپنی زندگی کے سب دِنوں میں تیری خدمت کر سکتا +

کاش میں ایک دن بھی تیرے سامنے کوئی لایق خدمت کرنے کے قابل ہوتا +

حقیقتاً تو سب خدمت اور سب عزّت اور ابدی ستایش کے لایق ہے +

حقیقتاً تو میرا خداوند ہے اور میں تیرا ایسا غریب خادم ہوں کہ جسپر اپنی ساری قوت سے تیری خدمت کرنا فرض ہے اور جسکو تیری ستایش سے تھکنا غیر واجب ہے +

یہی میری خواہش ہے اور یہی میری تمنّا ہے اور جو جو کمی مجھ میں ہے اُسے تو مہربانی فرما کے پورا کر +

(۵) تیری خدمت کرنا اور تیری خاطر سب چیزوں کو حقیر جاننا بڑی عزت اور بڑی بزرگی ہے +

کیونکہ جنہوں نے اپنی خوشی سے اپنے تئیں تیری بہت ہی پاک خدمت کے تابع کیا سو بڑا افضل حاصل کرینگے +

جنہوں نے تیری محبّت کی خاطر تمام نفسانی خوشی کو ترک کیا ہے سو روح القدس سے نہایت شیریں تسلّی پاوینگے +

جو تیرے نام کی خاطر تنگ راہ میں داخل ہوتے ہیں اور سب دنیاوی فکروں سے فارغ ہو چکے ہیں وے دل کی بڑی آزادگی تک پہونچیں گے +

(۶) خدا کی کیا ہی شیریں و پسندیدہ خدمت ہے جسکے ذریعہ سے انسان حقیقت میں آزاد و مقدّس ہو جاتا ہے +

دیندار غلامی کی کیا ہی متبرک حالت ہے جو انسان کو فرشتوں کے برابر اور خدا کی نظروں میں پسندیدہ اور شیاطین کے ڈر کا باعث اور سب ایمانداروں سے تعریف کئے جانیکے لایق بنا دیتی ہے +

وہ خدمت کیا ہی پسندیدگی اور ہم آغوشی کے قابل ہے

پراگندگی میں گرفتار ہووے یا بے احتیاطی کے سبب سے تو
دوسروں کی ٹھوکر کا باعث ٹھہرے یا دوسروں کے مخالف
ہونے کے سبب سے تو جلد گھبرا جائے اور سست ہو جاوے +
کبھی کبھی حقیقتاً سختی کو استعمال کرنا اور مردانگی سے نفسانی
خواہشوں کی مخالفت کرنا چاہئے اور اسپر خیال نہ کرنا
چاہئے کہ جسم کیا چاہتا ہے اور کیا نہیں چاہتا ہے بلکہ اسکی
زیادہ کوشش کرنا چاہئے کہ جسم خواہ مخواہ روح کا مطیع
ہووے +

اور اسوقت تک اسکو تنبیہہ دینا اور خدمت کے
تابع رہنے کو مجبور کرنا چاہئے جب تک کہ وہ سب کاموں
کے لئے تیار نہ ہووے اور تھوڑے پر قانع ہونا اور سادی
چیزوں سے محفوظ ہونا اور ہر ایک تکلیف پر گڑگڑانے سے
باز آنا نہ سیکھے +

(12) بارہویں فصل

باطن میں صبر کا بڑھنا اور شہوتوں کے خلاف لڑنا

(۱) اے خداوند میرے خدا صبر مجھے نہایت ضرور ہے کیونکہ بہت سے معاملے اِس زندگی میں خلاف واقع ہوتے ہیں +

کیونکہ کیسی ہی تدبیر میں اپنے امن کے لئے کیوں نکروں تو بھی میری زندگی بغیر لڑائی اور تکلیف کے نہیں گذر سکتی +

(۲) یہہ تو ہے اے میرے بیٹے لیکن میں یہہ چاہتا ہوں کہ تو ایسے امن کو جو آزمایشوں سے خالی یا مخالفات کی لذت سے ناواقف ہو نہ طلب کرے بلکہ جب تو طرح طرح کی تکلیفات میں مبتلا کیا جاوے اور بہت مصیبتوں میں کسا جاے تب سمجھے کہ تجھے امن ملا +

اگر تو کہے کہ میں بہت برداشت نہیں کر سکتا تو پھر

تو آخرت کی آگ کی برداشت کیونکر کرے گا +

دو بُرائیوں میں سے ہمیشہ چھوٹی بُرائی کو اختیار کرنا چاہیئے +

پس اسلئے کہ تو آیندہ ابدی سزا سے بچکے خدا کی خاطر دل جمعی سے تکلیفات موجودہ کی برداشت کرنے کی فکر رکھا کر +

کیا تو سمجھتا ہے کہ اس جہان کے لوگوں کو بہت ہی کم یا کچھ بھی نہیں برداشت کرنا پڑتا ہے یہہ تو تو نہ پاویگا گو ان سے بھی پوچھے جنکی بڑے عیش سے گذرتی ہے +

(۳) مگر تو کہے گا کہ وے بہت عشرتوں میں ہیں اور اپنی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں اسلئے اپنی تکلیفوں کو خیال میں کم لاتے ہیں +

(۴) خیر میں مان بھی لوں کہ جو کچھ وے چاہیں سو پاویں لیکن تو کیا سمجھتا ہے کہ کب تک یہہ قایم رہیگا +

دیکھہ دھواں کی مانند اس دنیا کے دولتمند لوگ پراگندہ ہوں گے اور اُنکی گذشتہ خوشیوں کی کوئی یادداشت نہ رہے گی +

بلکہ جب تک وے زندہ تھے تب تک بھی وے بغیر تلخی اور ماندگی اور خوف کے اُن سے آرام نہیں پاتے تھے +

کیونکہ اُسی چیز سے جس سے وے حظ اُٹھاتے ہیں اُسی سے اُن کو اکثر غم کی سزا ملتی ہے +

انصافاً یہہ اُنپر واقع ہوتا ہے کہ وے چونکہ بیجا طور پر خوشیوں کی تلاش اور پیروی کرتے ہیں اسلئے بغیر پریشانی اور تلخی کے اُن سے آسودہ نہیں ہوتے +

واہ کیسی چند روزہ اور کیسی جھوٹی اور کیسی بیجا اور ذلیل وے سب خوشیاں ہیں +

لیکن بسبب مخموری اور اندھے پن کے وے نہیں سمجھتے ہیں بلکہ حیوانِ مطلق کی طرح فانی زندگی کی ذرّہ سے خوشی

کی خاطر روح کی سوت میں پڑتے ہیں +

اسلئے تو اے میرے بیٹے اپنی شہوتوں کا پیچھا نہ کر اور

زبور ۳۷-۴

اپنی نفسانی خواہشوں سے باز رہ - خداوند کی یاد میں مسرور

رہ کہ وہ تیرے دل کے مطالب پورے کریگا +

(۵) کیونکہ اگر تو حقیقی خوشی پانا اور مجھ سے بہت ہی تسلّی

حاصل کرنا چاہے تو دیکھ سب دنیوی چیزوں کی حقارت میں

اور سب ناپائیدار خوشیوں کے قطع کرنے میں تیری مبارکبادی

ہوگی اور تیرے پاس کثرت سے تسلّی پھر آویگی +

اور جسقدر زیادہ تو اپنے کو مخلوقات کی سب تسلّی سے

علیحدہ رکھے گا اُسیقدر تو مجھ سے زیادہ شیریں اور قوی

تسلّی پاوے گا +

لیکن بغیر کسی غم اور محنت جہاد کے تو پہلے ہی اُن کے

پاس نہیں پہونچے گا +

وہ پورانی عادت جو تیرے اندر یلی ہے تیرا مقابلہ کریگی

لیکن بہتر عادت سے مغلوب ہو جائے گی +
جسم شکایت کرے گا لیکن روح کی سرگرمی اُسے لگام لگاویگی +
پورا ناسانپ تجھے حرکت اور تکلیف دیگا لیکن دعا
سے وہ بھگا یا جائیگا اور علاوہ اِس کے سفید مشقت اسکے
آنے کی راہ میں بڑی روک ہو جائیگی +

تیرہویں فصل

مسیح کے نمونہ کے مطابق عاجزانہ فرمانبرداری

(۱) اے میرے بیٹے جو اپنے کو فرمانبرداری سے علیحدہ
کرنے کی کوشش میں ہے سو اپنے کو فضل سے علیحدہ کرتا
ہے اور جو اپنے لئے خاص چیزیں ڈھونڈھتا ہے سو عام
چیزوں کو کھو دیتا ہے +
جو اپنے کو اپنی خوشی اور رغبت سے اپنے پیشوا کے
تابع نہیں کرتا ہے تو یہہ اسکی علامت ہے کہ اُسکا جسم

ہنوز کامل طور پر اُسکا فرمانبردار نہیں ہے بلکہ اکثر اُس سے لڑتا اور جھگڑتا ہے +

پس اگر تو اپنے جسم کو جوئے کے نیچے رکھنا چاہتا ہے تو اپنے کو اپنے پیشوا کے تابع کرنا جلد سیکھ +

کیونکہ اگر باطنی انسانیت ابتر نہ ہو تو ظاہری دشمن اور جلد مغلوب ہوگا +

۵ تیری جان کا اتنا زیادہ تکلیف دہندہ اور اتنا زیادہ خراب دشمن کوئی نہیں ہے جتنا کہ اپنے لئے تو خود ہے بشرطیکہ تو روح کے ساتھ خوب اتفاق نرکھتا ہو +

اگر تو جسم اور خون کے خلاف غالب آنا چاہے تو اپنی نسبت حقیقی حقارت پیدا کرنا بہر صورت تجھے فرض ہے +

چونکہ ابتک تو اپنے سے بہت بیحد طور پر محبّت رکھتا ہے اس لئے اپنے کو دوسروں کی مرضی پر بالکل چھوڑ دینے سے ہچکتا ہے +

(۲) لیکن جبکہ میں قادرِ مطلق اور اعلیٰ خدا نے جس نے سب کچھ نیستی سے پیدا کیا تیری خاطر اپنے کو فروتنی سے انسان کے تابع کیا تو کیا بڑی بات ہے کہ تو جو خاک اور نیستی ہے اپنے کو خدا کی خاطر انسان کے تابع کرے ❖

میں سب انسانوں سے زیادہ فروتن اور حقیر بنا تاکہ تو میری فروتنی کے ذریعہ سے اپنی مغروری پر غالب آوے ❖

اے خاک مطیع ہونا سیکھ اور اے مٹی اور غبار اپنے کو فروتن کرنا اور سب انسان کے پاؤں کے تلے اپنے کو جھکانا سیکھ ❖

اپنی خواہشوں کو مارنا اور اپنے کو تمام تابعداری کے سپرد کرنا سیکھ ❖

(۳) اپنے خلاف سرگرم ہو اور اپنے میں کوئی غرور زندہ رہنے نہ دے بلکہ اپنے کو ایسا مطیع اور ایسا پست دکھلا

کہ سب لوگ تجھے روند سکیں اور سڑکوں کی کیچڑ کی طرح
پامال کریں۔ اے بیہودہ آدمی تیری شکایت کا کیا سبب ہے*
اے ذلیل گنہگار تو اُن کو جو تیری ملامت کرتے ہیں
کیا جواب دے سکتا ہے اے تو جسنے کہ اتنی مرتبہ خدا کو ناراض کیا
اور اتنی بار جہنّم کے لایق بنا*

لیکن میری آنکھ نے تجھے درگذر کیا اسواسطے کہ
تیری جان میری نظروں میں قیمتی تھی اس لئے کہ تو میری
محبّت کو پہچانے اور میری نعمتوں کے سبب سے ہمیشہ شکر
گذار رہے اور اِس لئے بھی کہ تو اپنے کو حقیقی تابعداری
اور فروتنی کے سپرد کرے اور صبر کے ساتھ اپنی حقارت
کی برداشت کرے*

(14)

چودہویں فصل

خدا کی مخفی عدالتوں پر خیال کرنا تاکہ اپنی کسی بھلائی کے سبب سے ہم مغرور نہ ہوویں

(۱) اے خداوند تو اپنی عدالتوں کو میرے اوپر گرجاتا ہے اور میری ساری ہڈیوں کو ڈر اور تھرتھراہٹ سے کنپاتا ہے اور میری جان نہایت خوف زدہ ہوتی ہے ✢

ایوب ۱۵-۱۵
پس میں حیرت زدہ ٹھہرتا ہوں اور یہہ سوچتا ہوں کہ تیری آنکھوں میں آسمان بھی پاک نہیں ✢

ایوب ۴-۱۸
اگر تو نے فرشتوں میں بُرائی پائی ہو اور اُن سے درگذر نہ کی ہو تو میرا کیا حال ہوگا ✢

جب ستارے آسمان سے گر گئے تو پھر میں خاک اپنے کو کس لایق سمجھوں ✢

جنکے کام تعریف کے لایق معلوم ہوتے تھے سو بڑی پست حالی میں گر پڑے اور جنہوں نے فرشتوں کی غذا کھائی اُن کو سوروں کی خوراک سے خوش ہوتے دیکھا ✢

(۲) پس کوئی پاکیزگی نہیں اگر تو اے خداوند اپنا ہاتھ

کھینچ لیوے ✣

کوئی دانائی مفید نہیں ہے اگر تو ہدایت کرنے سے باز آوے ✣

کوئی دلیری معاون نہیں اگر تو حمایت نہ کرے ✣

کوئی پاکدامنی بحفظ نہیں اگر تو حفاظت نکرے ✣

ہماری کوئی پاسبانی فائیدہ مند نہیں اگر تیری پاک پاسبانی موجود نہ رہے ✣

کیونکہ اگر تو ہمیں چھوڑ دے تو ہم غوطے کھاتے اور ڈوب جاتے لیکن اگر تو ہمارے پاس آوے تو ہم نکالے جاتے اور زندہ رہتے ✣

درحقیقت ہم ناپائیدار ہیں لیکن تو ہی ہمیں قائم کرتا ہے اور ہم سرد ہو جاتے ہیں لیکن تو ہی ہمیں سرگرم کرتا ہے ✣

(۳) واہ کیا ہی فروتنی اور خاکساری سے اپنی بابت مجھے سوچنا چاہئے اور اگر سمجھا جاوے کہ مجھ میں کچھ بھلائی

ہے تو اُسے کیا ہی سُبک ٹھہرانا چاہیئے +

واہ کیا ہی عاجزی سے مجھے اپنے کو اے خداوند تیری
اتھاہ عدالتوں کے تابع کرنا چاہیئے جب کہ میں اپنے کو
وہاں صرف نیستی کے سوا بلکہ نیست ہونے کے سوا اور کچھ
نہیں پاتا ہوں +

واہ وہ وزن کہ جسکا وزن نہیں ہو سکتا واہ وہ سمندر جسکے
پار کوئی نہیں جا سکتا اور جہاں سوا اسکے کہ میں کل چیزوں
میں کچھ نہیں ہوں اپنی بابت اور کچھ نہیں پاتا ہوں +

پس فخر کی کمینگاہ کہاں ہے اور کہاں اپنی نیکی پر بھروسا
پیدا ہو سکتا ہے +

جو تیری عدالتیں مجھپر ہیں اُن کے عمق نے سب بیہودہ
افتخار کو نگل لیا ہے +

(۴) تیری نظر میں ہر ایک نفس کیا ہے +

کیا مٹی کا برتن اپنے بنانے والے کے خلاف فخر کر سکتا ہے +

یسعیاہ ۲۹-۱۶

جسکا دل حقیقت میں خدا کا مطیع ہے وہ کیونکر بیہودہ باتوں
سے پھول سکتا ہے ✢
تمام دنیا اُسکو نہیں پھولا ویگی جسکو حق نے اپنا مطیع کیا ہے
اور نہ وہ سب مدّاحوں کے مُنہہ کے سبب سے حرکت میں
آویگا جس نے اپنی امید خدا میں قائم کی ہے ✢
کیونکہ جو بولتے ہیں دیکھہ وہ سب بھی خود کچھہ نہیں ہیں
کیونکہ وے اپنی باتوں کی آواز کے ساتھہ گذر جاتے ہیں
لیکن خداوند کی سچّائی ابد تک ہے ✢

زبور ۱۱۷-۲

پندرہویں فصل

ہر ایک چیز کی بابت جو قابل رغبت ہے کیونکر سوچنا اور بولنا چاہیے

(۱) اے میرے بیٹے تو ہر ایک امر میں یوں کہہ کہ
اے خداوند اگر تجھے پسندیدہ ہو تو ایسا ہی ہو ✢

اے خداوند اگر یہہ تیری عزت کے لئے ہو تو تیرے نام

سے یہہ کہا جاوے ✣

اے خداوند اگر یہہ تجھے مناسب معلوم ہووے اور تو

اُسے میرے لئے مفید جانے تو مجھے بخش کہ میں یہہ تیری عزت

کے لئے کام میں لاؤں ✣

لیکن اگر تو جانے کہ میرے لئے مضر ہوگا اور میری

جان کی سلامتی کے لئے مفید نہ ہوگا تو میری طرف سے

ایسی رغبت دور کر ✣

کیونکہ ہر ایک رغبت روح القدس کی طرف سے نہیں

گو کہ انسان کو درست اور اچھی معلوم ہو ✣

حقیقی طور پر یہہ تجویز کرنا مشکل ہے کہ نیک روح

یا اور کوئی روح تجھے اس کام کے لئے یا اُس کام کے لئے

راغب ہونے کو اُبھارتی ہے یا تو خود اپنی روح سے

اُس کے لئے حرکت میں آتا ہے ✣

بہتیروں نے آخر کو ڈھوکھا کھایا جو پہلے نیک روح
سے اُبھارے ہوئے سمجھے جاتے تھے ✣
(۲) پس جو کچھہ رغبت کے لایق معلوم ہو اُسپر ہمیشہ
خدا کے خوف اور دل کی فروتنی کے ساتھہ راغب ہونا
اور اُس کے لئے دعا مانگنا چاہیئے اور خاص کر تجھکو سب
کچھہ معہ اپنے کے میری مشیت پر چھوڑنا اور یہہ کہنا چاہیئے
کہ اے خداوند تو جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے
خواہ یہہ خواہ وہ جیسا تجھے پسند آوے ویسا ہو ✣
جو تو چاہتا ہے اور جتنا تو چاہتا ہے اور جب تو
چاہتا ہے دے ✣
جیسا کہ تو جانتا ہے اور جیسا کہ تجھے زیادہ پسندیدہ
ہے اور جیسا کہ تیری زیادہ عزّت کے لئے ہے ویسا ہی
میرے ساتھہ کر ✣
جہاں کہ تو چاہتا ہے وہاں مجھے رکھہ اور سب

کاموں میں اپنی مرضی کے مطابق میرے ساتھہ سلوک کر +
میں تیرے ہاتھہ میں ہوں مجھے گرداگرد گھوما اور
پھر پھرا +
دیکھہ میں تیرا بندہ ہوں جو سب چیزوں کے لئے
تیار ہوں کیونکہ میں نہ اپنے لئے بلکہ تیرے لئے زندگی
بسر کرنا چاہتا ہوں اور کاش میں لایق اور کامل طور
یہہ کر سکتا +

خدا کی مرضی کے پورا کرنیکے لئے دُعا

(۳) اے نہایت رحیم یسوع اپنا فضل مجھے عطا کر کہ وہ
میرے ساتھہ ہووے اور میرے ساتھہ عمل کرے اور
میرے ساتھہ آخر تک رہے +
مجھے یہہ توفیق بخش کہ میں ہمیشہ وہی چاہوں اور
پسند کروں جو تجھے زیادہ مقبول اور زیادہ عزیز ہو +
تیری مرضی میری ہووے اور میری مرضی ہمیشہ

تیری مرضی کی پیروی کرے اور کامل طور پر اُس کے ساتھ
اتفاق رکھے ✣

میرا اور تیرا راضی ہونا اور ناراض ہونا ایک ہی ہووے
اور سوا اُس چیز کے جس سے تو راضی یا ناراض ہے اور کسی چیز
سے میں راضی یا ناراض نہ ہوں ✣

(۴) مجھے بخش کہ میں اُن سب چیزوں کی نسبت جو دنیا
میں ہیں مر جاؤں اور تیری خاطر اِس زمانے میں حقیر سمجھا
جانے اور گُمنام رہنے کو عزیز رکھوں ✣

سب مرغوب چیزوں سے زیادہ مجھے یہہ بخش کہ میں تجھ
میں آرام سے رہوں اور میرا دل تجھ میں اطمینان پاوے ✣
تو دل کی حقیقی اطمینان ہے۔ صرف تو ہی اُس کا آرام
ہے تجھ سے باہر ہو کر سب چیزیں پریشان اور بے آرام ہیں
اِس اطمینان میں یعنی تجھ واحد اور اعلیٰ اور ابدی بھلائی
میں میں لیٹوں اور سوؤں ✣

زبور ۴—۸

(16)

سولھویں فصل

اسکی بابت کہ صرف خدا ہی میں سچّی تسلّی ڈھونڈھنا چاہیئے

(۱) جو کچھ اپنی تسلّی کے لئے چاہنا یا سوچنا مجھے ممکن ہے
اُسے نہ میں یہاں بلکہ بعد از ان پانے کا انتظار کرتا ہوں +
کیونکہ اگر صرف میں ہی دنیا کی تمام تسلّیاں حاصل کر لوں
اور اُسکی سب خوشیوں سے محظوظ ہوؤں تو بھی یقین ہے
کہ وے بہت دنوں تک قائم نہ رہ سکیں +
پس علاوہ خدا کے جو غریبوں کا تسلّی دینے والا اور
فروتنوں کا مددگار ہے اور کہیں تو اے میری جان پوری
تسلّی اور کامل تازگی نہیں پا سکتی ہے +
الٰہی وعدے کا انتظار کر اے میری جان ذرہ انتظار کر
تو تو سب بھلائیوں کی کثرت آسمان میں حاصل کریگی +
اگر تو نہایت بے اندازہ طور پر موجودہ چیزوں کو چاہے

تو تو ابدی اور آسمانی چیزوں کو کھو دیگا +

چند روزہ چیزوں کو کام میں لا اور ابدی چیزوں کی آرزو رکھ +

تو کسی چند روزہ بھلائی سے آسودہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ تو ان سے حظ اُٹھانے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہے +

(۲) اگرچہ تیرے پاس سب پیدا کی ہوئی بھلائیاں ہوتیں تو بھی تو اُن سے خوش اور محظوظ نہ ہو سکتا بلکہ خدا میں جس نے سب کچھ پیدا کیا تیری کل خوشی اور مسرت موجود ہیں +

نہ ایسی خوشی جیسی خوشی کی تعریف دنیا کے بیوقوف محب کرتے ہیں بلکہ جیسی خوشی کا انتظار مسیح کے اچھے اور دیانت دار خادم کرتے ہیں اور جسکا کچھ مزہ روحانی اور پاک دل لوگ جنکی مملکت آسمان میں ہے کبھی کبھی آگے سے بھی پاتے ہیں +

ہر ایک انسانی تسلی بیہودہ اور چند روزہ ہے۔

فلپیوں ۳-۲۰

اور جو تسلّی باطن میں سچّائی سے پائی جاتی ہے وہ مبارک اور سچّی ہے +

دیندار آدمی ہر کہیں اپنے تسلّی دینے والے یسوع کو اپنے ساتھ لئے پھرتا ہے اور اُس سے کہتا ہے کہ اے خداوند یسوع تو میرے ساتھ ہر وقت اور ہر جگہہ حاضر رہ +

یہہ میرے لئے تسلّی ہو کہ میں سب انسانی تسلّی سے خالی ہونے پر خوشی سے راضی ہوؤں +

اور اگر تیری تسلّی میں کمی ہو تو میرے لئے تیری مرضی اور تیری انصافانہ آزمائش سب سے بڑی تسلّی ہووے –

زبور ۱۰۳-۹

کیونکہ تیرا جھنجھلانا دائمی نہیں اور تو اپنے غصّہ کو ابد تک نہیں رکھہ چھوڑتا +

سترہویں فصل

اسکی بابت کہ اپنی ساری فکر خدا کے حوالے کرنا چاہیئے

(۱) اے میرے بیٹے مجھے اجازت دے کہ میں جو کچھ چاہوں تیرے ساتھ کروں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تیرے لئے کیا مفید ہے ✠

تو انسان کی طرح خیال کرتا ہے۔ بہت باتوں میں جس طرح انسانی رغبت تجھے سجھاتی ہے اُسی طرح تو تجویز کرتا ہے ✠

(۲) اے خداوند جو تو کہتا ہے سچ ہے۔ تیری فکر میرے لئے اُس تمام فکر کی بہ نسبت بڑی ہے جو میں اپنے واسطے کرسکتا ہوں ✠

کیونکہ وہ بہت خطرے کے ساتھ کھڑا رہتا ہے جو اپنی ساری فکر تجھ پر نہیں ڈال دیتا ہے ✠

اے خداوند اگر میری مرضی فقط تیرے ہی ساتھ قائم اور درست رہے تو جو کچھ تجھے پسند ہو میرے ساتھ کر ✠

کیونکہ جو کچھ تو میرے ساتھ کرے سو بھلائی کے سوا

اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے +

اگر تو چاہے کہ میں تاریکی میں رہوں تو تیری حمد ہو اور اگر تو چاہے کہ میں نور میں رہوں تو پھر تیری حمد ہو۔ اگر مہربانی فرما کے مجھے تسلّی دے تو تیری حمد ہو اور اگر تو چاہے کہ میں مصیبت اُٹھاؤں تو ویسے ہی ہمیشہ تیری حمد ہو +

(۳) اے میرے بیٹے ایسا ہی تیرا حال ہونا چاہئے اگر تو میرے ساتھ چلنا چاہے +

تجھے چاہئے کہ جسقدر خوشی کرنے کے واسطے تیار ہووے اُسیقدر برداشت کرنے کے لئے بھی مستعد ہے +

تجھے چاہئے کہ جسقدر تو خوشی سے مالا مال اور دولتمند ہوتا ہے اُسیقدر خوشی سے غریب اور مسکین ہووے +

(۴) اے خداوند جو کچھ تو چاہے کہ مجھپر آوے سو میں خوشی سے تیری خاطر برداشت کروں گا +

میں چاہتا ہوں کہ تیرے ہاتھ سے بھلائی اور بُرائی

شیرینی اور تلخی خوشی اور غم کو یکساں قبول کروں اور جو
کچھ مجھ پر پڑے اُس کے لئے تیرا شکر ادا کروں +
مجھے ہر ایک گناہ سے محفوظ رکھ تو میں نہ موت سے
اور نہ دوزخ سے ڈروں گا +
اتنا ہی ہو کہ تو مجھے ابد تک رد نکرے اور زندگی
کے دفتر سے نہ مٹاوے تو جو مصیبت مجھ پر پڑیگی سو نہ مجھے
ضرر نہ پہونچائے گی +

اٹھارہویں فصل

اِسکی بابت کہ مسیح کے نمونہ کے موافق دلجمعی
سے چند روزہ پریشانیوں کی برداشت کرنا چاہئے

(۱) اے میرے بیٹے میں تیری نجات کے واسطے آسمان
سے اوترا - میں نے نہ مجبوری بلکہ محبّت کے کھینچنے سے تیرے
غموں کا بوجھ اُٹھایا تاکہ تو صبر سیکھے اور بغیر شکایت کے

چند روزہ درد و الم کی برداشت کرے ✢
کیونکہ اپنی پیدایش کے وقت سے لیکر اپنی صلیبی موت
تک کبھی غم کی برداشت سے میں خالی نہیں رہا ✢
میں نے چند روزہ چیزوں کی بڑی محتاجی اُٹھائی
میں نے اپنے خلاف اکثر شکایتیں سُنیں - میں نے بے عزتیاں
اور ملامتیں حلم سے سہیں میں نے احسانوں کے عوض
احسان فراموشیاں و معجزوں کے عوض تکفیرات و تعلیم
کے عوض تہمتیں پائیں ✢

(۲) اے خداوند چونکہ تو اپنی زندگی میں صابر رہا
اور اسمیں خصوصًا اپنے باپ کا حکم پورا کرتا تھا اِس لئے
لایق ہے کہ میں بیچارہ گنہگار بھی تیری مرضی کے موافق
صبر سے اپنی برداشت کروں اور جب تک تو چاہے
اپنی نجات کی خاطر اِس فانی زندگی کا بوجھ اُٹھاتا
رہوں ✢

کیونکہ اگرچہ یہہ زندگی موجودہ ایک بھاری بوجھہ معلوم ہوتی ہے توبھی وہ تیرے فضل سے نہایت فائیدہ مند ہوجاتی ہے اور تیرے نمونہ سے اور تیرے مقدّسوں کے نقشِ قدم سے کمزوروں کے لئے زیادہ برداشت کے لائق اور زیادہ صاف ہوجاتی ہے +

بلکہ وہ بہت ہی زیادہ پُرتسلّی بہ نسبت اسکے ہے کہ وہ پیشتر یعنی قدیم شریعت کے وقت تھی جب کہ آسمان کا پھاٹک بند تھا +

اور جب ایسے تھوڑے لوگ آسمان کی بادشاہت کو ڈھونڈھنے کی فکر رکھتے تھے تب آسمان کا راستہ بھی زیادہ تاریک دکھلائی دیتا تھا +

پھر بھی جو اُسوقت صادق اور نجات پانے والے تھے سو تیرے دُکھہ سہنے اور تیری پاک موت کے کفارہ پورا کرنے کے پہلے آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں

ہوسکتے تھے ✢

(۳) واہ کیا ہی شکر گذاریاں تجھکو اس واسطے دینا مجھے واجب ہے کہ تونے مہربانی فرماکر مجھکو اور سب ایماندارونکو اپنی ابدی بادشاہت کی اچھی اور درست راہ دکھلائی ✢ کیونکہ تیری زندگی ہماری راہ ہے اور ہم پاک صبر کے راستہ سے تیری طرف جو ہمارا تاج ہے چلتے ہیں ✢ اگر تو ہمارے آگے نہ گیا ہوتا اور ہمیں نہ تعلیم دی ہوتی تو کون پیروی کرنے کی فکر رکھتا ✢ افسوس کتنے ہی بہت لوگ پیچھے اور دور رہجاتے اگر وے تیرے جلیل نمونہ پر نظر نکرتے ✢ دیکھ ہم ابتک بھی کچھ سرد رہتے ہیں اگرچہ ہمنے تیرے بہت سے معجزوں اور تعلیموں کو سُنا ہے۔ ہمارا کیا حال ہوتا اگر تیری پیروی کرنے کے لئے اتنا بڑا النور ہمارے پاس نہ ہوتا ✢

(۱۹)

اُنیسویں فصل

نقصان رسانیوں کی برداشت اور سچے صبر کا ثبوت

(۱) کیا ہے جو تو کہتا ہے اے میرے بیٹے۔ میری اور باقی مقدسوں کی ایذا پر غور کر کے شکایت کرنے سے باز آ۔

عبرانیوں ۱۲-۴

تو نے گناہ کے مقابلہ میں کوشش کر کے ہنوز خون تک سامنا نہیں کیا۔

جو تو کرتا ہے بہ مقابلہ اُن کے کم ہے جنہوں نے ایسی بہت تکلیفوں کی برداشت کی اور جو ایسی مضبوطی سے آزمائے گئے اور ایسی سخت مصیبتوں میں ڈالے گئے اور ایسے بہت طور سے پرکھے گئے اور مشق کئے گئے۔

تجھے دوسروں کی بڑی تکلیفوں کو اس لئے یاد کرنا مناسب ہے تاکہ تو زیادہ آسانی کے ساتھ اپنی چھوٹی تکلیفوں کی برداشت کرے۔

اور اگر وے تجھکو بہت چھوٹی نہ معلوم ہوں تو دیکھیہ
کہ تیری بے صبری اسکا باعث نہ ہو +
لیکن خواہ وے چھوٹی ہوں خواہ بُری تاہم ہاں سبھوں
کی برداشت صبر سے کرنے کی فکر رکھہ +
(۲) جس قدر تو اپنے کو دُکھہ اُٹھانے کے لئے زیادہ
اچھی طرح آمادہ کرتا ہے اُسیقدر زیادہ تو ہوشیاری
سے عمل کرتا ہے اور اُسیقدر زیادہ تو اُسکا اجر بھی پاویگا
اور اگر دل اور عادت سے تو اُس کے لئے مستعدی سے
تیار ہو جاوے تو زیادہ آسانی سے تو برداشت بھی کریگا +
اور یہہ مت کہہ کہ میں ایسے آدمی کے ہاتھہ سے
اِن تکلیفوں کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں اور اِس طرح
کی برداشت کرنا مجھے مناسب نہیں ہے کیونکہ اُس
آدمی نے مجھے سخت ضرر پہونچایا اور جو کام میرے خیال
میں کبھی نہیں آئے اُن کا الزام مجھپر لگاتا ہے لیکن میں

خوشی کے ساتھہ دوسروں کے ہاتھہ سے سہونگا بشرطیکہ وے
ایسی تکلیفیں ہوں کہ اُن کا سہنا مجھے درست معلوم
ہووے ✣

ایسا خیال نادانی ہے۔ کیونکہ صبر کی نیکی پر لحاظ
نہیں کرتا ہے اور نہ اسپر بھی کہ کس سے اُسکو تاج ملنے والا
ہے بلکہ خصوصاً شخصوں کو معہ اُن نقصانوں کے جو اُن
سے پہونچے ہیں زیادہ تولا کرتا ہے ✣

(۳) وہ سچّا صابر نہیں ہے جو صرف اُسیقدر برداشت
کرنا چاہتا ہے جسقدر اُسے اچھا معلوم ہووے اور جس کے
ہاتھہ سے اُسکو پسند آوے ✣

لیکن سچّا صابر اسپر لحاظ نہیں کرتا ہے کہ کس آدمی
سے خواہ اپنے پیشوا سے خواہ کسی برابر یا چھوٹے سے خواہ
نیک و پاک مرد سے یا کجرو و نالایق سے تکلیف پاتا ہے ✣
لیکن جو جو مصیبتیں جب جب اُسپر کسی مخلوق کے ہاتھہ

سے پڑتی ہیں تو وہ اُن سبکو یکساں خداکے ہاتھ سے
شکرگذاری کے ساتھ قبول کرتا ہے اور بڑا نفع سمجھتا
ہے +

کیونکہ خدا کے نزدیک غیر ممکن ہے کہ خدا کی خاطر جس
مصیبت کی برداشت کی گئی ہو کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو
سونے اجر رہے +

(۴) لڑائی کے لئے مسلح ہو اگر تو فتحمند ہونا چاہے +

بغیر جنگ کے تو صبر کے تاج تک نہیں پہونچ سکتا +

اگر تو دُکھ اُٹھانا نہیں چاہتا ہے تو تو تاج لینے
سے انکار کرتا ہے +

اگر تو تاج لینے کی خواہش رکھتا ہے تو مردانہ طور
لڑ اور صابرانہ طور پر قائم رہ +

بغیر محنت کے آرام نہیں ملتا ہے اور بغیر لڑنے کے
فتحمندی حاصل نہیں ہوتی ہے +

(۵) اے خداوند اُسی کو میرے لئے فضل کے ذریعہ سے ممکن کر جو سرشت کے ذریعہ سے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے ✣
تو جانتا ہے کہ جب ہلکی مصیبت بھی آتی ہے تو میں کس قدر کم برداشت کر سکتا ہوں اور کسقدر جلد ناامید ہو جاتا ہوں ✣

تیرے نام کی خاطر کیسی ہی مصیبت کیوں نہ ہو اُسکی برداشت مجھے مرغوب اور پسندیدہ ہووے کیونکہ تیری خاطر دُکھ اُٹھانا اور تکلیف سہنا میری جان کے لئے نہایت ہی صحت بخش ہے ✣

بیسویں فصل

اپنی کمزوری کا اقرار اور اِس زندگی کی پریشانیاں

زبور ۳۲-۵

(۱) میں تجھ سے اپنے گناہ کا اقرار کرونگا - میں اپنی کمزوری کو اے خداوند تیرے آگے مان لونگا ✣

اکثر چھوٹی بات ہے جو مجھے نا اُمید اور غمگین کرتی ہے ✣
میں دلیری سے کام کرنے کا قصد کرتا ہوں لیکن جب
خفیف سی آزمایش بھی آجاتی ہے تب میں بڑی تنگش میں
پڑجاتا ہوں ✣
کبھی کبھی اُس چیز سے بھی جو نہایت بے قدر ہے سخت
آزمایش آجاتی ہے ✣
اور جب میں اپنے کو کچھ محفوظ سمجھتا ہوں اور آزمایشوں
کے آنے کا خیال نہیں رکھتا ہوں تب میں اپنے کو کبھی کبھی
ایک ہلکی پھونک سے قریب مغلوب ہونے کے پاتا ہوں ✣
(۲) پس اے خداوند میری پست حالی کو اور میری
کمزوری کو جو تجھے بہر صورت معلوم ہے دیکھ ✣

زبور ۶۹-۱۴

مجھ پر رحم کر اور مجھے کیچ سے نکال کہ میں نہ ڈوبوں
اور ہمیشہ تک بالکل نا اُمید نہ ہوں ✣
جو مجھے اکثر مارتے مارتے گرا دیتا ہے اور تیرے حضور

پریشان بنا دیتا ہے وہ یہہ ہے کہ میں درحقیقت ایسا ہی گرنے کے لایق اور ایسا ہی اپنی نفسانی خواہشوں کے مقابلہ میں کمزور ہوں +

اور اُن کا متواتر حملہ اگرچہ مجھے اُنہیں قبول کرنے کی حد تک بالکل نہیں پہونچاتا ہے تو بھی تکلیف اور غم سے معمور ہے اور یوں ہر روز جھگڑے میں رہنا نہایت دقّت ہے +

اس سے میری کمزوری مجھے معلوم ہوئی کہ جتنی آسانی سے مکروہ تصورات مجھہ میں گھُس آتے ہیں اُتنی آسانی سے جلتے نہیں ہیں +

(۳) اے اسرائیل کے قادرِ مطلق خدا اے ایمان دار جانوں کے سرگرم محب کاش کہ تو اپنے بندے کی محنت و مشقت پر خیال کرتا اور سب کاموں میں جنہیں وہ اختیار کرتا ہے اُسکی مدد کرتا +

مجھے آسمانی ہمّت سے دلیر کرتا نہ ہو کہ پورا نا انسان
یعنی بیچارہ جسم جو ابتک پورے طور پر روح کا مطیع نہیں ہوا
غالب آنے کے قابل ہو کیونکہ اُس کے برخلاف مجھے جب تک
کہ اِس پریشان زندگی میں سانس لیتا ہوں لڑنا ضرور
ہوگا +

افسوس یہہ کیسی زندگی ہے جہاں مصیبتیں اور پریشانیاں
جدا نہیں ہوتی ہیں اور جہاں سب چیزیں پھندوں اور دشمنوں
سے بھری ہوئی ہیں +

کیونکہ جب ایک مصیبت یا آزمایش گذر جاتی ہے تب
دوسری آتی ہے بلکہ جب پہلی لڑائی ابھی تک قایم ہے
بہتیری اور بھی جنکی اُمید نہ تھی آپڑتی ہیں +

(۴) پھر کس طرح انسان کی زندگی جسمیں ایسی تلخیاں ہیں
اور جو ایسی مصیبتوں اور پریشانیوں کے تابع ہے محبوب
ہو سکتی ہے +

اور کس طرح اُسکو زندگی کہہ سکتے ہیں جو اسقدر موتوں
اور آفتوں کو پیدا کرتی ہے +
اور تو بھی وہ محبوب ہوتی ہے اور اُس سے محظوظ ہونا
بہت لوگ ڈھونڈھتے ہیں +
دنیا پر اکثر یہہ عیب لگایا جاتا ہے کہ وہ مکّار اور بیہودہ
ہے تو بھی لوگ اُسے آسانی سے نہیں چھوڑتے کیونکہ جسم کی
شہوت بہت زیادہ حکمرانی کرتی ہے +
لیکن بعض چیزیں ہمکو دُنیا سے محبّت رکھنے کے لئے اور
بعض چیزیں اُسکی حقارت کرنے کے واسطے کھینچتی ہیں +

ایوحنا ۲-۱۶

دنیا کی محبّت کی طرف جسم کی شہوت اور آنکھوں کی
بُری خواہش اور زندگی کا جھوٹھا فخر کھینچتا ہے لیکن جو عذاب
اور پریشانیاں انصاف کی رو سے اُن کے بعد ہم پر آتی ہیں
دنیا سے نفرت اور کراہیت پیدا کراتی ہیں +
(۵) لیکن افسوس خراب خواہشوں کا شوق اُس دلکو جو دنیا

کے حوالہ کیا گیا ہے مغلوب کرتا ہے اور وہ کانٹوں کے
تلے رہنا شادمانی سمجھتا ہے۔ کیونکہ اُس نے خدا کی شیرینی کو
اور نیکی کی باطنی مسرت کو نہ دیکھا اور نہ چکھا ہے ✣

ایوب ۳۰-۷

لیکن جو دنیا کو کامل طور پر حقیر جانتے ہیں اور خدا کے
واسطے پاک تادیب کے تابع ہو کر زندگی بسر کرنے کی فکر رکھتے
ہیں وے اُس الٰہی شیرینی سے جو دنیا کے سچّے چھوڑنیوالوں
کے لئے وعدہ کی گئی ہے ناواقف نہیں ہیں۔ اور وے
بہت صفائی سے یہہ دیکھتے ہیں کہ دنیا کیسی شدّت سے گمراہ
ہوتی ہے اور کس کس طرح سے دُھوکا کھاتی ہے ✣

اکیسویں فصل

اسکی بابت کہ خدا کی سب مہربانیوں اور نعمتوں سے
زیادہ اُس میں آرام کرنا چاہئے

(۱) اے میری جان تو سب چیزوں میں اور سب سے

زیادہ خداوند میں ہمیشہ آرام کر کیونکہ وہی مقدّسوں کا ابدی آرام ہے ✣

مجھے بخش اے شیریں ترین اور مہربان ترین یسوع کہ میں تمام مخلوق کی بہ نسبت اور تمام سلامتی و خوبصورتی کی بہ نسبت اور تمام جلال و عزت کی بہ نسبت اور تمام قدرت و منزلت کی بہ نسبت اور تمام علم و حکمت کی بہ نسبت اور تمام دولت و ہنر کی بہ نسبت اور تمام خوشی و خورمی کی بہ نسبت اور تمام شہرت و تعریف کی بہ نسبت اور تمام شیرینی و تسلّی کی بہ نسبت اور تمام امید و وعدہ کی بہ نسبت اور تمام لیاقت و آرزو کی بہ نسبت تجھ میں زیادہ آرام کروں ✣

اور تمام بخششوں اور نعمتوں کی بہ نسبت جنہیں تو دے سکتا اور اندر ڈال سکتا ہے اور اُس تمام عشرت اور شادمانی کی بہ نسبت جنہیں دل لے اور چکھ سکتا ہے تجھ میں زیادہ آرام کروں ✣

غرض تمام فرشتوں اور مقرب فرشتوں کی بہ نسبت اور آسمان کے تمام لشکر کی بہ نسبت اور تمام دیدنیوں اور نادیدنیوں کی بہ نسبت اور اُن تمام چیزوں کی بہ نسبت جو تو اے میرے خدا نہیں ہے تجھ میں زیادہ آرام کروں ✣

(۲) کیونکہ تو اے خداوند میرے خدا سب چیزوں کی بہ نسبت زیادہ نیک ہے اور صرف تو ہی اعلیٰ ہے اور صرف تو ہی قادر مطلق ہے اور صرف تو ہی سب سے کافی اور بھرپور ہے اور صرف تو ہی سب سے شیریں اور پُر تسلّی ہے ✣

صرف تو ہی سب سے حسین اور شفیق ہے اور صرف تو ہی سب چیزوں کی بہ نسبت ایسا بزرگ اور جلیل ہے کہ جسمیں کُل بھلائیاں ایک ساتھ اور کامل ہیں اور تھیں اور ہمیشہ ہونگی ✣

اور اسی سبب سے وہ چیز میرے لئے کافی نہیں ہے

جو کہ تو اپنے علاوہ مجھے دے یا اپنی بابت مجھ پر ظاہر کرے
یا وعدہ کرے جب تک کہ تو خود نہ دکھلائے دے اور پورے
طور سے نہ حاصل ہووے ✣

کیونکہ میرا دل حقیقت میں آرام نہیں کر سکتا اور نہ پورے
طور پر قناعت کر سکتا ہے تاوقتیکہ تجھ میں آرام نہ کرے
اور تمام بخششوں اور تمام مخلوقات سے زیادہ بلندی پر
چڑھ نہ جاوے ✣

(۳) اے تو میرے نہایت عزیز دولہے اے یسوع مسیح
اے سب سے پاک محب اے تو تمام مخلوق کے خداوند کاشکے
میرے پاس حقیقی آزادی کے پر ہوتے کہ میں اڑ کر تجھ میں
آرام لیتا ✣

واہ کب یہہ پورے طور پر مجھے عنایت ہوگا کہ فراغت
پاکر دیکھوں کہ تو اے خداوند میرے خدا کیا ہی شیریں
ہے ✣

کب میں اپنے کو پورے طور پر تجھ میں جمع کروں تاکہ
تجھ سے محبت رکھنے کے سبب سے نہ اپنے کو بلکہ سب
حواس اور اندازہ سے زیادہ اُس طور پر جو سب کو معلوم
نہیں ہے صرف تجھی کو پہچانوں ✣
لیکن میں اکثر آہ کرتا ہوں اور رنج سے اپنی ناخوشی
کی برداشت کرتا ہوں ✣
کیونکہ اس پریشانیوں کی وادی میں بہت سی ایسی
برائیاں واقع ہوتی ہیں جو مجھے اکثر تکلیف دیتی اور غمگین
اور دھوندھلا کرتی اور اکثر روکتی اور پراگندہ کرتی اور
ورغلاتی اور پھنساتی ہیں تاکہ میں تیرے پاس آزادانہ
دخل نہ پاؤں اور اُن شیریں ہم آغوشیوں سے جو ہمیشہ
مبارک روحوں کے لئے مہیا ہیں محظوظ نہ ہوں ✣
واہ میری آہ اور میری طرح طرح کی دلگیری
جو زمین پر ہے تجھ میں اثر کرے ✣

(۴) اے یسوع اے ابدی جلال کی رونق اے مسافر روح کی تسلّی تیرے حضور میرا مُنھہ بغیر آواز کے ہے اور میری خاموشی تجھہ سے بولتی ہے +

کب تک میرا خدا نہ آنے میں دیری کرتا رہیگا +

وہ مجھہ اپنے بیچارہ غریب بندے کے پاس آوے اور خوش کرے - وہ اپنا ہاتھہ بڑھاوے اور اپنے غریب بندیکو سب تنگنش سے چھڑاوے +

آ آ کیونکہ تیرے بغیر کوئی دن یا گھڑی خوشی نہیں ہوگی کیونکہ تو میری خوشی ہے اور تیرے بغیر میری سینز خالی ہے +

میں بیچارہ اور ایک طرح سے قیدی اور زنجیروں سے جکڑا ہوا تب تک ہوں جب تک کہ تو مجھے اپنی حضوری کے نور سے تازگی نہ دے اور آزادی نہ بخشے اور دوستانہ چہرہ نہ دکھلاوے +

(۵) دوسرے لوگ جو کچھ چاہیں سو تیرے عوض ڈھونڈھیں لیکن مجھے سوا تیرے اے میرے خدا اے میری امید اے میری ابدی نجات کچھ پسند نہیں آتا اور نہ کچھ پسند آویگا÷ میں چپ نہ رہونگا اور دعا مانگنے سے باز نہ آؤں گا تا وقتیکہ تیرا افضل نہ لوٹے اور تو مجھ سے باطناً نہ بولے÷

(۶) دیکھ میں حاضر ہوں ۔ دیکھ میں تیرے پاس آتا ہوں اِس لئے کہ تو نے مجھے بلایا ۔ تیرے آنسو اور تیری جان کی آرزو اور تیرے دل کی فروتنی و شکستگی مجھے مائل کر کے تیرے پاس کھینچ لائی ہیں÷

(۷) اور میں نے کہا کہ اے خداوند میں نے تجھے بلایا اور تجھ سے محظوظ ہونا چاہا کیونکہ میں سب کچھ تیرے لئے رد کرنے کو تیار رہا ہوں÷ کیونکہ پہلے تو نے مجھے ترغیب دی کہ میں تجھے ڈھونڈھوں÷

اس لئے تو مبارک کہا جاوے اے خداوند جس نے
اپنی رحمتوں کی کثرت کے موافق اپنے بندے پر یہہ مہربانی
ظاہر کی +

تیرے بندے کے پاس اب کیا باقی ہے کہ تیرے
حضور کہے مگر یہہ کہ اپنی بدکاری اور ذلّت کو ہمیشہ یاد
کر کے اپنے کو تیرے سامنے نہایت فروتن بناوے +
کیونکہ آسمان و زمین کی تمام عجائبات میں تجھسا
کوئی نہیں ہے +

تیرے کام نہایت ہی اچھے ہیں اور تیری عدالتیں
سچّی اور تیری دور اندیشی سے عالم کا انتظام ہوا
کرتا ہے +

اے باپ کی دانائی تیری حمد ہو اور تیرا جلال
ظاہر ہو اور میرا مُنہہ اور میری جان اور تمام مخلوقات
بلکہ تیری حمد کریں اور تجھے مبارک کہیں +

بائیسویں فصل

(۹۹)

خدا کی گوناگوں نعمتوں کی یاد

(۱) اے خداوند اپنی شریعت میں میرا دل کھول اور مجھے اپنے حکموں پر چلنا سکھلا +

مجھے بخش کہ تیری مرضی کو سمجھوں اور بڑی تعظیم اور شایقانہ غور کے ساتھ نہ فقط تیری عام بلکہ تیری خاص نعمتوں کو یاد رکھوں تاکہ آیندہ لایق طور پر تیرا شکر ادا کر سکوں +

لیکن میں جانتا اور مان لیتا ہوں کہ میں سب سے ادنیٰ بات میں بھی تیری نعمتوں کی شکرگذاری کا فرض ادا نہیں کر سکتا ہوں +

میں تیری ساری بھلائیوں سے جو مجھے عنایت ہوئی ہیں بہت چھوٹا ہوں اور جب میں تیرے کرم پر

غور کرتا ہوں تب اُسکی عظمت کے سبب سے میری روح غش کھا جاتی ہے ✢

(۲) جتنی چیزیں خواہ جان میں خواہ جسم میں ہماری ہیں اور جو چیزیں ظاہرًا یا باطنًا خلقتًا یا غیر خلقتًا ہمارے پاس ہیں سو سب تیرے ہی احسان ہیں اور تجھی کو کریم اور مہربان اور نیک بتلاتی ہیں کہ جس سے ہمنے ساری بھلائیاں پائی ہیں ✢

اگرچہ ایک نے زیادہ چیزیں پائیں اور دوسرے نے کم تو بھی سب تیری ہی ہیں اور تیرے بغیر سب سے چھوٹی چیز بھی نہیں مل سکتی ہے ✢

جس نے بہت بڑی چیزیں پائیں نہ چاہیے کہ وہ اپنی لیاقت پر فخر کرے یا دوسروں کی بہ نسبت اپنی بڑائی کرے یا چھوٹوں سے غرور کے ساتھ پیش آوے کیونکہ وہی بہت بڑا اور بہت اچھا ہے جو اپنی طرف

چیزوں کو کم منسوب کرتا ہے اور شکرگذاری میں بہت
فروتن اور بہت دیندار ہے ✠

اور جو اپنے کو سبھوں سے زیادہ ذلیل سمجھتا ہے
اور اپنے کو بہت نالایق تجویز کرتا ہے سو بہت بڑی برکتوں
کے پانے کے زیادہ لایق ہے ✠

(۳) لیکن جس نے کم چیزیں پائیں نہ چاہئے کہ وہ
دلگیر ہووے یا بُرا مانے یا اپنے سے زیادہ دولتمند پر
حسد کرے بلکہ خاصکر تیری طرف متوجہ ہووے اور
تیری مہربانی کی بہت ہی زیادہ تعریف کرے اسواسطے کہ
تو اپنی نعمتوں کو ایسی کثرت سے اور ایسی بیغرضی اور
بے طمعی سے بغیر کسی کی طرفداری کے بخشا کرتا ہے ✠

سب چیزیں تجھی سے ہیں اور اس لئے تو ہی سب
چیزوں میں تعریف کئے جانے کے لایق ہے ✠

تو جانتا ہے کہ ایک ایک کو کیا دینا بہتر ہے اور

کیوں اسکے پاس کم اور اُس کے پاس زیادہ ہے اسکو تجویز کرنا نہ ہمارا بلکہ تیرا ہی کام ہے کیونکہ تو ہی ٹھیک ٹھیک جانتا ہے کہ ہر ایک کے لئے کیا لایق ہے ✢

(۴) پس اے خداوند میں اسے بڑی ہی نعمت سمجھتا ہوں کہ میرے پاس بہت ایسی چیزیں نہیں ہیں جو ظاہرا اور انسانوں کی راے میں تعریف اور بزرگی کے لایق دکھائی دیویں ✢

یہانتک کہ جو اپنی ذاتی غریبی اور نالایقی پر غور کرتا ہے اُسکو اسوجہ سے نہ فقط کچھ رنج وغم و ناامیدی کے اوٹھانے سے باز رہنا بلکہ تسلّی اور خوشی بھی پانا چاہئے ✢

کیونکہ تو نے اے خدا غریبوں اور عاجزوں اور اِس دنیا کے حقیروں کو اپنے لئے برگزیدہ کیا تاکہ وے تیرے دلی دوست اور خادم بنیں ✢

اس کے گواہ تیرے وے رسول ہیں جنھیں تو نے

زبور ۴۵-۱۶

تمام زمین پر سردار مقرر کئے ✣

توبھی وے اس دنیا میں بغیر شکایت کے زندگی بسر کرکے ایسے فروتن اور خالص بغیر تمام کینہ اور فریب کے یہانتک رہتے تھے کہ وے خوش ہوئے کہ ہم اس لایق ٹھہرے کہ تیرے نام کے لئے بے حرمت ہوویں اور جن چیزوں سے دنیا نفرت رکھتی تھی اُن سے وے بڑی محبت کے ساتھ ہم آغوش ہوئے ✣

اعمال ۵-۴۱

(۵) پس تیرے محب کو اور تیری نعمتوں کے پہچاننے والے کو جیسا کہ تیری مرضی سے جو اُسکی نسبت ہے اور تیرے دائمی انتظام کی پسندیدگی سے حظ اُٹھانا چاہیے ویسا اور کسی چیز سے نہ چاہیے ✣

اور اسی وجہ سے اُسکو ایسا قانع اور مطمین رہنا چاہیے کہ جسقدر اور کوئی آدمی بڑا ہونا چاہے اسیقدر وہ خوشی سے سب سے چھوٹا ہونا پسند کرے ✣

اور آخر درجہ میں بھی ایسا راضی و قانع رہنا چاہیئے جیسا کہ اول درجہ میں۔ اور ویسی ہی خوشی سے حقیر اور نامقبول اور تمام نام اور شہرت سے خالی ہونے کو پسند کرنا چاہیئے جیسا کہ لوگوں سے زیادہ معزز ہونے اور دنیا میں اُن سے بڑا گنے جانے کو +

کیونکہ چاہیئے کہ تیری مرضی اور تیرے جلال کی محبّت سب چیزوں سے سبقت لے جاویں اور اُن سب نعمتوں کی بہ نسبت جنہیں وہ پاچکا یا پاویگا اُس کو زیادہ تسلّی دیویں +

تیئسویں فصل

چار باتوں کی بابت جو بڑی اطمینان دل میں لاتی ہیں

(۱) اے میرے بیٹے اب میں تجھے اطمینان اور سچّی آزادی کی راہ سکھلاؤنگا +

(۲) اے خداوند جو تو کہتا ہے سو کر کیونکہ یہہ مجھے سُنّنے

میں خوش آتا ہے ÷

(۳) اے میرے بیٹے اپنی مرضی پوری کرنے کی

بہ نسبت دوسرے کی مرضی پوری کرنے کی زیادہ فکر رکھہ ÷

زیادہ پانے کی بہ نسبت ہمیشہ کم پانے کو اختیار کر ÷

نیچی جگہہ کو اور سبھوں کے تلے ہونے کو ہمیشہ ڈھونڈھہ ÷

ہمیشہ آرزو رکھہ اور دعا مانگ کہ خدا کی مرضی

تجھہ میں بالکل پوری ہو ÷

دیکھہ ایسا ہی آدمی اطمینان اور راحت کی سرحد

میں داخل ہوتا ہے ÷

(۴) اے خداوند تیرا یہہ مختصر کلام اپنے میں بہت سا

کمال رکھتا ہے ÷

وہ کہنے میں چھوٹا لیکن معنی میں پُر اور پھل میں

مالا مال ہے ÷

کیونکہ اگر میں ایمانداری کے ساتھہ اُسے حفظ رکھہ سکتا تو نہ لازم آتا کہ مجھہ میں ایسی آسانی کے ساتھہ بیقراری پیدا ہووے ✠

کیونکہ جب جب میں اپنے کو بیقرار اور زیر بار پاتا ہوں تب تب مجھے یہہ دریافت ہوتا ہے کہ میں اس تعلیم سے دور ہو گیا ہوں ✠

لیکن تو جو سب کچھہ کر سکتا ہے اور میری جان کی ترقی کو ہمیشہ چاہتا ہے مجھہ میں اپنا فضل بڑھا تاکہ میں تیرا کلام پورا کروں اور اپنی نجات کے کام کئے جاؤں ✠

بُرے خیالوں کے خلاف دعا

(۵) اے خداوند میرے خدا مجھہ سے دور نہ ہو اے میرے خدا جلد میری مدد کر۔ کیونکہ مجھہ میں طرح طرح کے خیالات اور بڑے بڑے خوف پیدا ہوئے ہیں جو

زبور ۷۱-۱۲

میری جان کو ایذا دیتے ہیں +

کس طرح میں اُن سے بے ضرر درگذر ونگا اور کس طرح میں اُن کو چور چور کروں گا +

(۶) وہ کہتا ہے کہ میں تیرے آگے چلونگا اور ٹیڑھی جگہوں کو سیدھا کروں گا اور میں قید خانہ کے دروازوں کو کھولوں گا اور خلوتوں کی پوشیدہ باتیں تجھپر ظاہر کرونگا +

الیسعیا ۴۵-۲

(۷) جیسا تو کہتا ہے اے خداوند ویسا ہی کر اور ایسا ہو کہ تیرے چہرے کے ظاہر ہونے سے سب بُرے خیالات بھاگ جاویں +

یہہ میری امید اور میری ایک ہی تسلّی ہے کہ ہر ایک مصیبت میں تیرے پاس بھاگ آؤں اور تجھپر بھروسا رکھوں اور اپنے تہِ دل سے تجھے پکاروں اور صبر سے تیری تسلّی کا انتظار کروں +

دل کی روشنی کے لئے دعا

(۸) اے مہربان یسوع اپنے اندرونی نور کی روشنی سے مجھے منور کر اور میرے دل کے مسکن سے سب تاریکی دور کر +

میرے بہت سے آوارہ خیالوں کو روک دے اور اُن کو جو زور سے مجھپر حملہ کرتے ہیں ریزہ ریزہ کر ڈال +

میرے واسطے مضبوطی سے لڑ اور ان وحشیوں یعنی جسم کی ان ورغلانے والی خواہشوں کو مغلوب کر تاکہ تیری طاقت سے اطمینان حاصل ہو اور تیری ستایش کی کثرت پاک ہیکل یعنی ضمیر مصفّا میں سُنائی دیوے +

ہواؤں اور طوفانوں کو حکم دے اور سمندر سے کہہ کہ ٹھہر جا اور بادِ شمالی سے کہہ کہ مت چل تو بڑی تسکین ہو گی +

زبور ۴۳-۳

(۹) اپنے نور اور اپنی سچائی کو ظاہر کر تاکہ وے
زمین پر روشن ہوویں کیونکہ جب تک تو مجھے منور
نہ کرے تب تک میں ویران اور سنسان زمین ہوں ✣

پیدایش ۱-۲

اوپر سے اپنا فضل اونڈیل اور میرے دل کو
اپنی آسمانی اوس سے بھگو اور روے زمین کے سینچنے
کے لئے دینداری کی نہریں جاری کر تاکہ وہ اچھا اور
عمدہ پھل لاوے ✣

میرے دل کو جو گناہوں کے بوجھ سے دب گیا ہے
ابھار اور میری تمام آرزو کو آسمانی چیزوں کی طرف
کھینچ تاکہ آسمانی خوشحالی کی شیرینی کے چکھنے کے باعث
زمینی چیزوں پر خیال کرنا برا معلوم ہووے ✣

(۱۰) مجھے پکڑ اور مخلوقات کی تمام ناپایدار تسلّی سے
نکال کیونکہ کوئی مخلوق چیز میری تمنّا کو پورے طور پر
تسکین اور تسلّی نہیں دے سکتی ہے ✣

مجھے اپنے ساتھ محبّت کی اوس زنجیر سے جو جدا نہیں
ہوسکتی ہے جکڑ کیونکہ فقط توہی محب کے لئے کافی ہے
اور تیرے بغیر تمام چیزیں لغو ہیں ❖

چوبیسویں فصل

دوسرونکے احوال کو تجسس کے ساتھ ڈھونڈھنے سے پرہیز کرنا

(۱) اے میرے بیٹے تجسس نہ کر اور بیہودہ فکروں
سے تکلیف نہ اُٹھا ❖

تجھکو اس سے یا اُس سے کیا۔ تو میرے پیچھے
ہو لے ❖

یوحنا ۲۱ - ۲۲

کیونکہ تجھے کیا کہ وہ ایسا یا ویسا ہے اور یہہ اِس
طرح اور اُس طرح کہتا ہے یا کرتا ہے ❖
تجھے دوسروں کے لئے جواب دینے کی حاجت نہیں

بلکہ تجھے اپنے ہی لئے حساب دینا پڑیگا پس تو کیوں اِس طرح اپنے کو پھنساتا ہے ❖

دیکھہ میں ہر ایک کو پہچانتا ہوں اور سب کچھہ جو آسمان کے نیچے واقع ہوتا ہے دیکھتا ہوں اور میں یہہ بھی جانتا ہوں کہ ایک ایک کا کیسا حال ہے اور کیا سوچتا اور کیا چاہتا اور کس مقصد کی طرف اُس کا ارادہ رجوع ہے ❖

اِس لئے سب کچھہ میرے ہی سپرد کرنا چاہئے لیکن تو اپنے کو سچّے امن میں رکھہ اور مضطربوں کو جسقدر وے چاہیں مضطرب ہونے دے ❖

جو کچھہ اُنہوں نے کیا یا کہا ہو سو اُنہیں پر پڑے گا کیونکہ وے مجھے دھوکھا نہیں دے سکتے ہیں ❖

(۲) نہ بڑے نام کے سایہ اور نہ بہتیروں کی بےتکلفانہ دوستی اور نہ خاص آدمیوں کی محبت کے واسطے تجھے فکر

رکھنا چاہئے ✣

کیونکہ یہہ باتیں دل میں پریشانیاں اور بڑی تاریکی

پیدا کرتی ہیں ✣

میں خوشی سے تجھے اپنا کلام سُناتا اور اپنے بھیدوں

کو تجھپر ظاہر کرتا بشرطیکہ تو اشتیاق سے میرے آنے کا

منتظر رہتا اور میرے لئے اپنے دل کا دروازہ کھولدیتا ✣

ہوشیار اور دعا مانگنے کے لئے جاگتے رہ اور اپنے کو

سب کاموں میں فروتن کر ✣

۱ پطرس ۴-۷

پچیسویں فصل

اُن باتوں کی بابت جنمیں پایدار سلامتی اور سچی ترقی شامل ہے

یوحنا ۱۴-۲۷

(۱) اے میرے بیٹے میں نے یہہ کہا ہے کہ سلامتی

تم لوگوں کے لئے چھوڑے جاتا ہوں اپنی سلامتی میں

تمہیں دیتا ہوں نہ جس طرح سے کہ دنیا دیتی ہے میں تمہیں دیتا ہوں +

سلامتی کو تو سب چاہتے ہیں لیکن جو چیزیں کہ سچی سلامتی سے علاقہ رکھتی ہیں اُنکی فکر سب لوگ نہیں رکھتے ہیں +

میری سلامتی دل کے فروتنوں اور حلیموں کے ساتھ ہے۔ بہت صبر میں تیری سلامتی ہوگی +

اگر تو میری سنے اور میری آواز کا پیچھا کرے تو تو بہت سلامتی سے مالامال ہو سکیگا +

(۲) پس میں کیا کروں اے خداوند +

(۳) ہر کام میں اپنے اوپر لحاظ کر کہ تو کیا کرتا ہے اور کیا کہتا ہے اور اپنے ہر ایک ارادے کو اُسکی طرف رجوع کر کہ تو صرف مجھی کو پسند آوے اور میرے سوا کچھہ نہ چاہے اور کچھہ نہ ڈھونڈھے +

لیکن دوسروں کی باتوں یا کاموں کی بابت

جلدبازی سے کچھ تجویز نکر اور اپنے کو اُن چیزوں میں جو تیرے
سپرد نہیں ہوئی ہیں ست اولجھا۔ اِس سبب سے یہہ ہوسکیگا
کہ تو نہ تو شدت سے اور نہ تو کثرت سے بیقرار ہوگا۔

لیکن کبھی بیقراری میں نہ پڑنا اور دل یا بدن کی کچھ
تکلیف نہ سہنا نہ اِس زندگی کا بلکہ ابدی آرام کا حال ہے۔
پس یہہ ست سمجھ کہ اگر تو کچھ رنج نہ سہے تو تو نے سچی
سلامتی پائی ہے اور اگر کوئی مخالف تجھے تکلیف ندیوے
تو تیرا کل حال اچھا ہے اور اگر سب کچھ تیری خواہش کے
موافق ہووے تو یہہ کمال ہے۔

اور اگر تو بڑی دینداری اور شیرینی کی حالت میں
بھی ہو تو بھی تو اپنے کو کچھ بڑا مت سمجھ اور نہ اپنے کو خاص
طور پر محبوب جان کیونکہ نہ اِن باتوں سے نیکی کا سچا محب
پہچانا جاتا اور نہ ان باتوں میں انسان کی روحانی ترقی
اور کمال شامل ہے۔

(۴) تو پھر یہہ کس میں شامل ہے اے خداوند +

(۵) اپنے کو تمام دل سے مرضیٔ الٰہی کے حوالہ کرنے میں شامل ہے نہ کہ اسکی تلاش کرنے میں کہ کون کون چیزیں میری ہیں خواہ وے بڑی ہوں خواہ چھوٹی خواہ فانی ہوں خواہ باقی +

اسوجہ سے تو اقبالمندی و مصیبت میں ہمیشہ شکر گذار ہو کر اور سب چیزوں کو راست ترازو میں تول کر اپنا چہرہ یکساں و برابر رکھیگا +

تو امید میں ایسا دلیر اور صابر رہ کہ جب باطنی تسلّی دور ہووے تو بھی اپنے دل کو زیادہ بڑی تکلیفوں کی برداشت کرنے کے لئے تیار رکھے اور یہہ سمجھکر اپنے کو راست نہ ٹھہرا کہ یہہ اور ایسی مصیبتیں تجھکو اوٹھانا مناسب نہ تھا بلکہ یہہ سمجھہ کہ جو کچھہ میں ٹھہراتا ہوں اُس میں میں راست ہوں اور میرے مقدّس نام کی تعریف کیا کر +

تب تو حقیقی سلامتی کی سچّی اور درست راہ میں چلیگا اور تجھے یقینی امید ہوگی کہ پھر بڑی سروری کے ساتھ میرے چہرے کو دیکھیگا +

ہاں اگر تو اپنی پوری حقارت تک پہونچے تو جان لے کہ جسقدر اس تیری مسافرت میں ممکن ہے اُسقدر سلامتی کی کثرت سے تو مالا مال ہوگا +

چھبیسویں فصل

آزاد دل کی فضیلت کی بابت جو اکثر مطالعہ کرنیکی بہ نسبت عاجزانہ دعا مانگنے سے زیادہ حاصل ہوتی ہے

(۱) اے خداوند کامل آدمی کا یہہ کام ہے کہ اپنے دل کو آسمانی باتوں کی طرف متوجہ ہونے سے کبھی جدا نہ کرے اور بہت فکروں کے درمیان ایسی بے فکری کے ساتھ گذرے جو کہ سست آدمی کے مزاج میں نہیں بلکہ اُس طاقت میں

پائی جاتی ہے جو آزاد دل کا خاص حق ہے بشرطیکہ وہ کسی مخلوق کے ساتھ بیجا محبت سے نہ لگا رہے ✣

(۲) میں تیری منت کرتا ہوں اے میرے نہایت مہربان خدا مجھکو اس دنیا کی فکروں سے محفوظ رکھ تاکہ میں اُن میں زیادہ نہ اُلجھوں اور بدن کی بہتیری ضروریات سے باز رکھ تاکہ میں عیش میں گرفتار نہ ہو جاؤں اور جان کی سب رکاوٹوں سے بچا تاکہ تکلیفوں سے شکستہ ہو کر میں گر نہ جاؤں ✣

میں نہیں کہتا ہوں کہ اُن چیزوں سے محفوظ رکھ جنکو دنیاوی بیہودگی تمام خواہش سے چاہتی ہے بلکہ اُن پریشانیوں سے بچا جو فنا کی عام لعنت ہو کر سزا کے طور پر تیری بندے کی جان کو بہا نتک دباتی اور روکتی ہیں کہ روح کی آزادی میں جسقدر چاہتی ہے داخل نہیں ہو سکتی ✣

اے میرے خدا اے تو بے بیان شیرینی میرے واسطے

اُس جسمانی تسلّی کو تلخی سے بدل دے جو مجھے ابدی چیزوں کی محبّت سے کھینچ لیتی ہے اور موجودہ بھلائی کے دکھلانے کے ذریعہ سے اپنی طرف آنے کو بُرے طور پر ورغلاتی ہے +

جسم و خون مجھے مغلوب نہ کریں اے میرے خداوند مجھے مغلوب نہ کریں۔ دنیا اور اُسکی چندروزہ رونق مجھے دھوکھا نہ دیوے شیطان اور اُسکی چالاکی مجھے ٹھوکر نہ کھلاوے +

مقابلہ کرنے کی طاقت اور برداشت کرنے کا صبر اور مستقل رہنے کی اُستواری مجھے بخش +

دنیا کی سب تسلّیوں کے عوض اپنی روح کا بہت ہی شیرین مسح مجھے بخش اور جسمانی محبت کے عوض اپنے نام کی محبت میرے دل میں ڈھال + یوحنا ۲-۲۰

(۴) دیکھ کھانا پانی کپڑا اور باقی ضروریات جو بدن کی پرورش سے تعلق رکھتی ہیں سرگرم روح کے لئے بھاری

بوجھہ ہیں +

مجھے یہہ عطا کر کہ ایسی آسائشوں کو اعتدال کے ساتھہ استعمال کروں اور اُنکی بہت زیادہ خواہش میں نہ اُلجھوں +

سب چیزوں کو رد کر دینا روا نہیں ہے کیونکہ ذات کی پرورش تو ضرور ہے لیکن احتیاج سے زیادہ اور اُن چیزوں کے ڈھونڈھنے کو جو محض خوشی کے لئے ہیں پاک شریعت منع کرتی ہے کیونکہ اگر یہہ نہ کرتی تو جسم روح کے خلاف سرکشی کرتا میں تیری منت کرتا ہوں کہ اُن کے درمیان میں تیرا ہاتھہ مجھپر حکمرانی کرے تا ایسا نہ ہو کہ میں کسی امر میں زیادتی کر بیٹھوں +

ستائیسویں فصل (27.)

اِسکی بابت کہ اپنی محبت افضل بھلائی سے بہت ہی زیادہ روکتی ہے

(۱) اے میرے بیٹے تجھے لازم ہے کہ کُل کے عوض میں کُل دیوے اور آپ اپنے میں کچھ نہ ہووے ٭

جان کہ خود اپنی محبت دنیا کی ہر ایک چیز سے تجھے زیادہ ضرر پہونچاتی ہے ٭

جسقدر محبت اور الفت کہ تو کسی چیز سے رکھتا ہے اُسیقدر وہ چیز بھی کم یا زیادہ تیرے ساتھ لگی رہتی ہے ٭

اگر تیری محبت صاف اور خالص اور بخوبی قاعدہ سے درست ہووے تو تو سب چیزوں کی قید سے آزاد ہوگا ٭

جو چیز رکھنا روا نہیں ہے اُسکا لالچ مت کر اور جو چیز تجھے

روک سکتی اور باطنی آزادی سے محروم کرسکتی ہے اوسے اپنے پاس نہ رکھہ +

تعجب ہے کہ تو اپنے کو سعہ اُن سب چیزوں کے جنکی خواہش کرسکتا یا جنکو اپنے پاس رکھہ سکتا ہے تہ دل سے بالکل میرے سپرد نہیں کرتا ہے +

(۲) کسواسطے تو بیہودہ غم سے گھلا جاتا ہے اور کیوں فضول فکروں سے ماندگی اُٹھاتا ہے +

میری رضامندی پر قایم رہ تو تو کچھہ نقصان نہ اُٹھاوے گا +

اگر تو یہہ یا وہ ڈھونڈھے یا یہاں یا وہاں جانا چاہے تاکہ اپنا فایدہ اور خوشی زیادہ حاصل کرے تو تو کبھی آرام نہ پاویگا اور نہ فکر سے آزاد ہوگا کیونکہ ہر ایک حال میں کچھہ نہ کچھہ کمی پائی جاویگی اور ہر ایک جگہہ میں کوئی نہ کوئی ہوگا جو تیری مخالفت کرے گا +

(۳) لہذا اس سے فایدہ نہ ہوگا کہ کوئی ظاہری چیز تجھے
حاصل ہووے یا تیرے لئے بڑھائی جاوے بلکہ اس سے
ہوگا کہ تو اُسے حقیر سمجھے اور بالکل دل سے اُکھاڑ ڈالے *
اس بات کو نہ فقط نقد و مال کی بابت بلکہ عزت کی
تلاش اور بیہودہ تعریف کی آرزو کی بابت بھی جو سب دنیا
کے ساتھ گذر جاتی ہیں سمجھنا چاہیے *
اگر سرگرم روح غیر حاضر ہووے تو جگہہ سے تجھے بہت
ہی کم فایدہ ہوگا اور اگر تیرے دل کا حال حقیقی بنیاد سے
خالی ہو یعنی اگر تو مجھہ میں مستقیم نہ ہے تو وہ امن جو باہر سے
ڈھونڈھا جائے بہت دیر تک قایم نہ رہیگا *
تو اپنے کو بدل سکیگا لیکن اصلاح نہ دے سکیگا کیونکہ
جب موقع ملتا ہے اور اُس کے موافق کیا جاتا ہے تب جس
چیز سے تو بھاگا اُسکو بلکہ اُس سے زیادہ پاویگا *

صاف دل اور آسمانی دانائی کے واسطے دُعا

(۴) اے خداوند اپنی روح کے فضل سے مجھے مستقیم کر + مجھے بخش کہ میں باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤں اور میرا دل سب بے فایدہ فکر اور تردد سے فارغ ہووے تاکہ کوئی چیز خواہ بیقدر خواہ بیش قیمت کیوں نہ ہو اُسکی طرح طرح کی خواہشوں سے نہ کھینچا جاؤں بلکہ سب چیزوں کو گویا گذرتی ہوئی اور اپنے کو بھی اُن کے ساتھ ویساہی گویا گذرتا ہوا دیکھوں + کیونکہ آسمان کے نیچے کچھ باقی نہیں رہتا ہے بلکہ سب کچھ بطلان اور روح کی رنجش ہے۔ واہ کیا ہی دانشمند ہے وہ جو ایسا خیال کرتا ہے +

افسیوں ۳-۱۶

واعظ ۱-۱۴

(۵) اے خداوند مجھے آسمانی دانائی بخش کہ میں سب سے زیادہ تجھے ڈھونڈھنا اور پانا اور سب سے زیادہ تجھ سے حظ اُٹھانا اور محبت رکھنا اور سب باقی چیزوں کو جیسی کہ وے ہیں تیری دانائی کی تدبیر کے موافق سمجھنا سیکھوں +

مجھے بخش کہ جو میری خوشامد کرے اُس سے پرہیز کرنے کے لئے
ہوشیار رہوں اور جو میری مخالفت کرے اُسکی برداشت
کرنے کے لئے صابر رہوں ٭
کیونکہ لفظوں کی ہر ایک ہوا سے جنبش نہ کھانا اور ہر ایک
بُرے خوشامد کرنے والے کی طرف کان نہ دینا بڑی دانشمندی
ہے کیونکہ اسی طرح جس راہ پر میں نے قدم رکھا ہے اُس پر بے خطر چلونگا ٭

اٹھائیسویں فصل

بدگویوں کی زبان کے خلاف

(۱) اے میرے بیٹے اگر بعض لوگ تیری بابت بُرا
خیال کریں اور جس بات کا سُننا تجھے اچھا نہ معلوم ہو وہ
کہیں تو بُرا مت مان ٭
تجھے اپنی بابت زیادہ بُرا خیال کرنا اور اپنے سے کسی
دوسرے کو زیادہ کمزور نہ سمجھنا لازم ہے ٭

اگر تو روحانی طور پر چلے تو اوڑتی ہوئی باتوں کو
دل میں بہت نہیں تو لیگا ✣
یہہ کم دور اندیشی نہیں ہے کہ تو بُرے وقت میں
چُپ رہے اور دل سے میری طرف متوجہ ہووے اور
انسان کی منصفی سے نگھبراوے ✣
(۲) تیری سلامتی انسانوں کی زبان پر موقوف
نہ ہووے کیونکہ خواہ وے تیری بابت بُرے طور سے بیان
کریں خواہ بھلے طور سے تو بھی تو اس سبب سے دوسرا
آدمی نہ ہو جائیگا۔ حقیقی سلامتی و حقیقی جلال کہاں ہے؟
کیا مجھہ میں نہیں ✣
اور جو انسانوں کی نظروں میں پسندیدہ ہونے
کی آرزو نہیں رکھتا ہے اور اُن کی نظروں میں ناپسند
ہونے سے نہیں ڈرتا ہے وہ بہت سلامتی سے مالامال
ہوگا ✣

بے انداز محبّت اور بیہودہ خوف سے دل کی تمام بے آرامی اور حواس کی پریشانی پیدا ہوتی ہے +

اُنتیسویں فصل

مصیبت آنے کے وقت کس طرح خدا کو پُکارنا اور مبارک کہنا چاہیئے

(۱) اے خداوند تیرا نام ابد الآباد مبارک کہا جاوے اسواسطے کہ تونے چاہا کہ یہہ آزمایش و مصیبت مجھپر آوے + میں اُس سے نہیں بھاگ سکتا ہوں بلکہ تیرے پاس بھاگ آنے کی ضرورت رکھتا ہوں تاکہ تو میرا مددگار ہووے اور اُسے میرے واسطے بھلائی سے بدل دیوے +

اے خداوند اب میں مصیبت میں ہوں اور میرے دل کی حالت اچھی نہیں ہے بلکہ میں رنج موجودہ سے

بہت تنگ ہوں +

اور اب اے محبوب باپ میں کیا کہوں میں تنگش میں گرفتار ہوں۔ مجھے اِس گھڑی سے بچا +

لیکن میں تو اسی گھڑی کے لئے آیا ہوں تاکہ تیرا جلال اُسوقت ظاہر ہووے جسوقت کہ میں بہت ہی فروتن کیا جاؤں اور تیرے ذریعہ سے رہائی پاؤں +

اے خداوند مہربانی کرکے مجھے رہائی دے کیونکہ میں بیچارہ تیرے بغیر کیا کر سکتا ہوں اور کہاں جاؤں +

اِس تکلیف میں بھی اے خداوند مجھے صبر دے اور میری مدد کر اے میرے خدا تو میں کتنا ہی کیوں نہ دبایا جاؤں تو بھی نہ ڈروں گا +

(۲) اور میں اِن تنگیوں میں اب کیا کہوں +

اے خداوند تیری مرضی بر آوے کیونکہ میں مصیبت پانے اور زیر بار ہونے کا بخوبی مستحق ہوا +

یوحنا ۱۲-۲۷
یوحنا ۱۲-۲۷
زبور ۱۳۴۰
متی ۶-۱۰

البتہ مناسب ہے کہ اُسے برداشت کروں اور کاش کہ صبر سے برداشت کروں جب تک طوفان گذر نہ جاوے اور پھر سب کچھ درست نہ ہو جاوے +

لیکن تیرا قادر مطلق ہاتھ اس آزمایش کو بھی مجھ سے دور کرنے اور اُس کے حملہ کو نرم کرنے کے لئے قوی ہے تاکہ میں بالکل نہ زیر بار ہو جاؤں۔ جیسا کہ تو نے اے میرے خدا اے میری رحمت بہت مرتبہ اس سے پہلے میرے ساتھ کیا

اور جسقدر میرے لئے یہہ زیادہ مشکل ہے اُسیقدر تیرے لئے اے حق تعالیٰ کے دہنے ہاتھ یہہ انقلاب زیادہ آسان ہے +

زبور ۷۷-۱۰

---

(30)

تیسویں فصل

الٰہی مدد کے لئے منت کرنا اور فضل کے پھیر پانے کا بھروسا

نحوم ۱-۷

(۱) اے میرے بیٹے میں خداوند مصیبت کے دن حصین قلعہ ہوں +

متی ۱۱-۲۸

میرے پاس آ جب تیری حالت اچھی نہ ہو + جو چیز سب سے زیادہ آسمانی تسلّی کو روکتی ہے سو یہہ ہے کہ تو زیادہ دیر میں دعا کی طرف اپنے کو متوجہ کرتا ہے + کیونکہ تو مجھہ سے میری منت کرنے کے پہلے ہی تو بہتیری تسلّیاں ڈھونڈھنے اور ظاہری چیزوں سے اپنے کو تازہ کرنے لگتا ہے ۔ اسی لئے ایسا ہوتا ہے کہ سب کچھہ تجھے کم فایدہ بخشتا ہے تاوقتیکہ تو اسے خیال نہ کرے کہ میں وہ ہوں جو اپنے سے امید رکھنے والوں کو رہائی دیتا ہوں اور مجھہ سے

باہر نہ تو قوی مدد و نہ تو فائدہ مند صلاح و نہ تو دائمی تدبیر ہے +

لیکن اِس طوفان کے بعد میری رحمتوں کی روشنی میں دم لیکر پھر طاقت حاصل کر کیونکہ میں خداوند کہتا ہوں کہ میں نزدیک ہوں تاکہ سب چیزوں کو نہ صرف کامل طور ہی پر بلکہ کثرت سے اور حد سے زیادہ پھر درست کردوں +

(۲) کیا کوئی کام میرے لئے مشکل ہے یا میں اُس کے موافق ہوں جو کہتا ہے اور نہیں کرتا ہے +

تیرا ایمان کہاں ہے - پائداری اور استقلال سے قائم رہ دلیر اور صابر مرد ہو - تیرے پاس تسلّی اپنے وقت پر آویگی +

منتظر رہ میرا انتظر رہ - میں آؤں گا اور تجھے شفا بخشوں گا +

وہ آزمایش ہے جو تجھے تکلیف دیتی ہے - اور وہ بیہودہ خوف ہے جو تجھے ڈراتا ہے +

آیندہ واقعات کی فکرمندی تیرے پاس سوا اس کے

متی ۶-۳۴

اور کیا لاتی ہے کہ تو غم پر غم پاوے۔ آج کا دکھ آج ہی

کے لئے بس ہے +

آیندہ ماجروں سے جو شاید کبھی وقوع میں نہ آوینگے

پریشان ہونا یا محظوظ ہونا بیہودہ اور بے فایدہ ہے +

(۳) لیکن اس طرح کے وہموں سے دھوکھا کھانا انسانی

خاصہ ہے اور ایسی آسانی سے دشمن کے ورغلانے کی طرف

کھینچا جانا اُس دل کا نشان ہے جو ہنوز کمزور ہے +

وہ تو اسکی پروا نہیں کرتا ہے کہ خواہ سچّی باتوں سے

خواہ جھوٹھی باتوں سے تجھے دھوکھا اور فریب دیوے اور

خواہ موجودہ چیزوں کی محبّت سے خواہ آیندہ چیزوں کے

ڈر سے تجھکو گرا دیوے +

یوحنا ۱۴-۱-۲۷

بس تیرا دل نہ گھبراوے اور نہ ڈرے +

یوحنا ۱۴-۱ زبور ۱۳-۵

مجھپر ایمان لا اور تیرا بھروسا میری رحمت پر ہووے +

جسوقت تو اپنے کو مجھہ سے بہت ہی دور سمجھے اُسوقت اکثر میں تجھہ سے بہت ہی نزدیک ہوں +

جسوقت تو سمجھتا ہے کہ قریب قریب کُل ضایع ہو گیا ہے اُسوقت اکثر اجر کا بہت ہی بڑا نفع تیرے سامنے ہے + کُل تو ضائع نہیں ہو گیا ہے جبوقت کوئی ماجرا تیرے خلاف واقع ہوتا ہے +

اپنے دل کی موجودہ حالت کے موافق منصفی کرنا اور اِس طرح کسی رنج کے ساتھہ جہاں کہیں سے وہ آگیا ہو لپٹا رہنا اور اِس طور سے اُسے قبول کرنا کہ گویا اُس سے چھوٹنے کی تمام امید منقطع ہو گئی ہے تجھے واجب نہیں ہے +

(۴) اگرچہ میں نے ایک عرصہ کے لئے تیرے پاس کوئی مصیبت بھیجی ہو یا تیری مرغوب تسلّی بھی تجھہ سے دور کر لی ہو تو بھی تو یہہ نہ سمجھہ کہ میں نے تجھے بالکل چھوڑ دیا ہے کیونکہ آسمان کی بادشاہت میں جانے کی یہی راہ ہے +

اور یہہ تیرے لئے اور میرے باقی خادموں کے لئے
بلاشک بہت ہی مفید ہے کہ تم لوگ سب کچھ اپنی خواہش
کے موافق نہ پاؤ بلکہ مصیبتوں میں مشّاق ہو جاؤ +
مجھے تیرے مخفی خیالات معلوم ہیں اور یہہ بھی کہ تیری
بہبودی کے واسطے یہہ بہت مفید ہے کہ تو کبھی کبھی روحانی
لذّت سے محروم کیا جائے تا ایسا نہ ہو کہ تو شاید اپنی
اقبال مندی کے سبب سے پھول اُٹھے اور اُس چیز سے
جو تو نہیں ہے اپنے کو خوش کرنا چاہے +
جو میں نے دیا سو پھیر لے سکتا ہوں اور جب چاہوں
اُسے واپس کر سکتا ہوں +
(۵) جب میں نے دیا تب بھی میرا ہے اور جب میں نے
پھیر لیا تب بھی تیرا نہیں لیا کیونکہ ہر ایک بخشش اور
ہر ایک کامل انعام میرا ہے +

یعقوب ۱-۱۷

اگر میں تیرے پاس تکلیف یا کوئی مخالفت بھیجوں

تو تو رنجیدہ نہ ہو اور تیرا دل مایوس نہ ہو کیونکہ میں جلد تیری مدد کر سکتا اور ہر ایک تکلیف کو خوشی سے بدل سکتا ہوں +

تاہم میں عادل اور نہایت ستایش کے لایق ہوں اگرچہ میں ایسا سلوک بھی تیرے ساتھ کرتا ہوں +

(۶) اگر تو درستی سے خیال کرے اور حقیقی طور سے غور کرے تو تجھے مصیبتوں کے سبب سے کبھی ایسا غمگین نہ ہونا بلکہ خوشی کرنا اور احسان ماننا چاہیئے +

ہاں اسکو بے مثل خوشی سمجھنا چاہیئے کہ میں تجھے غموں سے تکلیف دینے میں دریغ نہیں کرتا +

میں نے اپنے اُن پیارے شاگردوں سے جن کو حقیقتاً میں نے نہ چند روزہ خوشیوں کے لئے بلکہ بڑی لڑائیوں کے لئے۔ نہ عزّتوں کے لئے بلکہ حقارتوں کے لئے۔ نہ کاہلی کے لئے بلکہ محنتوں کے لئے۔ نہ آرام

لے لئے بلکہ صبر کے ساتھ بہت پھل لانے کے لئے بھیجا ہے کہا کہ جیسا باپ نے مجھے پیار کیا ویسا ہی میں نے تمہیں پیار کیا۔ ان باتوں کو اے میرے بیٹے یاد رکھ +

یوحنا ۱۵-۹

اکتیسویں فصل

خالق کے دریافت کرنے کے لئے ہر ایک مخلوق سے غافل ہونا

(۱) اے خداوند اگر مجھکو وہاں پہونچنا واجب ہے جہاں انسان یا کوئی مخلوق میرے لئے روک نہ ہو سکے تو مجھے اور زیادہ فضل کی ضرورت ہے +

کیونکہ جب تک کوئی چیز مجھے باز رکھتی ہے تب تک میں آزادی سے تیری طرف اُوڑ نہیں سکتا ہوں + اُس نے آزادی سے اُوڑنا چاہا جس نے کہا کاش کہ کبوتر کے سے میرے پنکھ ہوتے تو میں اُوڑ جاتا اور آرام پاتا +

زبور ۵۵-۶

خالص آنکھہ کی بہ نسبت اور کیا زیادہ ساکن ہے
اور اُسکی بہ نسبت جو زمین کی کسی چیز کی خواہش نہیں
رکھتا اور کیا زیادہ آزاد ہے +

پس انسان کو لازم ہے کہ ہر ایک مخلوق سے
فوقیت لے جاوے اور اپنے کو پورے طور سے ترک
کرے اور دل کی بیخودی میں قایم رہے اور یہہ دیکھے
کہ تجھہ میں جو سب چیزوں کا بانی ہے مخلوقوں کی سی
کوئی چیز نہیں ہے +

اور اگر انسان سب مخلوقوں سے رہائی نہ پاوے
تو الٰہی باتوں پر آزادی سے توجہہ نکر سکیگا +
اِس لئے تھوڑے ہی لوگ دھیان کرنے والے ہیں
کیونکہ تھوڑے ہی لوگ اپنے کو مخلوق و فانی چیزوں
سے بالکل علٰحدہ کرنا جانتے ہیں +
(۲) اِس کے لئے اُس بڑے فضل کی ضرورت

ہے جو جان کو اوپر کی طرف کھینچے اور اُسکو اُس سے اوپر کی طرف لے جاوے ✢

اور اگر آدمی روح مین اوپر کی طرف کھینچا نہ جاوے اور سب مخلوقوں سے آزاد نہ ہووے اور خدا کے ساتھہ بالکل ایک نہ کیا جاوے تو جو کچھہ وہ جانتا ہے اور جو کچھہ اُس کے پاس ہے سو گراں وزن نہیں ہے ✢

جو سوا تنہا واحد لا انتہا ابدی بھلائی کے اور کسی چیز کو بڑا سمجھتا ہے وہ بہت دنوں تک چھوٹا اور پست حال رہے گا ✢

کیونکہ جو کوئی چیز خدا نہیں ہے سو ناچیز ہے اور اُسے ناچیز کے برابر سمجھنا چاہیئے ✢

روشن ضمیر و جاں نثار مرد کی دانائی اور ہے اور عالم و فاضل کی عقلمندی اور ہے ✢

اُس تعلیم کی بہ نسبت جو محنت کے سبب سے

اِنسانی ذہن سے حاصل ہوتی ہے وہ تعلیم جو اوپر کی طرف سے الٰہی چشمہ سے بہتی ہے کہیں اعلیٰ ہے ✣

(۳) بہتیرے ایسے پائے جاتے ہیں جو دھیان کی خواہش تو رکھتے ہیں لیکن جو شرطیں اُس کے لئے ضروری ہیں اون کو بجالانے کی فکر نہیں رکھتے ہیں ✣

یہی بڑی رکاوٹ ہے کہ نشانیوں اور محسوسوں پر تو بھروسا کیا جاتا ہے اور کامل نفس کُشی کی بابت کم لحاظ ہوتا ہے ✣

میں نہیں جانتا کہ ہم جو ظاہر ا روحانی کہے جاتے ہیں کس روح سے تحریک پاتے ہیں اور کیا مقصد رکھتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ ہم گذرنے والی اور ذلیل چیزوں کی بابت اتنی محنت کرتے اور اُنکی فکر سے ایسے معمور ہیں اور اپنے باطنی معاملوں کی بابت پوری دلجمعی کے ساتھ بہت کم خیال کرتے ہیں ✣

(۴) افسوس کہ ہم خفیف وجمعی کے بعد پھر باہری چیزوں کی طرف فوراً لوٹ پڑتے ہیں اور اپنے کاموں کو آزمایش کی ٹھیک ترازو میں نہیں تولتے ہیں*

ہماری رغبتیں کس طرف کو ہیں ہمکو اسکی فکر نہیں اور ہمارے سب افعال کیسے ناپاک ہیں ہمکو اس کا غم نہیں*

پیدایش ۶-۱۲

کیونکہ ہر ایک بشر نے اپنے اپنے طریق کو زمین پر بگاڑ اتھا اس لئے اُس کے بعد بڑا طوفان واقع ہوا*

پس جب کہ ہماری باطنی رغبت بہت بگڑ گئی ہے تو ضرور ہے کہ جو فعل اُس سے سرزد ہو وہ بھی بگڑ جائے۔ اور یہی باطنی طاقت کی کمی کا نشان ہے*

پاک دل سے اچھی زندگی کا پھل پیدا ہوتا ہے*

(۵) کتنا کام کس نے کیا ہے یہہ تو پوچھا جاتا ہے لیکن کتنی نیک نیتی کے ساتھہ وہ کرتا ہے ایسی توجہہ سے

ساتھ تحقیق نہیں کیا جاتا ✢

کیا وہ دلیر یا مالدار یا خوبصورت یا ہوشیار یا اچھا لکھنے والا یا اچھا گانے والا یا اچھا کام کرنے والا ہے یہہ تو دریافت کیا جاتا ہے۔ مگر کیسا دل کا غریب یا کیسا صابر و حلیم یا کیسا دیندار و جاں نثار ہے اسکی بابت اکثر خاموشی رہتی ہے ✢

انسانی طبیعت آدمی کی ظاہری چیزوں پر لحاظ کرتی ہے لیکن الٰہی فضل باطنی چیزوں کی طرف توجہہ کرتا ہے ✢

انسانی طبیعت اکثر چوکتی ہے لیکن الٰہی فضل خدا سے امید رکھتا ہے تاکہ دھوکھا نہ کھاوے ✢

بتیسویں فصل (32)

اپنا انکار کرنا اور ہر ایک حرص کا ترک کرنا

(۱) اے میرے بیٹے اگر تو سراپا اپنا انکار نہ کرے تو تجھے کامل آزادی حاصل نہیں ہوسکتی ✣

جو اپنا مطلب ڈھونڈھتے ہیں اور اپنے سے محبّت رکھتے ہیں سو گویا جکڑے ہوئے ہیں۔ وے لالچی اور فضول متفحص اور آوارہ ہیں اور ہمیشہ آسایش بخش چیزوں کی تلاش میں ہیں اور اُن چیزوں کی نہیں جو یسوع مسیح کی ہیں بلکہ جو چیز قایم نہیں رہے گی اُسکا منصوبہ باندھتے اور اُسکی تدبیر کرتے ہیں ✣

کیونکہ جو کچھ خدا سے نہیں ہے سو فانی ہے ✣

اِس مختصر اور مکمّل بات کو حفظ کر کہ سب چیزوں کو چھوڑ دے تو سب چیزیں ملینگی۔ حرص کو ترک کر دے

تو آرام حاصل ہوگا +
اِسکو دل میں استعمال کر اور جب تو نے اُسے پورا کیا
تب تو سب کچھ سمجھے گا +

(۲) اے خداوند یہہ نہ تو ایک دن کا کام ہے اور نہ تو
لڑکوں کا کھیل ہے بلکہ اِس مختصر بات میں دینداروں کا
تمام کمال شامل ہے +

(۳) اے میرے بیٹے جب تو کامل لوگوں کی راہ کی
بابت سُنتا ہے تب تجھے یہہ لازم نہیں ہے کہ تو مُنہہ پھیرے
اور ہمّت ہارے بلکہ چاہئے کہ بہت بلند چیزوں کی طرف
راغب ہووے اور زیادہ نہ ہو تو اُن کی آرزو میں آہ
تو کرے +

کاش کہ تیرا حال ایسا ہوتا کہ تو یہانتک پہونچا ہوتا
کہ تو اپنے سے محبّت نہ رکھتا بلکہ صرف میرے اشارے کا منتظر
رہتا اور اُس کے اشارے کا بھی جسکو میں نے تجھپر

بطور باپ کے مقرر کیا ہے تب تو مجھے نہایت پسند آتا اور
تیری تمام زندگی خوشی اور آرام میں گذرتی +
تیرے پاس ابتک بہت چیزیں ترک کرنے کے قابل
ہیں اور اگر تو اُنہیں میرے لئے بالکل چھوڑ نہ دے تو
جسے تو طلب کرتا ہے اُسے حاصل نہ کرے گا +

مکاشفات ۳-۱۸

میں تجھے یہہ صلاح دیتا ہوں کہ تو سونا جو آگ میں
تایا گیا مجھ سے مول لے تاکہ دولتمند ہووے یعنی آسمانی
دانائی جو سب پست چیزوں کو پایمال کرتی ہے +
زمینی دانائی کو کم قدر جان اور انسان کی نظر میں
اور اپنی نظر میں پسندیدہ ہونے کی فکر مت رکھہ +
(۴) میں نے کہا کہ کم قدر چیزوں کو اُن چیزوں سے
جو انسانوں کے نزدیک بیش قیمت اور عالی مرتبہ ہیں
مول لینا لازم ہے +
کیونکہ حقیقی آسمانی دانائی نہایت پست اور کم قدر اور

قریب گم کے معلوم ہوتی ہے اِسوجہ سے کہ وہ اپنی بابت نہ
تو اعلیٰ خیال کرتی ہے اور نہ زمین پر بڑائی پانے کی تلاش
میں رہتی ہے اور اُس کی تعریف بہتیرے صرف اپنے ہونٹھوں
سے کرتے ہیں لیکن اپنی زندگی میں اُس سے دور رہتے
ہیں تو بھی یہہ وہی بیش بہا موتی ہے جو بہتیروں سے
پوشیدہ ہے +

تینتیسویں فصل

دل کی ناپایداری اور اپنی آخری توجہ خدا کی طرف رکھنا

(۱) اے میرے بیٹے اپنی رغبتوں کا اعتبار نہ کر
کیونکہ جو اب ہیں سو اور کسی چیز سے جلد بدل جائینگی +
جب تک تو زندہ ہے تب تک تو خواہ مخواہ بھی تبدل
کے تابع ہے یہاں تک کہ تو کبھی خوش اور کبھی رنجیدہ اور

کبھی مطمئن اور کبھی بے قرار ابھی سرگرم اور ابھی ٹھنڈھا اور ابھی محنتی اور ابھی غافل اور ابھی سنجیدہ اور ابھی ہلکا پایا جاتا ہے ✣

لیکن جو دانشمند ہے اور روحی تربیت بخوبی پائے ہوئے ہے وہ اِن سب بدلنے والی چیزوں میں قایم رہتا ہے اور اِس کا خیال نہیں کرتا کہ مجھہ میں کیا کیا جنبش ہوتی ہے یا کس طرف سے ناپایداری کی ہوا چلتی ہے بلکہ اسکی فکر رکھتا ہے کہ میرے دل کی پوری توجہ واجبی و بہترین انجام کی طرف تک لگائے رہے ✣

کیونکہ اِسی طرح سے وہ یکساں اور ویسا ہی اور بے جنبش رہ سکیگا بشرطیکہ وہ ایسے بہت مختلف ماجروں کے درمیان اپنی توجہ کی خالص آنکھہ بلاناغہ میری طرف لگائے رہے ✣

(۲) لیکن جسقدر توجہ کی آنکھہ زیادہ پاک ہے اُسی قدر

انسان زیادہ استقلال کے ساتھ طرح طرح کے طوفانوں سے
گذرتا ہے ✢
لیکن بہتیروں کی پاک توجہ کی آنکھہ دُھندھلی ہوتی
ہے اسواسطے کہ جو فرحت ناک چیز اُسے ملتی ہے اُسکی طرف
جلد نظر ڈالتی ہے اور اکثر ایسا شخص نہیں پایا جاتا ہے جو
خود مطلبی کے داغ سے بالکل آزاد ہو ✢
اسی طرح سابق زمانہ میں یہودی بیت عنیا میں مرتھا
و مریم کے پاس آئے نہ صرف یسوع کے سبب بلکہ اس لئے بھی
کہ لعذر کو جسے اُس نے جلایا تھا دیکھیں ✢

یوحنا ۱۲-۸

پس توجہ کی آنکھہ کو صاف کرنا چاہئے تاکہ خالص اور
درست ہووے اور اُسے طرح طرح کی دنیاوی چیزوں
سے جو درمیان میں آتی ہیں بڑھاکے میری طرف
لگانا چاہئے ✢

چونتیسویں فصل

(34.)

اسکی بابت کہ محب کو خدا سب چیزوں سے زیادہ اور سب چیزوں میں لذیذ ہے

(۱) دیکھ اے میرے خدا اے میرے سب کچھ اِس سے زیادہ میں کیا چاہوں اور کون سی زیادہ خوشحالی کی آرزو رکھہ سکتا ہوں ❊

واہ یہہ کیا لذیذ و شیریں کلام ہے مگر اُسی شخص کے لئے ہے جو نہ دنیا سے اور نہ اُن چیزوں سے جو دنیا میں ہیں بلکہ کلام ہی سے محبّت رکھتا ہے ❊

ا یوحنا ۲-۱۵

اے میرے خدا اے میرے سب کچھ سمجھنے والے کے واسطے کافی کہا گیا ہے لیکن محبّت رکھنے والے کے لئے اُسے اکثر دوھرانا خوش آتا ہے ❊

کیونکہ جب تو موجود ہے تو سب چیزیں خوش آتی ہیں

لیکن جب تو موجود نہیں ہے تو سب کچھ بے مزہ معلوم ہوتا ہے ✣
تو دلی تسکین اور بڑی اطمینان اور پسندیدہ خوشی بخشتا ہے ✣
تو ایسا کرتا ہے کہ ہم سب چیزوں سے محظوظ ہوویں اور سب چیزوں میں تیری تعریف کریں۔ کوئی چیز بھی بغیر تیرے دیر تک پسندیدہ نہیں رہ سکتی لیکن اگر اُسے پسندیدہ اور لذیذ ہونا چاہئے تو ضرور ہے کہ تیرا فضل شامل ہووے اور وہ تیری دانائی کے نمک سے مزہ دار کی جاوے ✣
(۲) جس کے لئے تو لذیذ ہے اُسکو کون سی چیز حقیقی طور سے مزہ نہیں دیگی ✣
اور جس کے لئے تو لذیذ نہیں ہے کون سی چیز اُسے پسندیدہ ہو سکے گی ✣

لیکن دنیا کے دانشمند لوگ اور وے جنکے لئے جسم
کی چیزیں مزہ دار ہیں تیری دانائی سے محروم ہیں کیونکہ
اُن میں بہت بطالت اور اِن میں موت پائی جاتی ہے +
پر جو دنیوی چیزوں کو حقیر جانکر اور نفس کو مارکر
تیری پیروی کرتے ہیں اُنکی بابت جانا جاتا ہے کہ وے
حقیقی دانشمند ہیں کیونکہ وے بطالت سے سچّائی میں
اور جسمانیت سے روحانیت میں منتقل ہوئے ہیں +
اِن کو خدا لذیذ ہے اور جو کوئی بھلائی مخلوقات
میں پائی جاتی ہے وے اُسے بالکل اپنے بانی کی تعریف کی
طرف منسوب کرتے ہیں +

خالق و مخلوق کی لذت۔ بقا و فنا کی لذت۔ نامخلوق
نور و عکسی نور کی لذت مختلف بلکہ بہت ہی مختلف ہے +
(۳) اے تو دائمی نور جو تمام مخلوقی نوروں سے
بڑھکر ہے۔ اپنی روشنی کے تیروں کو اُوپر سے میرے

دل کی تمام باطنی اجزا کے چھیدنے کے لئے چلا +
میری روح کو معہ اُسکی ساری طاقتوں کے پاک کر۔
خوش کر۔ منور کر۔ زندہ کر۔ تاکہ میں از حد خوشی و فیروزمندی
سے تیرے ساتھ لگا رہوں +
واہ کب وہ مبارک اور مرغوب گھڑی آویگی
کہ تو مجھے اپنی حضوری سے سیر و آسودہ کرے اور میرے
لئے سب کچھ سب میں ہوئے +

قلس ۲-۱۱

جب تک کہ یہہ مجھے عنایت نہ ہوئے تو میری خوشی
بھی پوری نہ ہوگی +
افسوس اب تک مجھہ میں پرانی انسانیت زندہ
ہے۔ وہ بالکل مصلوب نہیں ہوئی وہ کامل طور پر مردہ
نہیں +
ابتک وہ روح کے خلاف دلیرانہ طور پر جھگڑتی اور
اندرونی لڑائیوں کی ترغیب دیتی ہے اور جان کی

بادشاہت کو چین سے رہنے نہیں دیتی +

زبور ۸۹-۹

(۴) لیکن تو جو سمندر کے جوش و خروش پر فرماں روا ہے اور اُسکی موجوں کو جسوقت کہ وے اُٹھتی ہیں تھما دیتا ہے اُٹھہ کے میری مدد کر +

زبور ۶۸-۳۰

اُن قوموں کو جو جنگ سے خوش ہوتی ہیں تتر بتر کر۔ اُنہیں اپنی قدرت سے چکنا چور کر +

میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنی بڑائی ظاہر کر اور تیرا دہنا ہاتھہ جلیل دکھائی دیوے کیونکہ تیرے سوا اے خداوند میرے خدا میرے لئے اور کہیں امید اور پناہ نہیں ہے +

پینتسویں فصل

اسکی بابت کہ اِس زندگی میں آزمایش سے بیخطر رہنے کا یقین نہیں

(۱) اے میرے بیٹے تو اِس زندگی میں کبھی خطرے سے خالی نہیں ہے بلکہ جب تک کہ تو زندہ ہے تب تک تجھے ہمیشہ روحانی ہتھیاروں کی ضرورت ہوگی + تو دشمنوں کے درمیان رہتا ہے اور تجھپر دہنے اور بائیں سے حملہ ہوا کرتا ہے + پس اگر تو ہر طرف صبر کی سپر سے اپنی حفاظت نکرے تو تو بہت عرصہ تک بے زخم نرہیگا + علاوہ اِس کے اگر تو میری خاطر سب کچھ برداشت کرنے کی خالص رضامندی کے ساتھ اپنا دل مجھپر استحکام سے نہ لگاوے تو اِس جنگ کی آگ کا تحمل نکرسکیگا

مکاشفات ۷-۹

اور سہار کوں کے کھجور تک نہ پہونچیگا +

پس تجھے لازم ہے کہ مردانہ طور پر سب چیزوں کے درمیان سے چلے اور جو تیرا مقابلہ کرے اُس کے خلاف مضبوط ہاتھہ سے اپنی حفاظت کرے +

مکاشفات ۲-۱۷

کیونکہ جو غالب ہوتا ہے اُسے منؔ کھانے کے لئے دیا جاتا ہے لیکن کاہل کے لئے بہت پریشانی باقی ہے +

(۲) اگر تو اِس زندگی میں آرام ڈھونڈھے تو کیونکر ابدی آرام تک پہونچیگا +

اپنے کو بہت آرام کے لئے نہیں بلکہ بڑے صبر کے لئے مستعد رکھہ +

حقیقی اطمینان نہ زمین پر بلکہ آسمان میں اور نہ انسانوں میں اور نہ باقی مخلوقات میں بلکہ صرف خدا میں ڈھونڈہ +

خدا کی محبت کی خاطر تجھے لازم ہے کہ سب کچھہ لینے

محنت رنج آزمایش تکلیف فکرمندی ضرورت ضعف نقصان
بدنامی ملامت خفت خجالت تنبیہہ حقارت کا بوجھہ خوشی
سے اُٹھاوے ✣

یہہ چیزیں نیکی کے لئے مدد کرتی ہیں - یہہ چیزیں
مسیح کے نئے مرید کو پرکھتی ہیں - یہہ چیزیں آسمانی تاج کو
بناتی ہیں ✣

میں چند روزہ محنت کے لئے ابدی اجر اور عارضی
شرم کے لئے لاانتہا عزت دونگا ✣

(۳) کیا تو سمجھتا ہے کہ تجھے تیری مرضی کے موافق روحانی
تسلیاں ہمیشہ ملینگی ✣

میرے مقدسوں کو بھی ہمیشہ یہہ نہیں ملیں بلکہ بہت
تکلیفات اور مختلف آزمائشیں اور بڑی پریشانیاں اُنکو
ملتی رہیں ✣

لیکن اُنہوں نے ان سب حالتوں میں صبر سے

رومیوں ۸-۱۸

اپنے کو سنبھالا اور اپنی بہ نسبت زیادہ خدا پر بھروسا رکھا کیونکہ وہ یہہ جانتے تھے کہ زمانۂ حال کے دُکھہ درد اس لایق نہیں کہ ظاہر ہونے والے جلال کے مقابل ہوں +

کیا تو چاہتا ہے کہ وہ چیز تجھے فوراً ملے جو بہتیروں کو بہت آنسوؤں اور بڑی محنت کے بعد بمشکل حاصل ہوئی +

خداوند کا منتظر رہ اور مردانہ طور پر کام کر اور خاطر جمع رکھہ۔ توکل نچھوڑ۔ اپنی جگہہ سے نہ ہٹ بلکہ جسم و جانکو خدا کے جلال کے ظاہر ہونے کے لئے استقلال کے ساتھہ مستعد رکھہ +

زبور ۹۱-۱۵

میں تجھے نہایت ہی کثرت سے اجر دونگا۔ میں ہر مصیبت میں تیرے ساتھہ ہونگا +

چھتیسویں فصل

انسانوں کی باطل تجویزوں کے خلاف

(۱) اے میرے بیٹے اپنا دل استحکام کے ساتھ خدا سے لگا اور انسانی تجویز سے نہ ڈر جبکہ تیری ضمیر تجھے نیک و بے قصور ٹھہراتی ہے +

اِس طور پر دُکھ اُٹھانا عمدہ اور مبارک ہے۔ اور یہہ اُس دل کے واسطے جو فروتن ہے اور اپنی بہ نسبت خدا پر زیادہ بھروسا رکھتا ہے گران بار نہ ہوگا +

بہت آدمی بہت بولا کرتے ہیں اِس لئے اُن پر کم اعتبار رکھنا چاہئے +

علاوہ اِس کے سب کا رضامند ہونا ممکن نہیں +

اگرچہ پولس نے خداوند میں سب کے رضامند ہونے کی فکر رکھی اور وہ سب آدمیوں کے واسطے سب کچھ بنا

افرنتیوں ۹-۲۲

۱ قرنتیوں ۴-۳

تو بھی اُسکو اِسکی پروا نہیں کہ کوئی آدمی اُسکی بابت کچھہ تجویز کرے ✣

(۲) اُس نے دوسروں کی تربیت اور نجات کے واسطے جسقدر اُس کے امکان میں تھا اور جسقدر وہ کرسکتا تھا اُسقدر کیا تو بھی وہ اسکو نہیں روک سکا کہ دوسرے لوگ کبھی کبھی اُسکی بابت کچھہ تجویز کریں اور اُسے حقیر جانیں ✣

اِس لئے اُس نے کُل خدا کو جو کُل جانتا تھا سونپا۔ اور صبر و فروتنی سے اُس نے بُری باتوں کے بولنے والوں کی زبان کے خلاف بلکہ باطل و دروغ باتوں کے سوچنے والوں کی زبان کے خلاف اور اُن کی زبان کے خلاف بھی جو اپنی خوشی کے موافق فخر کرتے تھے اپنی حفاظت کی ✣

تو بھی اُس نے کبھی کبھی جواب دیا تاکہ کمزور لوگ

اُسکی خاموشی کے سبب سے ٹھوکر نہ کھاویں +

(۳) تو کون ہے کہ انسان سے جو مر جاتا ہے ڈرتا ہے۔ وہ آج ہے اور کل نہیں دکھائی دیتا +

یسعیا ۱۲-۵۱

خدا سے ڈر تو تو آدمیوں کی ہیبتوں سے خوف نہ کھائیگا +

کوئی تیرے خلاف باتوں یا نقصان رسانیوں سے کیا کر سکتا ہے۔ وہ بہ نسبت تیرے اپنا ہی زیان زیادہ کرتا ہے اور وہ کوئی کیوں نہ ہو خدا کی عدالت کی تجویز سے بھاگ نہ سکیگا +

تو خدا کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھہ اور جھگڑے کی باتوں کا جواب دینا پسند نہ کر +

اور اگر حال میں یہہ نظر آوے کہ تجھے شکست ہوئی اور ایسی شرم جسکا مستحق تو نہیں ہے پیش آئی تو تو اسو جہ سے رنجیدہ نہ ہو اور بے صبری سے اپنے تاج کے جلال کو

نہ گھٹا +

بلکہ اپنی آنکھوں کو میری طرف آسمان میں لگا کیونکہ میں تجھے تمام شرم و زیان سے نکالنے اور ہر ایک کو اُسکے اعمال کے موافق جزا دینے پر قادر ہوں +

سینتیسویں فصل

دل کی آزادی حاصل کرنے کے لئے خالص و کامل طور پر راضی برضا رہنا

(۱) اے میرے بیٹے اپنے کو ترک کر تو تو مجھے پاویگا + کسی خاص چیز کو نہ چن لے اور کسی چیز کو کیسی کیوں نہ ہو اپنی نہ ٹھہرا لے تو تو ہمیشہ فائدہ اُٹھاویگا + کیونکہ جب تو نے اپنے کو راضی برضا رکھا اور جو کچھ ترک کیا اُسکا دعوی پھر نہ کیا تو تجھے فورًا اور زیادہ فضل دیا جاویگا +

(۲) اے خداوند میں کتنے مرتبہ اپنے کو راضی برضا رکھوں اور کن کن باتوں میں اپنے کو ترک کروں +

(۳) ہمیشہ اور ہر گھڑی۔ جس طرح بڑی باتوں میں اُسی طرح چھوٹی باتوں میں بھی۔ میں کسی بات کو مستثنیٰ نہیں کرتا ہوں بلکہ یہہ چاہتا ہوں کہ تو سب باتوں سے خالی کیا ہوا پایا جاوے +

ورنہ جب تک تو اندر و باہر تمام خود اختیاری سے خالی نہ کیا جاوے تو کیونکر تو میرا ہو سکیگا اور میں تیرا + جسقدر زیادہ جلد تو یہہ کرے اُسیقدر زیادہ تیرا حال اچھا ہوگا اور جسقدر زیادہ پورے طور سے اور زیادہ صاف دلی سے کرے اُسی قدر تو مجھے زیادہ پسند آوے گا اور زیادہ فائدہ اُٹھاویگا +

(۴) بعضے لوگ اپنے کو راضی برضا تو رکھتے ہیں مگر چند شرطوں کے ساتھ۔ کیونکہ وے پورا بھروسا خدا پر

نہیں رکھتے اس لئے وے اپنے واسطے چیزیں مہیا کرنے میں مصروف رہتے ہیں +

اور بعضے تو پہلے ہی کل ترک کرنا چاہتے ہیں مگر بعد ازاں آزمایش کا صدمہ پا کے اپنی چیزوں کی طرف لوٹ آتے ہیں اس لئے نیکی میں بہت ہی کم ترقی کرتے ہیں + یہہ لوگ پاک دل کی حقیقی آزادی اور میری نہایت شیریں دوستی کے فضل تک نہ پہونچینگے بشرطیکہ پہلے ہی بالکل راضی برضا نہ ہوویں اور اپنے کو روزانہ قربان نہ کریں کیونکہ بغیر اس کے فرحت بخش یگانگی نہ قایم ہے نہ قایم ہوگی +

(۵) مینے اکثر تجھہ سے کہا اور اب پھر کہتا ہوں کہ اپنے کو ترک کر اپنے کو راضی برضا رکھہ تو تو بڑے باطنی امن سے مسرور ہوگا +

کل کو کل کے لئے دے - کچھہ نہ ڈھونڈھہ اور کچھہ واپس

نہ چاہ۔ مجھ میں خالص طور پر اور استقلال کے ساتھ قائم رہ تو
تو تب مجھے اپنا کریگا۔ تجھے دل کی آزادی حاصل ہوگی اور تاریکی
تجھے پائمال نہ کرے گی +

یہہ کوشش کر یہہ دعا مانگ یہہ آرزو رکھ کہ تو تمام خود
غرضی سے خالی ہو کر خالص طور پر صرف یسوع کی پیروی
کرے اور اپنے سے مر کر میرے لئے ابدالآباد زندہ رہے +

تب تمام باطل تصورات اور بری بیقراریاں و فضول
فکریں بھاگ جائیں گی +

تب بیجد خوف بھی تجھ سے دور ہو جاویگا اور بے اندازہ
محبت بھی مر جائیگی +

اڑتیسویں فصل

باہری چیزوں میں اپنے پر اچھی حکومت کرنا اور خطروں میں خدا کی طرف رجوع ہونا

(۱) اے میرے بیٹے تجھے دل وجان سے اِس کے لئے کوشش کرنا چاہیئے کہ تو ہر جا و ہر امر اور تمام باہری کارروائی میں باطنی طور پر آزاد ہووے اور تو اپنے اوپر قادر رہووے اور سب چیزیں تیرے تابع ہوویں نہ کہ تو اُن کے +

تجھے اپنے فعلوں کا خداوند و مالک نہ کہ اُن کا غلام و مزدور ہونا چاہیئے +

بلکہ تجھے ایسا آزاد کیا ہوا اور حقیقی عبرانی بننا چاہیئے جو خدا کے بیٹوں کے حصہ اور اُن کی آزادی میں گذر کرتا ہے +

کیونکہ وے موجودہ چیزوں سے اوپر کھڑے ہو کر آسمانی چیزوں کی طرف غور کرتے ہیں +

وے فانی چیزوں کو بائیں آنکھ سے اور ابدی چیزونکو دہنی آنکھ سے دیکھتے ہیں +

اُنہیں چند روزہ چیزیں اپنے پاس نہیں کھینچ سکتیں کہ وے اُن سے لپٹے رہیں بلکہ وے اُنہیں اپنی خدمت کے واسطے کھینچتے ہیں جہاں تک کہ وے خدا کی طرف سے معیّن ہیں اور اُس بڑے کاریگر کی طرف سے جس نے اپنے مخلوق میں کسی چیز کو بغیر تعیّن نہیں چھوڑا مقرر ہیں +

(۲) اگر تو ہر حال میں قایم ہے اور جو کچھہ تیرے دیکھنے اور سُننے میں آتا ہے اُسکی قدر نہ تو اُسکی ظاہری نمایش کے سبب اور نہ اپنی جسمانی نظر سے مقرر کرے بلکہ فوراً ہر امر میں کیسا ہی کیوں نہ ہو موسیٰ کے ساتھہ خیمہ میں خدا سے صلاح لینے کے واسطے داخل ہووے تو تو کبھی کبھی

الٰہی جواب سُنے گا اور بہتیرے موجودہ وآیندہ باتوں کی
بابت تعلیم پاکر لوٹے گا +

کیونکہ اُسوسی اُشکوں اور سوالونکے حل ہونے کے لئے
ہمیشہ خیمہ کی طرف رجوع ہوتا تھا اور خطروں اور
انسانوں کی برائیوں کی برداشت کے لئے دعا کی مدد
کی طرف بھاگتا تھا +

اسی طرح سے تجھے بھی بڑی سرگرمی کے ساتھ
الٰہی فضل کا طالب ہو کر اپنے دل کے خلوتخانہ میں بھاگنا
چاہئے +

کیونکہ ہم یہہ پڑھتے ہیں کہ یشوع نے جبعونیوں سے
اسواسطے دھوکھا کھایا کہ اُنہوں نے خداوند سے مشورت
نہ کی بلکہ اُنکی میٹھی باتوں کا زیادہ اعتبار کرکے اُنکی جھوٹی
دینداری کے سبب سے فریب میں آئے +

یشوع ۱۴-۱۰

اُنتالیسویں فصل

(39.)

اسکی بابت کہ انسان کو کاروبار میں زیادہ فکرمند ہونا نہ چاہیئے

(۱) اے میرے بیٹے ہمیشہ اپنا معاملہ میرے سپرد کر میں بروقت اُسے طے کرونگا +

میرے مقرر کرنے کا منتظر رہ تو تجھپر ظاہر ہوگا کہ یہہ تیری بھلائی کے واسطے ہے +

(۲) اے خداوند میں بڑی خوشی سے سب کچھہ تیرے سپرد کرتا ہوں کیونکہ میری فکر سے کم فائدہ ہوسکتا ہے + کاش کہ میں آیندہ ماجروں میں بہت نہ لگا لپٹا رہتا بلکہ بلاکشاکش اپنے کو تیری رضامندی پر چھوڑتا +

(۳) اے میرے بیٹے کبھی انسان کسی چیز کے لئے جسکی آرزو رکھتا ہے بشدّت کوشش کرتا ہے لیکن جب

اُسے پاتا ہے تب وہ اور طرح خیال کرنے لگتا ہے کیونکہ انسان کی رغبت ایک ہی چیز پر قایم نہیں رہتی بلکہ اُسے ایک چیز سے دوسری چیز کی طرف تحریک دیتی ہے +

(۴) انسان کی حقیقی ترقی اپنا انکار کرنے میں شامل ہے اور وہ جو اِس طرح سے اپنا انکار کرتا ہے نہایت آزاد وبخیطر ہے +

لیکن قدیم دشمن جو نیک لوگوں کا مخالف ہے آزمایش کرنے سے باز نہیں آتا بلکہ راتدن سخت گھات میں لگا رہتا ہے تاکہ اگر ممکن ہو تو غافلوں کو دھوکھے کے پھندے میں ڈال دیوے +

متی ۲۶-۴۱ پس جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو یہہ ہمارا خداوند کہتا ہے +

چالیسویں فصل

اِسکی بابت کہ اِنسان بذاتہ کوئی بھلائی حاصل نہیں کرتا اور نہ کسی چیز پر فخر کرسکتا ہے،

(۱) اے خداوند انسان کیا ہے کہ تو اُسکی یاد کرے اور آدم زاد کیا کہ تو آگے اُسکی خبر لے + انسان کس کام سے لایق ہوا کہ تو اُس کو اپنا فضل بخشے +

زبور ۸ و ۴

اے خداوند اگر تو مجھے چھوڑ دے تو میں کیا شکایت کرسکتا ہوں یا جو کچھ میں چاہوں سو تو نہ کرے تو میں اسکے خلاف اِنصافاً کیا کہہ سکتا ہوں +

یقیناً میں یہہ فی الحقیقت سوچکر کہہ سکتا ہوں کہ اے خداوند میں کچھہ نہیں ہوں اور بذاتہ کوئی بھلائی حاصل نہیں کرتا ہوں بلکہ سب کاموں میں ناقص ہوں اور

نیستی کی طرف ہمیشہ مایل ہوتا ہوں +

اور اگر تو میری مدد نہ کرے اور مجھے باطنی تربیت نہ دیوے تو میں بالکل افسردہ و غافل ہو جاؤنگا +

(۲) لیکن اے خداوند تو ہمیشہ یکساں ہے اور ابد تک باقی رہتا ہے۔ تو ہمیشہ نیک و عادل و قدّوس ہے۔ تو سب چیزوں کو عمدگی و عدل و پاکیزگی سے حرکت دیتا او سب چیزوں کو دانائی سے مرتب کرتا ہے +

لیکن میں جو آگے بڑھنے کے بہ نسبت پیچھے ہٹ جانیکی طرف زیادہ مایل ہوں ہمیشہ ایک حال پر قائم نہیں رہتا ہوں کیونکہ سات دور مجھپر گذر جاتے ہیں +

دانیل ۴-۱۶

تو بھی جب تجھے پسند آوے اور تو اپنے مددگار ہاتھ کو بڑھاوے تو میرا حال جلد بہتر ہو جاتا ہے کیونکہ تو اکیلا ہے بغیر انسانی اعانت کے مجھے تقویت دے کر یہاں تک قائم کر سکتا ہے کہ پھر میرا چہرہ مختلف طور سے متغیر نہ ہوا کرے

بلکہ میرا دل تیری طرف متوجہ ہوکر آرام پاوے +

(۳) پس اگر میں تمام انسانی تسلّی کو چھوڑ دینا بخوبی جانتا خواہ اِس لئے کہ وجد کی حالت تک پہونچوں خواہ اُس ضرورت کے سبب سے جس سے میں تیرے طالب ہونے کے لئے مجبور رہوں اسواسطے کہ کوئی انسان نہیں ہے جو مجھے تسلّی دیوے تب تو میں لایق طور پر تیرے فضل سے امید رکھکر نئی تسلّی کی بخشش کی وجہ سے خوشی و خورمی کرسکتا +

(۴) تیرا شکر ہووے کیونکہ تیری ہی طرف سے سب کچھ آتا ہے جب جب میرا حال اچھا ہو جاتا ہے +

لیکن میں تیرے حضور بطالت و نیستی ہوں بلکہ ایسا کمزور آدمی جو کبھی قایم نہیں رہتا +

پس میں کس سبب سے فخر کرسکوں یا کس وجہ سے نامور ہونے کا خواہاں ہوں - کیا اس سبب سے کہ نیست ہوں -

یہہ تو نہایت باطل ہے ✣

فقط خالی فخر فی الحقیقت ایک بُری آفت بلکہ نہایت بطالت ہے کیونکہ وہ انسان کو حقیقی فخر کی طرف سے کھینچ لیتا اور اُس سے آسمانی فخر کو چھین لیتا ہے ✣

کیونکہ جب تک آدمی اپنے کو پسند آتا ہے تب تک وہ تجھے ناپسند آتا ہے۔ جب تک انسانی تعریفوں کے لئے مُنہہ پھیلائے رہتا ہے تب تک حقیقی بھلائیوں سے محروم رہتا ہے ✣

(۵) لیکن حقیقی فخر و پاک وجد یہہ ہے کہ انسان نہ اپنے پر بلکہ تجھپر فخر کرے اور نہ اپنی بھلائی پر بلکہ تیرے پاک نام پر خوشی کرے اور کسی مخلوق سے محظوظ نہ ہوا اور اگر ہو تو فقط تیری ہی خاطر ہو ✣

نہ میرے بلکہ تیرے نام کی تعریف ہووے۔ نہ میرے بلکہ تیرے کام کی بڑائی ہووے۔ تیرے مقدس نام کی

مبارکبادی ہووے مگر میری طرف انسانوں کی تعریفوں سے کچھ منسوب نہ ہووے +

توہی میرا فخر اور توہی میرے دل کا وجد ہے +

۲ قرنتیوں ۱۲-۵

تجھی پر میں دن بھر وجد و فخر کروں گا لیکن میں آپ پر سوا اپنی کمزوری کے فخر نہ کروں گا +

یوحنا ۵-۴۴

(۶) یہودی لوگ آپس میں ایک دوسرے کی عزت چاہیں تو چاہیں لیکن میں وہ عزت جو اکیلے خدا سے ہے ڈھونڈھوں گا +

کیونکہ تمام انسانی فخر تمام عارضی عزت تمام دنیاوی عظمت تیرے ابدی فخر کے مقابل بطالت و بیوقوفی ہے +

اے میری سچّائی اور میری رحمت اے میرے خدا جو مبارک تثلیث ہے فقط تیرے ہی لئے تعریف و عزت و قدرت و فخر ابد الاباد ہے +

اکتالیسویں فصل

تمام عارضی عزت کی حقارت

(۱) اے میرے بیٹے اگر تو یہہ دیکھے کہ دوسروں کی عزّت و ترقی ہوتی ہے لیکن تیری حقارت و ذلت ہوتی ہے تو تو بُرا مت مان +

اپنا دل آسمان کی طرف میری جانب اُٹھا تو زمین پر آدمیوں کی حقارت تجھے رنج نہ دیگی +

(۲) اے خداوند ہم اندھے ہیں اور بطالت کے سبب سے جلد بہکائے جاتے ہیں +

اگر میں درستی سے اپنے اندر دیکھوں تو یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی مخلوق نے کبھی میرا نقصان کیا اور اس لئے میں تیرے سامنے انصافاً شکایت نہیں کر سکتا ہوں +

لیکن چونکہ میں نے بارہا و بشدّت تیرا گناہ کیا اسلئے

ہر مخلوق لایق طور سے میرے خلاف ہتھیار اُٹھاتی ہی +
پس مجھے انصافاً شرم وحقارت سزاوار ہے لیکن
تجھے تعریف وعزت وجلال +

اور اگر میں پہلے سے اپنے کو اسے خوشی سے پسند کرنے
کے لئے مستعد نہ کروں کہ ہر مخلوق مجھے حقیر سمجھے اور چھوڑ دے
اور بالکل ناچیز جانے تو یہہ ممکن نہیں کہ میں باطناً مطمئن
و مستقیم کیا جاؤں یا روحانی طور پر نورانی بنوں یا پورے
طور پر تیرے ساتھہ ایک ہو جاؤں +

بیالیسویں فصل

اسکی بابت کہ اطمینان آدمیوں پر رکھنا نہ چاہئے

(۱) اے میرے بیٹے اگر تو اپنی اطمینان کسی شخص کے
ساتھہ بہ سبب اپنی رائے کے جو اُسکی بابت ہے اور بسبب
اپنی ہمنشینی کے جو اُس کے ساتھہ ہے رکھے تو ناپایدار و ناخوش

رہے گا ✣

لیکن اگر تو ہمیشہ زندہ رہنے والی اور ہمیشہ قایم رہنے والی سچّائی کی طرف رجوع ہووے تو کسی دوست کی روانگی یا موت تجھے غمگین نہ کرے گی ✣

دوست سے محبت رکھنے کی اصل مجھہ میں قائیم ہونا چاہئے اور جو کوئی تجھے اچھا معلوم ہووے اور اِس زندگی میں بہت عزیز ہووے اُس سے میری خاطر محبّت رکھنا چاہئے ✣

میرے بغیر دوستی نہ تو قوی ہے اور نہ قائیم رہیگی اور نہ وہ محبّت حقیقی و مصفّا ہے جسکا رشتہ میری طرف سے نہیں ✣

اپنے عزیزوں سے ایسی محبّت رکھنے کے لئے تجھے یہانتک مردہ ہونا چاہئے کہ حتی المقدور تو ساری انسانی صحبت کے بغیر رہنا پسند کرتا ✣

جسقدر انسان تمام زمینی تسلّی سے زیادہ دور ہوتا ہے
اُسیقدر خدا کے زیادہ نزدیک پہونچتا ہے +

اور جسقدر وہ اپنے میں زیادہ پستی کی طرف اوترتا ہے
اور اپنے نزدیک زیادہ ذلیل ہوتا ہے اُسیقدر زیادہ بلندی
پر خدا کی طرف چڑھتا ہے +

(۲) لیکن جو کسی بھلائی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے
سو خدا کے فضل کو اپنے میں داخل ہونے سے روکتا ہے
کیونکہ روح القدس کا فضل فروتن دل کو ہمیشہ ڈھونڈھتا
ہے +

اپطرس ۵-۵

اگر تو اپنے کو کامل طور پر نیست کرنا اور ہر مخلوق
کی محبّت سے خالی کرنا جانتا تو مجھکو بڑے فضل کے
ساتھ تجھ میں رواں ہونا ضرور ہوتا +
جب تو مخلوقوں پر نظر کرتا ہے تب خالق کا دیدار
تجھ سے دور ہو جاتا ہے +

خالق کی خاطر اپنے پر غالب ہونا سیکھ تو تو معرفت الٰہی تک پہونچ سکیگا +

کتنی ہی چھوٹی کوئی چیز کیوں نہ ہو تو بھی اگر تو بے اندازہ طور پر اُسے پیار کرے اور اُسکی طرف نظر رکھے تو وہ تجھے سب سے بڑی بھلائی سے روکے گی اور تیرے دل کو نجس کردیگی +

تینتالیسویں فصل

باطل و دنیوی علم کے خلاف

(۱) اے میرے بیٹے النساکوں کے لطیف و باریک کلام کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھکو حرکت دیویں - کیونکہ خدا کی بادشاہت بات سے نہیں بلکہ قدرت سے ہے +

۱ قرنتیوں ۴-۲۰

میری باتوں پر توجہ کر کیونکہ وے دل کو مشتعل و عقل کو روشن کرتی ہیں - وے پشیمانی دیتی اور اپنے ساتھ طرح طرح کی تسلّی لاتی ہیں +

خدا کے کلام کو اِس غرض سے کبھی نہ پڑھہ کہ تو بڑا عالم
یا بڑا دانشمند دکھائی دیوے *
بلکہ اپنی بُرائیوں کو مردہ کرنے کے لئے غور و فکر کر
کیونکہ بہتیرے مشکل مسئلوں کے جاننے کی بہ نسبت یہہ تیرے
واسطے زیادہ مفید ہوگا *
(۲) جب تو نے بہت باتوں کو پڑھا اور جانا ہو تب
تجھے ایک ہی ابتدا اور اصل کی طرف ہمیشہ لوٹنا واجب ہے *

زبور ۹۴-۱۰

میں وہی ہوں جو انسان کو دانش سکھاتا ہوں۔
اور میں چھوٹے لڑکوں کو اُس سے زیادہ شفاف فہم بخشتا
ہوں جو انسان سکھا سکتا ہے *
جس سے میں باتیں کرتا ہوں سو جلد دانشمند ہوگا
اور روح میں بہت ترقی کرے گا *
اُن پر حیف ہے جو انسانوں سے بہتیری عجیب باتیں
دریافت کرتے ہیں اور میری خدمت کرنے کی راہ کی بابت

کم فکر رکھتے ہیں +

وہ وقت آوے گا جب مسیح جو اُستادوں کا اُستاد اور فرشتوں کا خداوند ہے ظاہر ہوگا تاکہ سبھوں کے سبقوں کو سُنے یعنی ایک ایک کی ضمیروں کا امتحان لیوے +

صفنیاہ ۱-۱۲ تب وہ چراغ لیکے یروشلم میں تلاش کرے گا اور تاریکی

اقرنیتیوں ۴-۵ کی پوشیدہ باتیں روشن کیجائینگی - اور زبانوں کی بحثیں بند ہو جاوینگی +

(۳) میں وہی ہوں جو فروتن کو ایک دم میں سرفراز کرتا ہوں تاکہ ابدی سچّائی کی دلایل کو اتنا زیادہ دریافت کرے جتنا جداگانہ فرقوں کے مدرسوں میں دس برس سیکھا ہوتا +

میں وہی ہوں جو بغیر لفظوں کے شور وغل کے اور بغیر رایوں کی پریشانی کے اور بغیر عزت کے طمع کے اور بغیر بحثوں کے ردّ و بدل کے سکھلاتا ہوں +

میں وہی ہوں جو زمینی چیزوں کو حقیر جاننا اور موجودہ
چیزوں سے نفرت رکھنا اور آسمانی چیزوں کی جستجو کرنا اور
ابدی چیزوں سے محظوظ ہونا اور عزتوں سے بھاگنا اور
ٹھوکروں کی برداشت کرنا اور تمام امید مجھ سے رکھنا اور
مجھ سے باہر کچھ نہ چاہنا اور سب چیزوں سے زیادہ مجھے
دلسوزی سے پیار کرنا سکھاتا ہوں +

(۴) کیونکہ فلاں شخص نے مجھ سے دلی محبت رکھنے کے
سبب سے الٰہی باتوں کو سیکھا اور وہ عجیب و غریب
باتیں بولنے لگا +

اُس نے نہ باریکیوں پر غور کرنے سے بلکہ سب کچھ ترک
کر دینے سے زیادہ ترقی کی +

لیکن میں بعضوں سے عام باتیں اور بعضوں سے خاص
باتیں کرتا ہوں۔ بعضوں کو میں نشانوں اور تمثیلوں
میں شیرینی کے ساتھ نظر آتا ہوں مگر بعضوں پر میں بہت

روشنی کے ساتھ رازوں کو ظاہر کرتا ہوں +

کتابوں کی آواز تو ایک ہے لیکن سبھوں کو یکساں تعلیم نہیں دیتی کیونکہ میں باطناً سچائی کا اُستاد ۔ دل کا جانچنے والا ۔ خیالوں کا پہچاننے والا ۔ کاموں کا ترغیب دینے والا ہوں اور ایک ایک کو جیسا مناسب تجویز کرتا ہوں ویسا ہی بدلا دیتا ہوں +

چوالیسویں فصل

ظاہری چیزوں کا اپنی طرف نہ کھینچنا

(۱) اے میرے بیٹے تجھے بہت باتوں سے ناواقف ہونا اور اپنے کو زمین پر مردہ سا سمجھنا اور اُس شخص کے موافق جس کے لئے تمام دنیا مصلوب ہوئی ہے جاننا واجب ہے +

بہت باتوں سے بھی کان کا بہرہ ہو کر درگذر کرنا

اور خصوصًا اُن باتوں پر جو تیری سلامتی سے علاقہ رکھتی ہیں خیال کرنا واجب ہے ٭

اپنی آنکھوں کو ناخوش کرنے والی باتوں کی طرف سے پھیرنا اور ایک ایک شخص کو اُسکی رائے پر چھوڑ دینا جھگڑے کی گفتگو کے غلام ہونے سے زیادہ مفید ہے ٭ اگر تو خدا کے ساتھ بخوبی قایم رہے اور اُسکی عدالت کو یاد کرے تو تو زیادہ آسانی کے ساتھ مغلوب ہونے کی برداشت کریگا ٭

(۲) اے خداوند ہم کس حالت میں پہونچ گئے ہیں دیکھ ہم چند روزہ نقصان پر غم کرتے ہیں۔ اور ہم تھوڑے سے نفع کے لئے محنت وسعی کرتے ہیں اور ہم اپنے روحانی نقصانوں کو بھول جاتے ہیں اور وے پھر ہمکو بمشکل یاد آتے ہیں ٭

جو تھوڑا یا کچھ فائدہ بھی نہیں بخشتا ہے اُسکی طرف

ہم متوجہ رہتے ہیں اور جو سب سے زیادہ ضروری ہے
اُس سے غفلت کے ساتھہ درگذر کرتے ہیں کیونکہ ہماری
پورانی انسانیت ظاہری چیزوں کی طرف رواں ہوتی
ہے اور اگر جلد نہ پھرے تو اُن میں خوشی سے قرار پکڑلیگی +

پینتالیسویں فصل

اِسکی بابت کہ سبھوں پر اعتبار نہ کرنا چاہئے اور نیز اِس کی کہ اِنسان باتوں سے لغزش کھانے پر مائل ہے

زبور ۶۰-۱۱

(۱) مصیبت میں میری مدد کر اے خداوند کہ رہائی اِنسان کی طرف سے عبث ہے +
کتنے ہی مرتبہ میں نے اِس سبب سے دھوکھا کھایا کہ جہاں مجھے دیانت داری کا یقین تھا وہاں اُسے نہیں پایا +

بلکہ کتنے ہی مرتبہ اُسکو وہاں پایا جہاں اُس کے ملنے کی بیشتر مجھے کم امید تھی +

اِس لئے اِنسانوں پر بھروسا رکھنا باطل ہے لیکن راست بازوں کی نجات اے خدا تیری طرف سے ہے +

اُن سب ماجروں میں جو ہمپر گذرتے ہین اے خداوند توہی مبارک ہو +

ہم کمزور و ناپائیدار ہیں - ہم جلد دھوکھا کھاتے اور بدل جاتے ہیں +

(۲) وہ کون ہے جو سب کاموں میں ایسی خبرداری و ہوشیاری سے اپنی حفاظت کرسکتا ہے کہ کبھی فریب یا پیچیدگی میں نہ پڑے +

لیکن جو تجھپر اے خداوند بھروسا رکھتا اور تجھے صاف دلی سے ڈھونڈھتا ہے سو اتنی آسانی سے لغزش نکھاویگا +

اور اگر وہ کسی مصیبت میں پڑے اور کیسا ہی کیوں

نہ اُلجھے توبھی وہ جلد خواہ تیرے ذریعہ سے چھوٹے گا خواہ تیری طرف سے تسلّی پاویگا کیونکہ تو اُسے جو تجھ سے امید رکھتا ہے تا ابدالآباد کبھی نہ چھوڑے گا +

اکثر ایسا وفادار دوست نہیں پایا جاتا جو اپنے دوست کی سب آفتوں میں ثابت قدم رہے +

تو اے خداوند ہاں صرف تو ہی سب وقتوں میں بہت ہی وفادار ہے اور تیرے سوا کوئی ایسا نہیں +

(۳) واہ کیسی دانشمند وہ مقدّس روح تھی جس نے کہا کہ میرا دل قائم کیا گیا اور اُسکی بنیاد مسیح میں ڈالی گئی ہے +

اگر میرا حال ایسا ہوتا تو ایسی آسانی سے نہ انسانی خوف مجھے پریشان کرتا اور نہ باتوں کے تیر مجھے جنبش دیتے +

کون آگے سے سب باتوں کو دیکھ سکتا ہے۔ کون آگے سے آیندہ بُرائیوں سے خبردار ہو سکتا ہے۔ اگر وے

باتین بھی جو آگے سے دیکھی گئی ہین اکثر ضرر پہونچاتی ہوں توکس طرح وے باتیں جو آگے سے نہیں دیکھی گئیں سوا سخت صدمہ پہونچانے کے اور کیا کرسکتی ہیں +

لیکن مجھہ آفت زدہ پر افسوس ہے کہ کیوں میں نے پیشتر سے اپنے واسطے بہتر بندوبست نہ کیا۔ اور کیوں میں نے ایسی آسانی سے دوسروں کا اعتبار کرلیا +

لیکن ہم انسان ہیں بلکہ کمزور انسانوں کے سوا اور کچھہ نہیں ہیں اگرچہ بہتیرے ہمیں فرشتہ سمجھتے اور کہتے ہیں +

کس کا اعتبار کروں اے خداوند سوا تیرے کس کا اعتبار کروں۔ توہی وہ سچائی ہے جو نہ فریب دیتا اور نہ فریب کھا سکتا ہے +

رومیون ۳ - ۴

اور برعکس اِس کے ہر ایک آدمی جھوٹھا بے قیام ناپایدار خصوصًا باتوں میں لغزش کھانے کے قابل ہے اِس لئے چاہئے کہ جو بات سُننے میں ظاہرا درست معلوم ہووے اُسپر فورًا

اعتبار نہ کرلے ✣

(۴) کیا ہی دانشمندی سے تو نے ہمیں آگے سے آگاہی بخشی کہ آدمیوں سے خبردار رہیں اور چونکہ آدمی کے دشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہونگے اس لئے اگر کوئی کہے کہ دیکھو یہاں یا دیکھو وہاں تو فوراً نہ ماننا چاہیئے ✣

متی ۱۰-۱۷ و ۳۶

متی ۲۴-۲۳

میرا نقصان میرا اُستاد ہوا اور کاش کہ میں اُس کے وسیلہ سے نہ کہ اپنی بیوقوفی بلکہ اپنی ہوشیاری کو بڑھاتا ✣

فلاں آدمی نے کہا بہت خبردار رہ کہ جو بات میں تجھ سے کہتا ہوں اُسے اپنے دل میں رکھ۔ اور جب تک میں خاموش رہتا ہوں اور اُسے پوشیدہ سمجھتا ہوں تب تک وہ آپ اُس بات کی نسبت جسکی بابت اُس نے چاہا کہ میں خاموش رہوں خود خاموش نہیں رہ سکتا اور فوراً مجھکو اور اپنے کو بے اعتبار کرواتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے ✣

ایسے بے پروا و بے تکلف آدمیوں سے مجھے اے خداوند

محفوظ رکھہ تاکہ میں اُن کے ہاتھہ میں نہ پڑوں اور نہ کبھی اُنکی
سی بات کروں +

میرے مُنہ کو حقیقی و پائیدار بات بخش اور مجھہ سے عیاروں
کی سی زبان دور کر +

جو کچھہ دوسروںکے ہاتھہ سے برداشت کرنا مجھے پسند نہیں
ہے اُس سے بہرصورت خبردار رہنا واجب ہے +

(۵) واہ کیا ہی اچھا اور صلح بخش کام ہے کہ ہم اوروں
کے بارے میں خاموش رہیں اور برابر سب باتوں کا اعتبار
نہ کریں اور سُنی ہوئی بات کا ذکر شوق سے نہ کریں +
کیا ہی اچھا ہے کہ اپنے کو چند آدمیوں پر ظاہر کریں
اور ہمیشہ تجھے جو دل کا دیکھنے والا ہے ڈھونڈھیں +
یہہ بھی لازم ہے کہ ہم باتوں کی ہر ایک ہوا سے
چاروں طرف نہ اُڑتے پھریں بلکہ یہہ چاہیں کہ سب کچھہ
باہر اور بھیتر تیری مرضی کی پسندیدگی کے موافق پورا ہووے +

آسمانی فضل کی حفاظت کے واسطے کیا ہی بخطر کام ہے کہ ہم ظاہری نمایش سے بھاگیں اور نہ اُن چیزوں کو جو باہر ہماری تعریف ہونے کا باعث نظر آتی ہیں ڈھونڈھیں بلکہ پوری تندہی سے اُن چیزوں کا پیچھا کریں جو زندگی کی اصلاح وروحانی سرگرمی بخشتی ہیں +

کس قدر بہتیروں کو نیکی نقصان کا باعث ٹھہری جب وہ مشہور ہو گئی اور بہت جلد اُس کی تعریف کی گئی +

کیا ہی فائدہ بخش فضل اُس وقت رہا جبکہ وہ اس زندگی میں جو بالکل آزمایش اور لڑائی ہے خاموشی کے ساتھ محفوظ کیا گیا +

Völkl
5-11-51

چھیالیسویں فصل

اُسوقت خدا پر بھروسا رکھنا جسوقت باتوں کے تیر چلتے ہیں

(۱) اے میرے بیٹے پایداری سے قایم رہ اور مجھپر توکّل رکھہ کیونکہ باتیں سوا باتوں کے اور کیا ہیں ✤

وے ہوامیں اُڑتی ہیں لیکن چٹّان کو نقصان نہیں پہونچاتیں ✤

اگر تو تقصیروار ہے تو سمجھ کہ خوشی سے اپنے کو درست کرنا چاہئے۔ اگر تیرا دل تجھپر الزام نہ لگاوے تو یہہ قصد کر کہ خوشی سے اسکی برداشت خدا کی خاطر کرنا چاہئے ✤

یہہ تو بہت چھوٹا کام ہے کہ کبھی کبھی تو باتوں ہی کی برداشت کرے اگر تجھے ابتک سخت مار کھانے کی برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو ✤

اور اگر تو ابتک جسمانی نہیں ہے اور انسانوں پر
جسقدر مناسب ہے اُس سے زیادہ توجہ نہیں کرتا ہے
تو پھر کس سبب سے ایسی چھوٹی باتیں تیرے دل میں لگتی
ہیں +

پس چونکہ تو حقیر سمجھے جانے سے ڈرتا ہے اس لئے
تو اپنی زیادتیوں کے سبب سے ملامت اُٹھانا نہیں
چاہتا اور عذروں کا آڑ ڈھونڈھتا ہے +

(۲) لیکن اپنے میں اور اچھی طرح دیکھ تو تو سمجھ لیگا
کہ دنیا ابتک تجھ میں زندہ ہے اور انسانوں کی نظروں
میں پسندیدہ ہونے کی باطل محبّت بھی +

کیونکہ جب تو چھوٹا سمجھا جانے سے اور اپنے قصوروں
کے واسطے ملامت اُٹھانے سے بھاگتا ہے تب ثابت ہے
کہ تو ابتک حقیقی طور پر فروتن نہیں ہے اور نہ دنیا کے
لئے حقیقی طور پر مردہ ہے اور نہ دنیا تیرے لئے مصلوب ہے +

لیکن میری بات کو سُن تو تو آدمیوں کی دس ہزار باتوں کی فکر نہ کرے گا ÷

دیکھہ اگر وہ سب باتیں تیرے خلاف کہی جاتیں جو جو نہایت ہی بدنیتی سے بنائی جاسکتیں ہیں تو وے تجھے کیا نقصان پہونچاتیں بشرطیکہ تو اُنہیں بالکل گذر جانے دیتا اور اُنہیں تراز و میں تنکے سے زیادہ نہ جانتا۔ پس کیا وے تیرے سر سے ایک بال بھی توڑسکتیں ÷

(۳) پر جو نہ باطنًا دل کو اور نہ آنکھوں کے سامنے خدا کو رکھتا ہے سو آسانی کے ساتھہ ملامت کی بات سے جنبش پاتا ہے ÷

لیکن جو مجھپر بھروسا رکھتا ہے اور اپنی تجویز پر قائم رہنا نہیں چاہتا سو انسانی خوف سے آزاد رہیگا ÷

کیونکہ میں ہی عدالت کرنے والا اور سب پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ کس طرح

ماجرا واقع ہوا - میں اُس کو جس نے ضرر پہونچایا اور اُسے جس نے ضرر اُٹھایا جانتا ہوں +

میری ہی طرف سے یہہ کلام نکلا - میری ہی اجازت سے یہہ واقع ہوا تا کہ بہتوں کے دلوں کے خیال کھُل جائیں +

لوقا ۲-۳۵

میں قصوروار و بے قصور کی عدالت کروں گا لیکن میں نے ایک پوشیدہ عدالت کے ذریعہ سے دونوں کو آگے سے پرکھنا چاہا +

(۴) اِنسانوں کی گواہی بارہا فریب دیتی ہے - میری عدالت سچّی ہے - وہ قائم رہیگی اور زیروزبر نہ ہوگی +

وہ اکثر پوشیدہ رہتی ہے اور فقط تھوڑے لوگوں کو سب باتوں میں معلوم ہوتی ہے - توبھی وہ کبھی غلطی نہیں کرتی اور نہیں کرسکتی باوجودیکہ نادانوں کی

نظروں میں درست نہ دکھائی دے ✢

پس ہر ایک عدالت میں میری طرف رجوع ہونا اور اپنی رائے پر تکیہ نہ کرنا لازم ہے ✢

جو کچھ صادق پر خدا کی طرف سے پڑے سو اُسے رنج نہ دیگا اور اگر بے انصافی سے اُسپر کوئی عیب لگا یا جائیگا تو بھی وہ اُسکی بہت فکر نہ کریگا ✢

اور اگر وہ دوسروں کے ذریعہ سے راستی کے ساتھ بے قصور ٹھہرایا جائے تو بھی وہ باطل طور پر خوشی سے نہ اوچھلیگا ✢

کیونکہ وہ اسکا خیال رکھتا ہے کہ میں ہی دلوں اور گردوں کا جانچنے والا ہوں اور انسانی نمایش و چہرے کے موافق عدالت نہیں کرتا ہوں ✢

زبور ۷ - ۹

کیونکہ بارہا وہ بات میری نظروں میں ملامت کے لایق پائی جاتی ہے جو انسانوں کی تجویز میں تعریف

کے لایق سمجھی جاتی ہے +

(۵) اے خداوند خدا اے صادق انصاف کرنیوالے اے قادر و برداشت کرنے والے جو آدمیوں کی کمزوری و خرابی کو جانتا ہے تو ہی میری طاقت اور میرا تمام بھروسا بن جا کیونکہ میری ضمیر میرے واسطے کافی نہیں ہے + تو اُس بات کو جانتا ہے جسکو میں نہیں جانتا اس لئے مجھکو لازم ہے کہ اپنے کو ہر ملامت میں فروتن کروں اور حلم سے اُسکی برداشت کروں +

اور جب جب میں نے اِس طرح ملامت کی برداشت نہیں کی تو تو رحم فرما کے مجھے معاف کر اور پھر مجھے زیادہ برداشت کرنے کا فضل بخش +

کیونکہ تیری وافر رحمت معافی حاصل کرنے کے لئے اُس عذر کی نسبت جسے میں ضمیر کے پوشیدہ قصور سے بری ہونے کے واسطے پیش کروں میرے لئے بہتر ہے +

اگرچہ میں اپنے میں خاص بدی نہیں جانتا توبھی میں کچھہ اس سے راست باز نہیں ٹھہرجاتا کیونکہ بغیر تیری رحمت کے کوئی انسان جلیتی جان یترے حضور راست بازٹھہر نہیں سکتا +

افرنتیوں ۴-۴

زبور ۱۴۳-۲

سینتالیسویں فصل

اسکی بابت کہ ابدی زندگی کے واسطے سب تکلیفوں کی برداشت کرنا چاہئے

(۱) اے میرے بیٹے جو محنت ومشقّت تو نے میری خاطر اُٹھائیں سو تجھے شکست نہ دلویں اور جو مصیبتیں تجھپر آتی ہیں سو تجھے بالکل گرانہ دلویں بلکہ میرا وعدہ تجھے ہر معاملہ میں طاقت وتسلّی دلوے + میں تجھے سب حد اور تمام اندازہ سے زیادہ اجر دینے کے لئے کافی ہوں +

تجھے یہاں بہت دنوں تک محنت کرنا اور ہمیشہ رنج سے دبا رہنا نہ پڑے گا +

ذرہ تامّل کر تو تو اپنی بُرائیوں کا خاتمہ جلد دیکھے گا +

ایک گھڑی آوے گی کہ سب محنت و پریشانی جاتی رہیگی +

جو کچھہ وقت کے ساتھہ گذر جاتا ہے وہ سب کم قدر و عارضی ہے +

(۲) جو تو کرتا ہے مستعدی سے کر۔ ایمانداری سے میرے انگورستان میں محنت کر۔ میں ہی تیری مزدوری ہونگا +

لکھہ پڑھہ گا تو حمد کر چپ رہ دعا مانگ مردانگی سے مخالفتوں کی برداشت کر۔ کیونکہ ابدی زندگی اس کے لایق ہے کہ تو اُس کے لئے یہہ سب بلکہ اور

زیادہ لڑائیاں کرے +

ذکریاہ ۱۴-۷

اطمینان اُس دن ملیگی جو خداوند کو معلوم ہے وہ تو ایسا دن اور رات نہ ہوگا جیسا اب ہے بلکہ وہ دن دائمی نور لا انتہا روشنی پائدار اطمینان اُستوار راحت ہوگا +

رومیوں ۷-۲۴

اُس دن تو یہہ نہ کہے گا کہ اس موت کے بدن سے مجھے کون چھوڑاویگا اور تو یہہ بھی نہ پکاریگا کہ

زبور ۱۲۰-۵

مجھپر واویلا کہ میں جلاوطنی میں سکونت کرتا ہوں کیونکہ موت اوندھے مُنہ گرائی جاوے گی اور ایسی نجات ہوگی جو کبھی نہ جائیگی اور کوئی تردد نہ ہوگا بلکہ مبارک خوشی وشیریں ونفیس صحبت ملیگی +

(۳) واہ اگر تو آسمان میں مقدسوں کے دائمی تاجوں کو دیکھتا اور یہہ بھی کہ اب کسقدر جلال کے ساتھہ وے خوشی کے مارے اوچھلتے ہیں جو سابق میں

اِس دنیا کی نظر میں حقیر معلوم ہوتے ہیں اور گویا زندہ
رہنے کے لایق بھی نہ گنے جاتے تھے تو تو حقیقت میں فوراً
اپنے کو خاک میں فروتن کرتا اور ایک شخص سے بھی بڑا
ہونے کی بہ نسبت سب کے تابع ہونا زیادہ چاہتا *
اور تو اِس زندگی کے خوشحال دِنوں کی آرزو
بھی نہ رکھتا بلکہ خدا کی خاطر دُکھ اُٹھانے سے محظوظ
ہوتا اور آدمیوں کے درمیان ناچیز معلوم ہونا سب سے
بڑا نفع سمجھتا *

(۴) واہ اگر تو اِن چیزوں کی لذّت پاتا اور
اُن کو اپنے دل تک آنے دیتا تو پھر کس طرح تجھے ایک
مرتبہ بھی شکایت کرنے کی جرأت ہوتی *
کیا ابدی زندگی کے واسطے سب طرح کی محنت
و مشقّت کی برداشت کرنا نہ چاہئے *
خدا کی بادشاہت کو کھو دینا یا پا جانا تو کچھ

چھوٹی بات نہیں ہے ✣

پس اپنا چہرہ آسمان کی طرف اُٹھا۔ دیکھ میں اور
میرے ساتھ میرے سب مقدّس جنہوں نے اِس دنیا
میں بڑی لڑائی کی برداشت کی اب خوشی کرتے اب
تسلّی پاتے اب بخیر رہتے اب آرام کرتے اور ابد تک
میرے باپ کی بادشاہت میں میرے ساتھ برابر
رہیں گے ✣

اڑتالیسویں فصل

ہمیشگی کا دن اور اس زندگی کی تنگش

(۱) واہ آسمانی شہر کا مبارک مسکن۔ واہ ہمیشگی کا
نہایت صاف دن جسکو رات تاریک نہیں کرتی
بلکہ سب سے اعلیٰ سچائی ہمیشہ روشن کرتی ہے۔ واہ وہ
دن جو ہمیشہ خوشحال اور ہمیشہ بحیظر ہے اور کبھی خلاف

سے نہیں بدلتا ہے ✣

واہ کاش کہ وہ دن طلوع ہوتا اور یہہ سب
چند روزہ چیزیں ختم ہو جاتیں ✣
مقدسوں پر تو وہ دن دائمی رونق کے ساتھ
جلوہ گر ہو کر چمکتا ہے لیکن جو زمین پر مسافر ہیں اُنکو
صرف دور سے اور گویا آئینہ کے ذریعہ سے دکھائی
دیتا ہے ✣
(۲) آسمان کے باشندے جانتے ہیں کہ وہ دن
کیسا خوشی آمیز ہے لیکن بنی حوّا جو جلاوطن ہیں نالہ
کرتے ہیں کہ یہاں کا دن کیسا تلخ و تکلیف دہ ہے
اِس زندگی کے دن چھوٹے اور بُرے بلکہ
غموں اور تنگشوں سے بھرے ہیں ✣
یہاں اِنسان بہت گناہوں میں آلودہ
بہت شہوتوں میں گرفتار بہت خوفوں میں جکڑا

ہوا بہت فکروں سے پریشان بہت تجسسوں سے
پراگندہ بہت لطالتوں میں اولجھا ہوا بہت گمرا ہیوں
میں گھرا ہوا بہت محنتوں سے ماندہ آزمائشوں سے
دبا ہوا آسائیشوں کے سبب سے نازک حاجتمندی سے
ریزہ ریزہ ہے +

(۳) واہ کب اِن بُرائیوں کا خاتمہ ہوگا۔ کب
میں اپنے گناہوں کی آفت زدہ غلامی سے آزاد ہونگا۔
کب میں فقط تیری ہی اے خداوند یاد کرونگا۔ کب میں
تجھ سے پورے طور پر مسرور ہونگا +
کب میں بے ہر ایک رُکاوٹ کے بلکہ بغیر روح
وجسم کی ہر ایک تکلیف کے حقیقی آزادگی میں ہونگا +
اکب قوی سلامتی۔ بےخطر و غیر مضطرب سلامتی۔
باطنی وظاہری سلامتی۔ سراسر یقینی سلامتی ملیگی +
اے مہربان یسوع کب میں کھڑا ہو کر تجھے دیکھونگا +

کب میں تیری بادشاہت کے جلال پر نگاہ کرونگا +
کب تو میرے واسطے سب کچھ سب میں ہوگا +

قولوسیوں ۳-۱۱

کب میں تیرے ساتھہ تیری بادشاہت میں ہونگا
جسے تو نے اپنے محبوبوں کے واسطے ازل سے تیار
کیا ہے +
میں دشمن کی اُس زمین پر غریب و جلاوطن چھوڑا
گیا ہوں جہاں روزانہ لڑائیاں اور سب سے بڑی
مصیبتیں ہیں +
(۴) میری جلاوطنی کو تسلّی بخش - میرے غم کو
گھٹا دے کیونکہ میری تمام آرزو تیرے واسطے آہ بھرتی
ہے +
کیونکہ جو کچھہ یہہ دنیا میری تسلّی کے واسطے پیش
کرتی ہے سو کُل میرے لئے بوجھہ ہے +
میں دلی طور پر تجھہ سے محظوظ ہونے کی آرزو

رکھتا ہوں لیکن اسے حاصل نہیں کر سکتا ہوں ÷
میں آسمانی چیزوں میں لپٹا رہنا چاہتا ہوں لیکن فانی چیزیں اور وہ نفسانی خواہشیں جو ابتک ماری نہیں گئی ہیں مجھے دبائے رہتی ہیں ÷
روح کے سبب سے تو سب چیزوں پر غالب آنا چاہتا ہوں مگر جسم کے سبب سے خلاف اپنی مرضی کے اُن کے تابع رہنے کے لئے مجبور ہوں ÷
اسی طرح میں آفت زدہ آدمی اپنے ساتھ لڑا کرتا ہوں اور اپنے لئے آپ تکلیف دہ بنا رہتا ہوں جب تک کہ میری روح بلندی کی طرف اور میرا جسم پستی کی طرف مائل ہونا چاہتا ہے ÷
(۵) واہ میں باطناً کتنا دُکھ اُسوقت پاتا ہوں جبسوقت روح سے آسمانی چیزوں کو پکڑتا ہوں اور فوراً جسمانی چیزوں کا گروہ مجھپر میرے دعا مانگتے ہی حملہ کرتا ہے۔

زبور ۷۱-۱۲

اے میرے خدا تو مجھ سے دور نہ ہو اور غصّہ میں اپنا مُنہہ اپنے بندے سے مت پھیر ÷

زبور ۱۴۴-۶

بجلی گرا اور اُنھیں تتر بتر کر اپنے تیر چلا اور دشمن کے سب منصوبوں کو پراگندہ کر ÷

پھر میرے حواس اپنی طرف جمع کرا ور ایسا کر کہ میں سب دنیوی چیزوں کو بھولوں اور فضل بخش کہ میں جلد بُرائیوں کے وہموں کو دور کروں اور حقیر جانوں ÷

اے ابدی سچّائی میری مدد کر تا کہ کوئی بطالت مجھے جنبش نہ دیوے ÷

اے آسمانی شیرینی میرے پاس آ تا کہ تیرے دیدار سے سب ناپاکی بھاگے ÷

اور جب جب میں دعا مانگنے میں تیرے سوا اور کچھ خیال کروں تب تب مجھے معاف کر اور رحمت سے میرے

ساتھہ مہربانی کا سلوک کر ✣

کیونکہ میں سچ سچ اقرار کرتا ہوں کہ میں بہت پریشانیوں میں پڑا کرتا ہوں ✣

کیونکہ میں اکثر وہاں نہیں ہوتا جہاں میں جسم سے کھڑا اور بیٹھا ہوں بلکہ میں خاصکر وہاں ہوتا ہوں جہاں میرے خیالات مجھے لے جاتے ہیں ✣

جہاں میرے خیالات ہیں وہاں میں ہوں اور میرے خیالات اکثر وہاں ہیں جہاں وہ چیز ہے جسے میں چاہتا ہوں ✣

وہ چیز بھی جلد میرے خیال میں آتی ہے جو بالذات فرحت بخش یا عادت کے سبب سے مرغوب ہے ✣

(۶) اور اسی وجہ سے تو نے جو خود سچائی ہے یہہ صاف صاف کہا ہے کہ جہاں تیرا خزانہ ہے وہاں تیرا دل بھی لگا رہیگا ✣

متی ۶-۲۱

اگر میں آسمان کو پیار کرتا ہوں تو میں خوشی سے آسمانی چیزوں پر سوچا کرتا ہوں +

اگر میں دنیا کو پیار کرتا ہوں تو میں دنیا کی خوشحالیوں کے سبب سے خوشی کرتا ہوں اور اُسکی مصیبتوں کے سبب سے رنج کرتا ہوں +

اگر میں جسم کو پیار کرتا ہوں تو جو جسم کی چیزیں ہیں اُن کو اکثر تصور کرتا ہوں +

اگر روح کو پیار کرتا ہوں تو روحانی چیزوں پر غور کرنا مجھے مرغوب ہے +

کیونکہ جن جن چیزوں کو میں پیار کرتا ہوں اُنکی بابت میں خوشی سے کہتا اور سُنتا ہوں اور اُنکی تصویریں لئے ہوئے گھر لوٹتا ہوں +

لیکن مبارک ہے وہ انسان جو تیری خاطر اے خداوند سب مخلوقوں کو رخصت ہونے کی اجازت دیتا

اور اپنی ذات پر سختی کرتا ہے اور جسم کی شہوتوں کو روح
کی سرگرمی سے مصلوب کرتا ہے تاکہ ضمیر مطمئنہ سے تیرے
حضور پاک دعا کو پیش کرے اور سب زمینی چیزوں کو
باہر اور بھیتر سے خارج کرکے فرشتوں کے گروہوں میں
شامل ہونے کے لایق بنے ٭

اونچاسویں فصل

ابدی زندگی کی آرزو اور کیسی بڑی
بھلائیونکا وعدہ لڑنے والونکو دیا گیا ہے

(۱) اے میرے بیٹے جب تجھے ابدی خوشحالی کی
آرزو اوپر سے دی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور تو
جسم کے خیمہ سے کوچ کرنا چاہتا ہے تاکہ میری روشنی پر
بدلنے کے سایہ کے بغیر نظر کرسکے تو تو اپنا دل کشادہ کر
اور اپنی تمام آرزو سے یہہ پاک الہام قبول کر ٭

سب سے بڑا شکر اُس آسمانی بھلائی کا ادا کر جو یوں
مہربانی سے تیرے ساتھہ سلوک کرتی اور رحم سے
تیرے پاس آتی اور جوش سے تجھے اُبھارتی اور زور
سے تجھے سنبھالتی ہے تا کہ تو اپنے بوجھہ کے سبب سے
زمینی چیزوں پر نہ گر پڑے +

کیونکہ تو یہہ بھی نہ تو اپنے خیال یا اپنی کوشش
سے بلکہ آسمانی فضل اور الہی مہربانی کی صرف توجہہ
سے حاصل کرتا ہے تا کہ تو سب نیکیوں میں ترقی کرے
اور زیادہ فروتنی پاوے اور اپنے کو آیندہ لڑائیوں
کے لئے تیار کرے اور اپنے دل کی کل اُلفت سے
میرے ساتھہ لگے رہنے اور پر جوش رضا و رغبت
سے میری خدمت کرنے کی فکر رکھے +

(۲) اے میرے بیٹے اکثر آگ تو جلتی ہے لیکن
شعلہ بے دھوئیں کے نہیں اُٹھتا +

یوں ہی بعض آدمیوں کی آرزوئیں آسمانی
چیزوں کی طرف بھڑکتی ہیں تو بھی وے جسمانی محبّت
کی آزمایش سے آزاد نہیں +

اِس لئے بالکل خدا ہی کی عزت کے واسطے اُنکی
یہہ محنت نہیں ہے کہ وے اُس سے ایسی آرزومندی
کے ساتھہ التماس کرتے ہیں +

ویسی ہی اکثر تیری وہ آرزو بھی ہے جسکو تو نے
اسقدر بھاری ظاہر کرنا چاہا +

کیونکہ وہ آرزو صاف و کامل نہیں ہے جو خود
مطلبی سے آلودہ ہے +

(۳) نہ وہ جو تجھے فرحت بخش و فائدہ مند ہے
بلکہ وہ جو میرے نزدیک قبولیت کے لائق اور عزت
بخش ہے مانگ کیونکہ اگر تو راستی سے منصفی کرے تو تجھے
واجب ہوگا کہ اپنی رغبت کی بہ نسبت اور ہر ایک

مرغوب چیز کی بہ نسبت میرے منصوبہ کو زیادہ پسند کرے اور اُسکی زیادہ پیروی کرے +

میں تیری آرزو کو جانتا ہوں اور میں نے تیرے اکثر کیئے ہوئے واویلا کو سُنا +

رومیوں ۸-۲۱

اب تو چاہتا ہے کہ خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادگی میں داخل ہووے۔ اب تجھے ابدی مسکن یعنی تیرا آسمانی وطن جو خوشی سے بھرا ہے مرغوب ہے۔ لیکن وہ گھڑی ابتک نہیں آئی ہے بلکہ ہنوز دوسرا وقت یعنی لڑائی کا وقت۔ محنت و آزمائش کا وقت باقی ہے +

تو چاہتا ہے کہ سب سے بڑی بھلائی سے معمور کیا جاوے لیکن تو ابتک اسے حاصل نہیں کر سکتا +

میں ہی ہوں۔ میرا انتظار کر جب تک کہ میری یعنی خدا کی بادشاہت نہ آوے +

(۴) تجھے ابھی زمین پر آزمایا جانا اور بہت کاموں میں مشّاق ہونا باقی ہے +

تجھے کبھی کبھی تسلّی تو دیجائیگی لیکن اُسکی زیادہ آسودگی نہ بخشی جائے گی +

پس ہمت باندھ اور جو باتیں طبیعت کے خلاف ہیں نہ فقط اُنہیں برداشت کرنے میں بلکہ اُنپر عمل کرنے میں دلیر ہو +

تجھے فرض ہے کہ نئی انسانیت کو پہن لیوے اور دوسری آدمیت سے بدل جاوے +

تجھے فرض ہے کہ اکثر اُسے کرے جسے تو نہیں چاہتا ہے اور فرض ہے کہ اُسے چھوڑ دے جسے تو چاہتا ہے +

جو کام دوسروں کو پسند آتا ہے سو ترقی کریگا ۔ جو تجھی کو پسند آتا ہے سو بخوبی نہ بڑھیگا +

جو دوسرے کہتے ہیں سو سُنا جائیگا ۔ جو تو کہتا ہے

سونا چیز گنا جائے گا۔ دوسرے مانگیں گے اور اُنھیں
دیا جاوے گا۔ تو مانگے گا اور نہ پاوے گا ؛

دوسرے لوگ آدمیوں کی زبان پر بڑے
ہونگے لیکن تیری لنسبت ایک بات بھی نکہی جائیگی ؛
دوسروں کو یہہ خواہ وہ کام سونپا جاویگا
لیکن توکسی کام کے لایق نہ ٹھہرایا جاویگا ؛

(۵) اِس کے سبب سے اِنسانی طبیعت کبھی
کبھی غمگین تو ہوتی ہے لیکن اگر تو خاموشی کے
ساتھ اُسکی برداشت کرے تو بڑی بات ہے ؛

اِن باتوں اور بہت سی ایسی باتوں میں خدا
کے ایماندار بندے کی آزمایش ہوا کرتی ہے کہ کسقدر
وہ سب باتوں میں اپنے نفس سے انکار کرسکتا اور
اُسے مار سکتا ہے ؛

تو ایسی بات بمشکل پاویگا جسمیں تجھے نفس کشی

کی اِسقدر ضرورت پڑے جسقدر کہ اُن باتوں کے دیکھنے اور سہنے میں جو تیری مرضی کے خلاف ہیں پڑتی ہے اور یہہ خصوصًا اُسوقت پایا جاتا ہے جبوقت اُس کام کے کرنے کا حکم ہو جو تجھے تکلیف دہ و بے فائدہ معلوم ہوتا ہے ✣

اور چونکہ تجھے جو پیشواؤں کے تابع ہے بزرگوں کے حکم کے خلاف کرنے کی جرأت نہیں ہے اِس لئے یہہ تجھے تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ہی کے اشارے پر چلے اور قبول کر لیوے کہ اپنی مرضی کو پورے طور پر چھوڑنا ضرور ہے ✣

(۶) لیکن اَے میرے بیٹے ان محنتوں کے پھل اور جلد آنے والے انجام اور نہایت بڑے اجر کو تول تو تجھے ان کے سہنے کے سبب سے تکلیف نہیں بلکہ اپنے صبر کی سب سے قوی تسلّی حاصل ہو گی ✣

کیونکہ اپنی مرضی کے اُس خفیف حصّہ کے بدلے جسے تو اب خوشی سے چھوڑتا ہے آسمان میں سب کچھ اپنی مرضی کے موافق ہمیشہ پاوے گا +
ہاں جو کچھ تو وہاں چاہے گا بلکہ جو کچھ تو آرزو کر سکیگا سو پاوے گا +
وہاں تجھے سب بھلائی پانے کا وسیلہ ملیگا اور اُسکے ضایع ہونے کا کچھ خوف نہ ہوگا +
وہاں تیری مرضی میرے ساتھ ہمیشہ ایک ہو کر رہیگی۔ وہ کسی باہری یا کسی اپنی چیز کا لالچ نکریگی +
وہاں کوئی تیرا مقابلہ نکرے گا۔ کوئی تیری شکایت نکرے گا۔ کوئی تجھے باز نرکھیگا۔ کوئی چیز تیرے آڑ نہ آوے گی۔ بلکہ وہ سب چیزیں جنکی تو آرزو رکھتا ہے وہاں ایک ساتھ موجود ہونگی اور تیری تمام محبّت کو تازہ کرینگی اور اُسے لبالب بھر دینگی +

جس ملامت کی برداشت تو نے یہاں کی ہے اُسکے
بدلے میں وہاں تجھے جلال بخشونگا۔ اور آہ و زاری کے
بدلے ستایش کی خلعت اور سب سے پست جگہہ کے بدلے
ابد الآباد تک شاہانہ تخت بخشونگا +

یسعیاہ ۶۱ : ۳

وہاں فرمانبرداری کا پھل نظر آوے گا اور توبہ
کی محنت خوشی کرے گی اور عاجزانہ تابعداری جلیل
طور پر تاجدار ہو گی +

(۷) پس بالفعل اپنے کو عاجزانہ طور پر سبھوں کے
ہاتھہ کے نیچے جھکائے رکھہ اور اسکی فکر نہ کر کہ کس نے
یہہ کہا یا کس نے یہہ حکم دیا +
بلکہ اسکی خاص فکر رکھہ کہ خواہ بڑا خواہ چھوٹا
خواہ برابر تجھہ سے کچھہ مانگے یا مانگنے کا اشارہ ہی کرے
تو تو یہہ سب کچھہ اچھا سمجھے اور صاف دلی سے اُسے
پورا کرنے کی کوشش کرے +

کوئی یہہ اور کوئی وہ ڈھونڈھے تو ڈھونڈھے۔
یہہ اُسپر اور وہ اسپر فخر کرے تو کرے اور لاکھوں
تعریف پاوے تو پاوے لیکن تو نہ اسپر اور نہ اُسپر
بلکہ اپنی ہی حقارت پر اور فقط میری ہی رضامندی
و عزّت پر خوشی کر*

فلپیون ۱-۲۰

تجھے یہہ مرغوب ہونا چاہئے کہ خواہ تیرے جیتے
خواہ تیرے موئے پر خدا تجھسے ہمیشہ بزرگی پاوے*

پچاسویں فصل

بیکس کو کس طور سے اپنے تئیں خدا کے ہاتھہ سپرد کرنا چاہیئے

(۱) اے خداوند خدا مقدّس باپ تو اسوقت اور ابدالآباد مبارک ہو کیونکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی کیا جاتا ہے اور جو تو کرتا ہے سو بھلا ہے*

تیرا بندہ نہ اپنے میں اور نہ اور کسی میں بلکہ تجھہ میں
خوشی کرے کیونکہ فقط تو ہی حقیقی خوشی اور تو ہی میری
امید اور میرا تاج اور تو ہی میری خورمی اور میری
عزت ہے اے خداوند ✠

تیرے بندے کے پاس سوا اسکے جسے اُس نے بغیر
اپنی کسی لیاقت کے تجھہ سے پایا اور کیا ہے ✠

اقرنتیوں ۴-۷

جو چیزیں تو نے دیں اور جو چیزیں تو نے بنائیں
وہ سب تیری ہی ہیں ✠

زبور ۸۸-۱۵

میں آفت زدہ ہوں اور لڑکپن سے مصیبتیں
سہتا ہوں اور میری جان کبھی کبھی آنسو بہانے کے
درجہ تک غمگین ہوتی ہے اور وہ کبھی کبھی اپنے میں بسبب
اُن دکھوں کے بھی جو میرے سر پر منڈلا رہے ہیں بیقرار ہے ✠

(۲) میں اطمینان کی خوشی کے واسطے ترستا ہوں
بلکہ تیرے اُن فرزندوں کی اطمینان کو دلسوزی سے

چاہتا ہوں جو تیری جانب تیرے نور کی تسلّی میں پرورش پاتے ہیں ✣

اگر تو اطمینان بخشے۔ اگر تو میرے دل میں پاک خوشی اونڈیلے تو تیرے بندے کی روح خوش الحانی سے بھرپور اور تیری تعریف میں مصروف ہو جائیگی ✣ لیکن اگر تو اپنے کو دور کرلے جیسا کہ تو اکثر کیا کرتا ہے تو وہ تیرے حکموں کی راہ میں نہ چل سکے گا بلکہ وہ برعکس اسکے اپنی چھاتی پیٹنے کے واسطے گھٹنے ٹیکیگا کیونکہ اُسکا حال اب ویسا نہیں جیسا کل اور پرسوں تھا جبکہ تیرا چراغ اُس کے سر کے اوپر روشن تھا اور وہ اُن آزمایشوں سے جو اُسپر حملہ کرتی تھیں تیرے پروں کے سایہ تلے چھپا لیا جاتا تھا ✣

ایوب ۲۹-۳

زبور ۱۷-۸

(۳) اے باپ جو صادق اور ہمیشہ تعریف کے لایق ہے وہ گھڑی آپہونچی کہ تیرا بندہ آزمایا جاوے ✣

اے باپ جو محبّت کے لایق ہے یہہ مناسب ہے کہ
تیرا بندہ اِس گھڑی تیری خاطر کچھہ برداشت کرے ✣
اے باپ جو سدا عزّت کے لایق ہے وہ گھڑی
آپہونچی جسکی بابت تونے ازل سے پیش بینی کی کہ وہ
آنے والی ہے تاکہ تیرا بندہ تھوڑے عرصہ تک ظاہرا
زیربار ہووے لیکن باطنًا ہمیشہ تیرے پاس رہے
اور کچھہ دیر تک حقیر سمجھا جاوے اور فروتن کیا جاوے
اور لوگوں کی نظروں میں قاصر معلوم ہو اور درد
ودماندگی سے گھُلایا جاوے تاکہ تیرے ساتھہ نئے نور کے
طلوع کی صبح میں پھر اوٹھے اور آسمانی جگہوں میں
جلیل ہووے ✣
اے قدّوس باپ توہی نے یہہ ٹھہرایا اور توہی
نے یہہ چاہا اور جو حکم خود تونے دیا سو پورا ہوا ✣
(۴) کیونکہ تیرے دوست پر یہہ تیری مہربانی ہے

کہ جب جب اور جس کسی کے ہاتھہ سے تو اُسے دُکھہ اور تکلیف اُٹھانے کی اجازت دیتا ہے تب تب وہ تیری محبّت کی خاطر ان آزمایشوں کی برداشت کرے ❖

بغیر تیری صلاح و دوراندیشی کے اور بغیر سبب کے کچھہ زمین پر واقع نہیں ہوتا ❖

زبور ۱۱۹-۷۱

بھلا ہوا کہ تو نے اے خداوند مجھے شکستہ کیا تاکہ میں تیرے قواعد کو سیکھوں اور دل کی تمام مغروری و شوخی کو دور کروں ❖

یہہ میرے لئے مفید ہے کہ شرم نے میرے چہرے کو ڈھانپ لیا تاکہ میں خاصکر نہ آدمیوں کو بلکہ تجھکو تسلّی پانے کے واسطے ڈھونڈھوں ❖

اس سے میں نے یہہ بھی سیکھا ہے کہ تیری عدالت سے جو فہم انسانی سے باہر ہے ڈروں کیونکہ تو راستبازوں کو بے دین کے ساتھہ دُکھہ تو دیتا ہے مگر بے عدل و

انصاف نہیں ✣

(۵) میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اس لئے کہ تو نے میری بُرائیوں سے درگذر نہ کیا بلکہ غموں کا صدمہ پہونچا کے اور تنگنشوں کو میرے بھیتر و باہر بھیجکر مجھے چکنا چور کر دیا ✣

اُن سب میں سے جو آسمان کے نیچے ہیں سوا تیرے اے خداوند میرے خدا جو جانوں کا آسمانی حکیم ہے کوئی نہیں جو مجھے تسلّی دیوے کیونکہ تو ہی زخمی کرتا اور شفا بخشتا ہے اور تو ہی دوزخ تک پست کرتا اور پھر اوپر لاتا ہے ✣

تیری تنبیہہ مجھ پر ہوگی اور تیرا عصا بھی مجھے تربیّت دیگا ✣

(۶) دیکھ اے پیارے باپ میں تیرے ہاتھوں میں ہوں ۔ میں اپنے کو تیری تادیب کے عصا کے نیچے

جھکا دیتا ہوں +

میری پیٹھہ اور میرے گلے پر مار تاکہ میں اپنی
کجی کو تیری مرضی کی طرف مائل کروں +

جس طرح سے کہ تو میرے ساتھہ بھلائی کرتا آیا ہے
اُسی طرح سے مجھہ کو اپنا نیک و فروتن شاگرد بھی بنا تاکہ
میں تیری مرضی کے ہر ایک اشارے پر چلوں +

تجھے میں اپنے تئیں اور اپنا سب کچھہ دُرست کئے
جانے کے واسطے سونپتا ہوں کیونکہ یہاں سزا پانا بہتر ہے
نہ کہ بعد ازاں +

تو سب باتوں بلکہ ایک ایک بات کو جانتا ہے
اور انسانی ضمیر میں تجھہ سے کچھہ پوشیدہ نہیں ہے +

قبل اس کے کہ کچھہ وقوع میں آوے تو جانتا ہے
کہ وہ آنے والا ہے اور تجھے حاجت نہیں کہ جو کچھہ زمین
پر کیا جاتا ہے اُسکی بابت کوئی تجھے سکھلاوے یا خبر

دیوے ✣

تو جانتا ہے کہ میری ترقی کے واسطے کیا مفید ہے
اور کسقدر مصیبت میرے گناہوں کے مورچے کو صاف
کرنے کے واسطے کارآمد ہے ✣

جو تجھے پسندیدہ و مرغوب ہے وہی میرے ساتھ کر
اور میری گناہ آلودہ زندگی کو جسے تیری مانند اچھی طرح
اور صفائی کے ساتھ دوسرا کوئی نہیں جانتا ہے
حقیر نہ کر دے ✣

(۷) اے خداوند مجھے یہہ توفیق دے کہ جو جاننے
کے لایق ہے اُسے جانوں اور جو پیار کرنے کے لایق ہے
اُسے پیار کروں اور جو تجھے سب سے زیادہ پسندیدہ
ہے اُسکی تعریف کروں اور جو تجھے بیش قیمت نظر آتا
ہے اوسکو عالی قدر سمجھوں اور جو تیری آنکھوں میں
ذلیل ہے اُس سے نفرت رکھوں ✣

مجھے اجازت نہ دے کہ ظاہری آنکھوں کی بینائی
کے موافق منصفی کروں اور ناتجربہ کاروں کے کانوں
کی سماعت کے موافق رائے دوں بلکہ سچّی منصفی کے
ساتھ دیدنی و روحانی چیزوں میں امتیاز کروں اور
ہمیشہ سب سے زیادہ تیری مرضی کی پسندیدہ مصلحت کو
دریافت کیا کروں ٭

(۸) آدمیوں کے حواس منصفی کرنے میں اکثر دُھوکھا
کھاتے ہیں اور دنیا سے محبّت رکھنے والے بھی فقط
دیدنی چیزوں ہی سے محبّت رکھنے میں دُھوکھا کھاتے
ہیں ٭

کس بات میں آدمی اِس سبب سے بہتر ہے کہ آدمی
اُسکو بڑا جانے ٭

دغاباز کو دغاباز۔ بیہودہ کو بیہودہ۔ اندھے کو
اندھا۔ کمزور کو کمزور۔ جب سراہتا ہے تو دھوکھا دیتا ہے

اور جب ایسے بیہودہ طور پر اُسکی تعریف کرتا ہے تو فی الحقیقت اُسے زیادہ شرمندگی میں ڈالتا ہے +

کیونکہ بقول عاجز مقدس فرانسسکس کے ایک ایک جتنا تیری نظروں میں ہے اوتنا ہی ہے اور اُس سے زیادہ نہیں ہے +

اکاونوین فصل

اسکی بابت کہ انسان کو فروتنی کے کاموں میں قائم رہنا چاہیے جب سب سے بڑے کاموں کی طاقت نہیں رکھتا

(۱) اے میرے بیٹے تجھے طاقت نہیں کہ نیکی کی بہت ہی دل سوزانہ آرزو میں قائم رہے یا غور کے بہت ہی بلند درجہ میں استقلال کے ساتھ رہے مگر تجھے کبھی کبھی ضرور ہے کہ اپنی اصلی فنا کے سبب سے اپنی مرضی کے خلاف

بھی اور ماندگی کے ساتھ بھی پست چیزوں کی طرف مائل
ہووے اور اِس فانی زندگی کے بوجھ کو اُٹھاوے +
جب تک تو مرنے والے بدن کو اُٹھائے رہتا ہے
تب تک تجھے ماندگی و دلگیری کا اثر معلوم ہوگا +
پس تجھے واجب ہے کہ جسم میں اکثر جسم کے بوجھ
کے سبب سے واویلا کیا کرے اسواسطے کہ تو روحانی
فکروں اور غوروں میں بلاناغہ مشغول نہیں رہ سکتا +
(۲) پس تجھے لازم ہے کہ فروتن و بیرونی کاموں
کی طرف بھاگے اور اپنے کو نیک اعمال سے تازہ کرے
اور مضبوط اعتقاد کے ساتھ میری آمد و آسمانی ملاقات
کا انتظار کرے اور صبر سے اپنی جلاوطنی اور دل کی
خشکی کی برداشت کرے تاوقتیکہ میں پھر تیرے پاس
نہ آؤں اور تجھے سب اندیشوں سے رہا نہ کروں +
کیونکہ میں ایسا کروں گا کہ تو اپنی محنت و مشقت کو

بھول جاوے گا اور اندرونی راحت سے محظوظ ہوگا ✣
میں تیرے سامنے پاک نوشتوں کے خوشنما کھیتوں
کو پھیلاؤں گا تاکہ تو کشادہ دلی سے میرے حکموں کی
راہ میں دوڑنے لگے ✣

رومیوں ۱۸—۸

اور تو یہہ کہے گا کہ زمانۂ حال کے دُکھ درد اُس
لایق نہیں کہ اُس جلال کے جو ہمپر ظاہر ہونے والا
ہے مقابل ہوں ✣

باونویں فصل

اِسکی بابت کہ اِنسان کو نہ اپنے تئیں
تسلّی کے لایق بلکہ بر عکس اس کے
تازیانہ کے لایق سمجھنا چاہیئے

(۱) اے خداوند میں تیری تسلّی یا کسی روحانی
ملاقات کے لایق نہیں ہوں اور اس لئے جب تو مجھے

لاچار و بیکس چھوڑ دیتا ہے تو میرے ساتھہ انصافانہ سلوک کرتا ہے +

کیونکہ اگر میں سمندر کے برابر آنسو بہا سکتا تو بھی تیری تسلّی کے لایق نہ ٹھہرتا +

پس میں کسی بات کے لایق نہیں سوا اِسکے کہ تازیانہ کھاؤں اور سزا پاؤں اسواسطے کہ میں نے بارہا شدت سے تجھے ناراض کیا اور بہت باتوں میں نہایت بڑے قصور کئے +

اس لئے اگر سبب اچھی طرح سے دیکھا جائے تو میں کم سے کم تسلّی کے لایق بھی نہیں ہوں +

لیکن اے حلیم و رحیم خدا چونکہ تو یہہ نہیں چاہتا کہ تیری دستکاریاں برباد ہوویں اس لئے تو اپنی مہربانی کی دولت کو رحم کے برتنوں پر ظاہر کرنے کے واسطے یہہ اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتا کہ انسان

رومیوں ۹-۲۳

کے دستور کے موافق اپنے بندے کو اُسکی تمام لیاقت سے بڑھکر تسلّی دیوے ✢

کیونکہ تیری تسلّیاں انسانی بات چیت کے موافق نہیں ✢

(۲) میں نے کیا کیا ہے اے خداوند کہ تو مجھے آسمانی تسلّی بخشے ✢

مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے کبھی کچھہ بھلائی کی بلکہ برعکس اس کے یہہ کہ میں ہمیشہ بُرائیوں کی طرف مائل اور اصلاح کی نسبت سُست رہا ✢

یہہ سچ ہے اور میں تو اُسکا انکار نہیں کر سکتا۔ اگر میں کچھہ اور کہتا تو تو میرے خلاف اُٹھہ کھڑا ہوتا اور میری طرف سے کوئی جواب دینے والا نہ ہوتا ✢

میں اپنے گناہوں کے عوض سوا دوزخ و ابدی آگ کے اور کس بات کے لایق ہوا ✢

میں سچّائی سے اقرار کرتا ہوں کہ میں سب ٹھٹھے اور حقارت کے لایق ہوں اور یہہ مناسب نہیں کہ میں تیرے مقدّسوں کے ساتھہ یاد کیا جاؤں +

اور اگرچہ میں اسکو ناخوشی سے سنتا ہوں تو بھی میں سچّائی کی خاطر اپنے خلاف اپنے گناہوں کو ظاہر کرونگا تاکہ میں زیادہ آسانی سے تیری رحمت کو حاصل کرنیکے لایق ہوؤں +

(۳) کیا کہوں میں جو مجرم و تمام پریشانی سے بھرا ہوا ہوں +

مجھے اسبات کے سوا اور کچھہ کہنے کے لئے زبان نہیں کہ میں نے گناہ کیا اے خداوند میں نے گناہ کیا مجھہ پر رحم کر مجھے معاف فرما +

ایوب ۱۰-۲۰ ۲۱

ٹھم جا اور مجھہ پر سے ہاتھہ اٹھا کہ میں ذرہ دم لے لوں اُس سے پہلے کہ وہاں جاؤں جہاں سے

نہ بھیروں گا یعنے اندھیری سرزمین میں اور موت کے
سایہ کے ملک میں +

مجرم و آفت زدہ گنہگار سے تو اسقدر کون بات
چاہتا ہے جسقدر یہہ کہ وہ شکستہ جان ہووے اور
اپنے قصوروں کے سبب سے اپنے کو فروتن کرے +

حقیقی شکستہ جانی اور دل کی فروتنی سے معافی
کی امید پیدا ہوتی ہے اور پریشان ضمیر اطمینان
پاتی ہے اور کھویا ہوا فضل پھر حاصل ہوتا ہے اور
آیندہ غضب سے آدمی محفوظ کیا جاتا ہے اور خداو
تائب جان باہم بوسہ کے ساتھہ ملاقات کرتے ہیں +

(۴) گناہوں کے لئے فروتن شکستہ جانی تجھکو
اے خداوند ایسی پسندیدہ قربانی ہے جو تیرے حضور
لوبان کی خوشبو سے کہیں زیادہ شیرینی کے ساتھہ
مہکتی ہے +

یہہ تو وہ فرحت بخش عطر بھی ہے جسے تو اپنے پاؤں پر ڈھالا جانا چاہتا ہے کیونکہ تو نے دل شکستہ اور خاکسار کو کبھی حقیر نہ جانا ہے +

زبور ۵۱-۱۷

یہاں دشمنی کے غصہ ور چہرے سے پناہ کی جگہہ ہے۔ یہاں جو جو آلودگی و ناپاکی کہیں سے لگ گئی ہو دھوئی اور درست کی جاتی ہے +

ترپنویں فصل

اسکی بابت کہ جو دنیوی چیزوں سے لذت اُٹھاتے ہیں اُن کو خدا کا فضل نہیں ملتا ہے

(۱) اے میرے بیٹے میرا فضل بیش بہا ہے۔ وہ باہری چیزوں کے ساتھہ اور زمینی تسلیوں کے ساتھہ اپنا ملنا گوارا نہیں کرتا ہے +

پس اگر تو چاہے کہ فضل تیرے دل میں بھر جاوے تو تجھے لازم ہے کہ اُسکی سب رکاوٹوں کو دور کرے +

اپنے لئے پوشیدہ جگہہ چُن۔ اپنے ساتھہ تنہا رہنا چاہ۔ کسی سے بات چیت کا طالب نہو۔ بلکہ خدا کے سامنے جاں نثاری کے ساتھہ دعا پیش کر تاکہ تو اپنی جان کو شکستہ اور اپنی ضمیر کو پاک رکھے +

تمام دنیا کو کچھہ نہ جان۔ خدا کے لئے خالی رہنے کو سب باہری چیزوں سے زیادہ پسند کر +

کیونکہ یہہ ممکن نہ ہوگا کہ تو میرے لئے خالی ہووے اور اِس کے ساتھہ ہی عارضی چیزوں سے حظ بھی اُٹھاوے + تجھے لازم ہے کہ اپنے آشناؤں اور عزیزوں سے دور ہووے اور تمام چندروزہ تسلّی سے اپنا دل علیحدہ رکھے +

اسی طرح سے مبارک رسول پطرس یہہ منّت کرتا ہے

۱ پطرس ۲-۱۱

کہ مسیح کے ایمان دار لوگ اپنے کو اِس دنیا میں پردیسیوں اور مسافروں کی مانند رکھیں ÷

(۲) واہ کیسا بڑا بھروسا اُسکو مرتے وقت ملیگا جسے کسی چیز کی محبّت دنیا میں روک نہیں رکھتی ہے ÷ بلکہ اِس طرح دل کو سب چیزوں سے علیحدہ رکھنا بیمار جان نہیں سمجھتی اور روحانی اِنسان کی آزادی کو نفسانی آدمی نہیں جانتا ÷

تاہم اگر وہ حقیقی طور پر روحانی ہونا چاہے تو لازم ہے کہ نہ فقط اُن کو جو اُس کے نزدیکی ہیں بلکہ اُن کو بھی جو اُس کے دوری ہیں ترک کرے اور بہ نسبت اپنے اور کسی سے زیادہ چوکس نہ رہے ÷ اگر تو اپنے اوپر کامل طور سے فتحمند ہووے تو تو باقیوں پر زیادہ آسانی کے ساتھ غالب ہوگا ÷ کامل فتحمندی یہہ ہے کہ اپنے اُوپر شادیانہ بجاوے ÷

کیونکہ جو اپنے کو اس طرح تابع رکھتا ہے کہ اُسکی خواہشیں اُسکی عقل کو اور اُسکی عقل مجھکو مانے وہ حقیقت میں اپنے اوپر فتح پانے والا اور دنیا کا مالک ہے ✣

اگر تو اس درجہ تک چڑھنا چاہے تو تجھے لازم ہے کہ مردانہ طور پر ابتدا کرے اور جڑ پر کلہاڑی مارے تاکہ تو اپنی پوشیدہ و بے انداز طرفداری کو اور تمام خاص و دنیوی بھلائی کی محبّت کو اُکھاڑے اور برباد کرے ✣

اِس بُرائی پر کہ آدمی بہت ہی بے اندازہ طور پر اپنے سے محبّت رکھتا ہے قریب وہ سب کچھہ منحصر ہے جسے سراپا مغلوب کرنا لازم ہے اور جب یہہ بُرائی مغلوب و تابع کی جاتی ہے تو فوراً بڑی اطمینان و راحت ملتی ہے ✣ لیکن چونکہ بہت تھوڑے لوگ اپنی نسبت کامل طور پر مردہ ہونے کے لئے کوشش کرتے یا اپنے سے بالکل باہر ہو جانیکی طرف متوجہ ہوتے ہیں اِس لئے وے اپنے میں

اور الجھے ہوئے رہتے ہیں اور روح میں اپنے سے اوپر اُٹھہ نہیں سکتے ہیں*

پر جو میرے ساتھہ آزادی سے چلنا چاہتا ہے اُسکو یہہ ضرور ہے کہ اپنی سب خراب و بے اندازہ خواہشوں کو مارے اور کسی مخلوق کے ساتھہ خاص محبّت سے دلسوزانہ طور پر نہ لگا رہے*

چوونویں فصل

طبیعت و فضل کی متفرق حرکتیں

(۱) اے میرے بیٹے طبیعت و فضل کی حرکتوں پر دل سے توجہ کر کیونکہ اُنکی حرکتیں نہایت مختلف و باریک طور پر ہوا کرتی ہیں یہانتک کہ سوا اُس شخص کے جو روحانی و باطنی طور پر منور ہوا ہے اور کوئی اُن میں بہ مشکل امتیاز کر سکتا ہے*

بھلائی تو سب آدمی چاہتے ہیں اور وے اپنی
باتوں اور اپنے کاموں میں کچھ نہ کچھ بھلائی کا دعوی بھی
کرتے ہیں اسی لئے بہتیرے بھلائی کی نمایش میں دھوکھا
کھا جاتے ہیں +

طبیعت عیّار ہے اور بہتیروں کو بہکاتی اور
پھنساتی اور دغا دیتی ہے اور ہمیشہ خودغرضی سے
پیش آتی ہے +

لیکن فضل سادہ دلی سے چلتا اور بُرائی کی
ہر نمایش سے باز آتا اور فریبوں کا لباس نہیں پہنتا
ہے بلکہ سب کچھ محض خدا کی خاطر کرتا ہے جس میں وہ
آخرش آرام پاتا ہے +

(۲) طبیعت مرنے یا دبائے جانے یا مغلوب
ہونے یا مطیع رہنے یا خوشی سے تابع کئے جانے سے
ناراض و کشیدہ خاطر ہوتی ہے +

لیکن فضل نفس کشی کی فکر رکھتا ہے اور شہوت کا مقابلہ کرتا ہے اور مطیع ہونے کی تلاش کرتا ہے اور تابع رہنا چاہتا ہے اور اپنی آزادی عمل میں لانا پسند نہیں کرتا بلکہ سب طرح کی تربیت کے قبضہ میں ٹھہرنا عزیز رکھتا ہے اور کسی دوسرے پر حکومت کرنے کی خواہش نہیں رکھتا بلکہ ہمیشہ خدا کے تابع ہونا اور رہنا اور جینا چاہتا ہے اور خدا کی خاطر ہر انسانی مخلوق کے سامنے فروتنی سے جھکنے کے لئے تیّار ہے +

(۴) طبیعت اپنے فائدہ کے واسطے محنت کرتی ہے اور اسکی فکر رکھتی ہے کہ اوروں سے کیا نفع اٹھا سکوں +

لیکن فضل یہہ خیال نہیں کرتا کہ میرے لئے کیا مفید و لایق ہے بلکہ اسپر توجہ کرتا ہے کہ بہتوں کے لئے

کیا بہتر ہے +

(۵) طبیعت خوشی سے عزّت و تعظیم قبول کرتی ہے +
لیکن فضل سب عزت و جلال کو وفاداری سے خدا
کی طرف منسوب کرتا ہے +

(۶) طبیعت شرم و حقارت سے ڈرتی ہے +
لیکن فضل یسوع کے نام کی خاطر ملامت کی برداشت
کرنے سے خوش ہوتا ہے +

(۷) طبیعت فراغت و جسمانی آرام کو چاہتی ہے +
لیکن فضل خالی نہیں رہ سکتا بلکہ خوشی کے ساتھ
محنت سے ہم آغوش ہوتا ہے +

(۸) طبیعت عجیب و خوبصورت چیزیں اپنے پاس
رکھنا چاہتی ہے اور اُن چیزوں سے جو کم قدر اور بے
ڈول ہیں نفرت رکھتی ہے +
لیکن فضل سادہ و پست چیزوں سے محظوظ ہوتا

اور کھری کھری چیزوں کو حقیر نہیں جانتا اور پھٹے پورانے
سے ملبس ہونے سے انکار نہیں کرتا ہے +

(۹) طبیعت عارضی چیزوں پر نظر ڈالتی اور زمینی
چیزوں سے خوش ہوتی ہے اور نقصان کے سبب سے
غم کرتی اور چھوٹی سی مضر بات سے خفا ہو جاتی ہے +
لیکن فضل ابدی چیزوں پر توجہ کرتا ہے اور عارضی
چیزوں کے ساتھہ نہیں لپٹا رہتا اور نقصانوں سے
پریشان نہیں ہوتا اور سخت باتوں سے ترش نہیں
ہوتا کیونکہ اُس نے اپنے خزانے اور اپنی خوشی کو آسمان
میں جہاں کچھہ ضایع نہیں ہوتا رکھا ہے +

(۱۰) طبیعت حریص ہے اور جسقدر دیتی ہے
اُس سے زیادہ لینے کی خواہش رکھتی ہے اور چیزونکو
خاص اپنی کر لینا چاہتی ہے +
لیکن فضل مہربان ہے اور دوسروں کو شریک

کرنا چاہتا ہے اور چیزوں کو خاص اپنی بنا لینے سے کنارہ
کرتا ہے اور تھوڑے پر قانع ہے اور یہہ تجویز کرتا ہے کہ
دینا لینے سے مبارک ہے + اعمال ۲۰-۳۵

(۱۱) طبیعت مخلوقوں کی طرف اور اپنے جسم کی طرف
اور لطالتوں اور آوارگیوں کی طرف مائل ہوتی ہے +
فضل خدا کی طرف اور نیکیوں کی طرف کھینچتا ہے
اور مخلوقوں سے منکر ہوتا اور دنیا سے بھاگتا اور جسم
کی خواہشوں سے نفرت رکھتا اور ہرزہ گردیوں کو روکتا
اور خاص و عام میں ظاہر ہونے سے شرمندہ ہوتا ہے +

(۱۲) طبیعت کچھہ باہری تسلّی پانے سے خوش ہوتی
ہے تاکہ حواس کو حظ حاصل ہو +
لیکن فضل صرف خدا ہی سے تسلّی پانا اور تمام
دیدنی چیزوں کی بہ نسبت سب سے بڑی بھلائی سے
حظ اوٹھانا چاہتا ہے +

(۱۳) طبیعت سب چیزیں اپنے نفع و فائدہ کے واسطے
کام میں لاتی ہے اور بےغرض کچھہ نہیں کر سکتی بلکہ احسانوں
کے عوض خواہ برابر خواہ کچھہ بہتر خواہ تعریف یا انعام ہی
حاصل کرنے کی امید رکھتی ہے اور بہت چاہتی ہے کہ
میرے اعمال اور میری بخششیں بیش قدر ٹھہریں +
لیکن فضل کوئی فانی چیز نہیں ڈھونڈھتا اور سوا
خدائے واحد کے اور کچھہ اجر نہیں چاہتا اور فانی ضروریات
سے سوا اِس کے کہ جو ابدی چیزوں کے حاصل کرنیکے لئے
اُس کے کام میں آوے اور کچھہ نہیں طلب کرتا +
(۱۴) طبیعت بہت دوستوں اور رشتہ داروں
کے سبب سے خوش ہوتی اور عالی مقام و شریف
خاندان پر فخر کرتی ہے اور ذی اختیاروں کے سامنے
بشاش ہوتی اور دولتمندوں کی خوشامد کرتی ہے
اور جو اُس کے موافق ہیں اُنکی تعریف کرتی ہے +

لیکن فضل اپنے دشمنوں کو بھی پیار کرتا ہے اور دوستوں
کی کثرت سے نہیں پھول اُٹھتا اور اگر مقام و شرافت
کے ساتھ کوئی اور بڑی خوبی نہ شامل ہو تو اُنہیں بہت
کچھ نہیں سمجھتا ہے +

فضل دولتمندوں کی بہ نسبت غریبوں کی طرف
زیادہ متوجہ ہوتا ہے اور ذی اختیاروں کی بہ نسبت
لاچاروں کا زیادہ ہمدرد ہے اور دغابازوں کے
ساتھ نہیں بلکہ سچّوں کے ساتھ باہم خوشی کرتا ہے +

وہ ہمیشہ اچھے آدمیوں کو نصیحت کرتا ہے کہ سب
سے عمدہ نعمتوں کے لئے کوشش کریں اور نیکیوں کے
ذریعہ سے خدا کے بیٹے کے ہمشکل بنیں +

(۱۵) طبیعت حاجتمندی و تکلیف کے سبب سے
جلد شکایت کرتی ہے +

فضل استقلال کے ساتھ تنگدستی کی برداشت کرتا ہے +

(۱۶) طبیعت سب چیزوں کو اپنی طرف پھیرتی اور اپنے واسطے لڑتی جھگڑتی ہے ✣

لیکن فضل سب چیزوں کو خدا کی طرف لوٹاتا ہے جہاں سے وے دراصل نکلتی ہیں اور کوئی بھلائی اپنی طرف محسوب نہیں کرتا اور شیخی سے دعویٰ نہیں کرتا اور نہ تکرار کرتا اور نہ اپنی راے اوروں کی رائے سے زیادہ پسند کرتا بلکہ خواہش و عقل کے ہر کام میں اپنے کو ابدی دانائی اور الہی لول کے تابع کرتا ہے ✣

(۱۷) طبیعت رازوں کو جاننے اور نئی خبرونکو سننے کا شوق رکھتی ہے اور لوگوں میں ظاہر ہونے اور بہتیری باتوں کو اپنے حواس کے ذریعہ سے پرکھنے کی خواہش کرتی اور چاہتی ہے کہ مشہور ہو اور ایسے ایسے کام کرے جنکے سبب سے اُسکی تعریف کی جائے اور وہ عجیب سمجھی جاوے ✣

لیکن فضل نئی خبروں کے سُننے اور عجیب باتوں کے
سمجھنے کی فکر نہیں رکھتا کیونکہ یہہ سب انسان کی پرانی
فناپذیری سے پیدا ہوا ہے اسواسطے کہ زمین پر نہ تو
کوئی چیز نئی ہے اور نہ کوئی چیز پائدار رہے *
اِس لئے فضل ہمکو یہہ تعلیم کرتا ہے کہ ہم حواس کو
روکیں اور بیہودہ خودپسندی و خودنمائی سے کنارہ
کریں اور اُن چیزوں کو جو تعجب و تعریف کے لایق ہیں
عاجزی سے پوشیدہ کریں اور ہر چیز سے اور ہر علم میں
مفید پھل اور خدا کی تعریف و عزّت ڈھونڈھیں *
وہ نہیں چاہتا کہ اُسکی یا اُسکی چیزوں کی شہرت ہو
بلکہ یہہ چاہتا ہے کہ خدا اپنی نعمتوں میں مبارک ہووے
کیونکہ وہ محض محبت سے سب چیزیں بخشتا ہے *
(۱۸) یہہ فضل ایک ایسا نور ہے جو خلقت سے
بالا ہے اور خدا کی ایک خاص بخشش اور برگزیدوںکا

ایک واجب نشان اور ابدی زندگی کا ایک بیعانہ ہے کیونکہ وہ انسان کو زمینی چیزوں کی طرف سے آسمانی چیزوں کی محبت کی طرف اُٹھا لیتا اور اُسے نفسانی آدمی سے روحانی آدمی بنا دیتا ہے +

پس جسقدر طبیعت زیادہ دبائی جاتی اور مغلوب ہوتی ہے اوسیقدر زیادہ فضل داخل کیا جاتا ہے اور روز بروز نئی آسمانی ملاقاتوں کے سبب سے باطنی انسانیت خدا کی شکل کے موافق نئی صورت قبول کرتی جاتی ہے +

پچپنویں فصل

(55)

اِسکی بابت کہ طبیعت فنا پذیر ہے اور فضل تاثیر بخش ہے

(۱) اے خداوند میرے خدا جس نے مجھے اپنی

صورت اور اپنی مانند پیدا کیا ہے مجھے یہہ فضل عنایت کر
جسے تو نے اِتنا بڑا اور نجات کے واسطے اِتنا ضروری
دِکھلایا تاکہ میں اپنی نہایت بُری طبیعت پر غالب آؤں
جو مجھے گناہ کی طرف اور ہلاکت کی طرف کھینچتی ہے *
کیونکہ میں اسکا اثر اپنے جسم میں پاتا ہوں کہ گناہ کا
شرع میری عقل کے شرع سے لڑتا اور مجھے بہت باتوں
میں شہوت کے تابعدار ہونے کی طرف گرفتار کر کے لیجاتا
ہے اور میں اُسکی خواہشوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا
بشرطیکہ تیرا نہایت پاک فضل میرے دل میں جوش کے
ساتھہ داخل ہو کر میری مدد نہ کرے *
(۲) تیرے فضل بلکہ تیرے بڑے فضل کی ضرورت
ہے تاکہ طبیعت مغلوب ہو وے جو لڑکپن سے ہمیشہ
برائی کی طرف مائل ہے *
کیونکہ پہلے اِنسان آدم کے وسیلہ سے چونکہ طبیعت

رومیون ۷-۲۳

پیدایش ۸-۲۱

لغزش کھاکر خراب ہوئی اس لئے یہہ داغ بطورِ تعزیرِ سب
آدمیوں پر لگتا چلا آتا ہے یہانتک کہ گو طبیعت کو تو نے
نیک و راست بنایا تو بھی اب لفظِ طبیعت سے فنا یافتہ
طبیعت کی بُرائی و کمزوری اس لئے سمجھی جاتی ہے کہ
اگر اُسکی حرکت اپنی حالت پر چھوڑ دی جاوے تو
بُرائی اور پست چیزوں کی طرف کھنچتی ہے ✣
کیونکہ جو خفیف سی طاقت باقی رہ گئی ہے سو
ایک چنگاری کے موافق ہے جو راکھہ میں پوشیدہ
رہتی ہے ✣

یہہ خود طبعی عقل ہے جو بڑے دُھوندھلے پن سے
گھری ہوئی ہے تو بھی نیک و بد میں اور سچ اور جھوٹ
میں امتیاز کرنے کی طاقت رکھتی ہے باوجودیکہ وہ سب
کو جسے اچھا سمجھتی ہے پورا نہ کر سکے اور سچائی کے پورے
نور سے اور اپنی خواہشوں کی خیر و عافیت سے حظ

Strafe / Sofalle / Sofalle / lobens. / mit Ja- / sagen / und wohl / Neigun / 1. halbest / 2. Lust / Schlaff / schwächlich / Funke / Asche / F. Hund / natürl. Vernunft / Falsch / gut / Gut / schäl? / Sich Ge- / . . . / Volkly 8. Nov. 1951

نہ اُٹھا سکے ✣

رومیوں ۷-۲۲
(۳) اسی سبب سے اے میرے خدا یہہ ہے کہ میں باطنی

انسانیت سے خدا کی شریعت میں مگن ہوں کیونکہ یہہ جانتا

رومیوں ۷-۱۲
ہوں کہ شریعت تو پاک ہے اور حکم پاک اور حق اور خوب

ہے اور سب بُرائی اور گناہ کو بھی دور رکھنے کے لائق ثابت

کرتی ہے ✣

رومیوں ۷-۲۵
لیکن میں اپنے جسم سے گناہ کے شرع کا بندہ ہوں جبکہ

میں اپنی عقل کی بہ نسبت اپنی شہوت کا زیادہ فرمانبردار

ہوں ✣

رومیوں ۷-۱۸
اِس سبب سے یہہ ہے کہ خواہش تو مجھہ میں موجود ہے

پر جو کچھہ اچھا ہے کرنے نہیں پاتا ✣

اِس سبب سے میں اکثر بہتیرے اچھے کاموں کا قصد

تو کرتا ہوں لیکن چونکہ میری کمزوری کی مدد کے واسطے

فضل کی کمی ہے اس لئے میں تھوڑے ہی مقابلہ سے ہچک جاتا

اور ناقص ہو جاتا ہوں +

اِس سبب سے یہہ ہوتا ہے کہ میں کمال کی راہ کو نہیں پہچانتا بلکہ اپنی فنا کے بوجھہ سے دبکر زیادہ کامل چیزوں کی طرف نہیں اوبھرتا ہوں +

(۴) اے خداوند مجھکو کسی نیک کام کے آغاز کرنے کے لئے اور اُسے کرتے رہنے کے لئے اور اُسے انجام تک پہونچانیکے لئے تیرا فضل کیا ہی نہایت ضرور ہے +

یوحنا ۱۵-۵
فلپیون ۴-۱۳

کیونکہ بغیر اُس فضل کے میں کچھہ نہیں کرسکتا ہوں بلکہ جب تیرا فضل مجھے طاقت بخشتا ہے تب میں تجھہ میں سب کچھہ کرسکتا ہوں +

واہ یہہ تو درحقیقت آسمانی فضل ہے جس کے بغیر ہمارے سب لایق کام بھی ہیچ ہیں اور جو نعمتیں طبعی ہمکو عطا ہوئی ہیں وہ بھی کچھہ سمجھے جانے کے قابل نہیں ہیں +

کوئی ہنر کوئی دولت کوئی خوبصورتی یا طاقت
کوئی ذہن یا فصاحت تیرے حضور اے خداوند بغیر تیرے
فضل کے کچھ قدر نہیں رکھتی +
کیونکہ طبعی نعمتیں جو عطا ہوئی ہیں سونیکوں اور
بدوں کے لئے عام ہیں لیکن برگزیدوں کے لئے
جو خاص نعمت عطا ہوئی ہے وہ فضل یا محبت ہے
اور جنپر یہہ عمدہ نشان ہے وے ابدی زندگی کے
لایق ٹھہرائے جاتے ہیں +
یہہ فضل اسقدر عمدہ ہے کہ بغیر اُس کے نبوت کی
کوئی نعمت یا معجزے کا کوئی کام یا کوئی غور کیسا ہی
اعلیٰ کیوں نہ ہو کچھ قدر نہیں رکھتا +
بلکہ بغیر محبت و فضل کے کوئی ایمان یا کوئی امید
یا اور کوئی نیکیاں تجھکو مقبول نہیں ہیں +
(۵) کیا ہی مبارک وہ فضل ہے جو روح کے غریب کو

نیکیوں سے دولتمند کرتا اور اُسکو جو بہت مال رکھتا ہے

دل کا فروتن بناتا ہے ✠

آ میرے پاس اور تر آت مجھے سویرے اپنی تسلّی سے مالا مال کر

تا نہ ہو کہ میری جان دلکی ماندگی اور خشکی کے سبب سے

ناتواں ہو جاوے ✠

پیدایش ۱۸ باب ۳ ۲ قرنتیوں ۱۲ - ۹

مجھہ پر تیری مہربانی ہو کیونکہ تیرا فضل مجھے کفایت ہے

باوجودیکہ اور چیزیں جنھیں طبیعت چاہتی ہے نہیں ملتی ہیں ✠

اگرچہ میں بہت مصیبتوں سے آزمایا جاؤں اور

تکلیف پاؤں تو بھی جب تک کہ تیرا فضل میرے ساتھہ

زبور ۲۳ - ۴

ہے تو بُرائی سے مجھے کُچھہ خوف و خطر نہ ہوگا ✠

یہہ تنہا میری طاقت ہے یہہ تنہا مجھے صلاح و مدد

دیتا ہے ✠

یہہ سب دشمنوں سے زیادہ طاقتور اور تمام دانشمندوں

سے زیادہ دانشمند ہے ✠

(۶) تیرا فضل سچّائی کا سعلّم تربیت کا سکھلانے والا دل کا نور دلگیری میں تسلّی غم کا دُور کرنے والا خوف کا اُٹھا لے جانے والا دینداری کا پالنے والا آنسوں کا پیدا کرنے والا ہے +

میں بغیر اُس کے سوا سوکھی لکڑی کے اور فضول دُنٹھی کے جو پھینک دی جانے کے لایق ہے اور کیا ہوں +

پس اے خداوند تیرا فضل ہمیشہ میرے آگے چلے اور میرے پیچھے ہووے اور مجھے نیک کاموں میں بلاناغہ مصروف رکھّے۔ یہہ اپنے بیٹے یسوع مسیح کی خاطر مجھے بخش آمین +

چھپنویں فصل

اِسکی بابت کہ ہم کو اپنا انکار کرنا اور صلیب کے ذریعہ سے مسیح کی تقلید کرنا واجب ہے

(۱) اے میرے بیٹے جسقدر تو اپنے سے باہر جا سکتا ہے
اُسی قدر تو مجھ میں داخل ہو سکیگا +
جس طرح کسی باطنی چیز کی خواہش نہ رکھنا باطنی اطمینان پیدا کرتا
ہے اُسیطرح اپنے کو باطناً ترک کرنا ہم کو خدا سے ملا دیتا ہے +
میں چاہتا ہوں کہ تو بغیر عذر یا شکایت کے اپنے کو
میری مرضی پر کامل طور سے چھوڑ دینا سیکھے +

(یوحنا ۱۴: ۶) میرے پیچھے ہو لے۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں
بغیر راہ کے چلا نہیں جاتا بغیر سچائی کے پہچانا نہیں جاتا
بغیر زندگی کے زندہ رہا نہیں جاتا۔ میں راہ ہوں
جسکے پیچھے تجھے ہو لینا چاہئے میں سچائی ہوں جسپر تجھے اعتبار
رکھنا چاہئے میں زندگی ہوں جسکی تجھے امید رکھنا چاہئے +
میں وہ راہ ہوں جو نہ ٹوٹے گی میں وہ سچائی ہوں

جو نہ چوکے گی میں وہ زندگی ہوں جو ختم نہ ہوگی ✣

میں سب سے سیدھی راہ سب سے عالی سچّائی سچّی زندگی

مبارک زندگی ناپیدا زندگی ہوں ✣

اگر تو میری راہ پر رہے تو تو سچّائی کو جانیگا اور

سچّائی تجھہ کو آزاد کریگی اور تو ابدی زندگی کو پکڑے

رہے گا ✣

(۲) اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہے تو حکموں پر

عمل کر ✣

اگر تو سچّائی کو پہچانا چاہے تو مجھپر اعتبار کر ✣

اگر تو کامل ہوا چاہے تو سب کچھہ بیچ ڈال ✣

اگر تو میرا شاگرد ہوا چاہے تو تو اپنا انکار کر ✣

اگر تو مبارک زندگی حاصل کیا چاہے تو موجودہ

زندگی کو حقیر جان ✣

اگر تو آسمان میں سرفراز ہوا چاہے تو اپنے کو اس

یوحنا ۸-۳۲

متی ۱۹-۱۷

متی ۱۹-۲۱

دنیا میں فروتن کردے ✣

اگر تو میرے ساتھہ بادشاہت کیا چاہے تو میرے ساتھہ صلیب اُٹھا ✣

کیونکہ صرف صلیب ہی کے بندے خوشحالی اور حقیقی نور کی راہ پاتے ہیں ✣

(۳) اے خداوند یسوع چونکہ تیری زندگی تنگش میں کٹی اور دنیا کے نزدیک حقیر سمجھی گئی اس لئے مجھے یہہ عطا کر کہ اگرچہ دنیا مجھے حقیر جانے تو بھی تیری تقلید کروں ✣

متی ۱۰-۲۴

کیونکہ شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں نہ نوکر اپنے خاوند سے تیرا خادم تیری زندگی کی باتوں میں مشتّاق ہو کیونکہ اسی میں میری نجات اور حقیقی پاکیزگی ہے ✣

جو کچھہ اس کے علاوہ پڑھوں یا سنوں سو مجھے پورے طور پر نہ تازگی و نہ خوشی بخشتا ہے ✣

(۴) اے میرے بیٹے چونکہ تو ان سب باتوں کو جانتا

اور پڑھ چکا ہے اس لئے اگر تو اُن پر عمل کرے تو تو مبارک
ہوگا ✣

یوحنا ۱۴-۲۱

جس کے پاس میرے احکام ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے
وہی مجھ سے محبّت رکھتا ہے اور میں اُس سے محبّت رکھونگا
اور اپنے تئیں اُسپر ظاہر کرونگا اور ایسا کروں گا کہ وہ میرے
باپ کی بادشاہت میں میرا ہمنشین ہووے ✣

(۵) اے خداوند یسوع جیسا تونے کہا اور وعدہ کیا ہے
ویسا ہی پورا ہووے اور یہہ عطا کر کہ میں بالکل اِس
نعمت کے نالایق نہ ٹھہروں ✣

میں نے تیرے ہاتھ سے صلیب لے لی اور میں اُسے
اُٹھائے رہا اور موت تک بھی اُٹھائے رہوں گا جس
طرح سے کہ تونے اُسے مجھہ پر رکھدیا ✣

حقیقتاً اچھے عیسائی کی زندگی تو صلیب ہے لیکن وہ
رہنمائے بہشت ہے ✣

میں نے ابتدا کی - اب لوٹنا روا نہیں اور ترک کرنا
مناسب نہیں ✣

(۶) آؤ اے بھائیو باہم آگے بڑھیں یسوع ہمارے ساتھ
ہوگا ✣

یسوع کی خاطر ہم نے صلیب اُٹھائی - یسوع کی خاطر
ہم صلیب میں ثابت قدم رہیں ✣

وہی ہمارا مددگار ہوگا جو ہمارا رہنما اور پیشرو ہے ✣
دیکھو ہمارا بادشاہ ہمارے آگے داخل ہوتا ہے جو
ہمارے لئے لڑے گا ✣

ہم مردانگی سے اُس کے پیچھے ہو لیویں - دہشتوں سے
کوئی نہ ڈرے - ہم لڑائی میں دلیری سے مرنے کے
واسطے تیار رہویں اور نہ صلیب سے بھاگ کے
اپنی عزّت کو داغ لگاویں ✣

ستاونویں فصل

اسکی بابت کہ انسان کو زیادہ مایوس ہونا نہیں چاہئے جب وہ بعضے نقصوں میں پڑجاتا ہے

(۱) اے میرے بیٹے اقبالمندی میں بہت تسلّی و دینداری کی بہ نسبت مصیبت میں صبر و فروتنی مجھے زیادہ پسندیدہ ہے ✢

ہر ایک چھوٹی بات جو تیرے خلاف کہی جاتی ہے کیوں تجھے اسقدر رنجیدہ کرتی ہے ✢

اگرچہ اور زیادہ بھی ہوتی تو بھی تجھے بیقرار ہونا مناسب نہ تھا ✢

لیکن اسے جو کہی گئی جانے دے کیونکہ یہہ نہ تو کچھہ پہلی نہ نئی بات ہے اور اگر تو بہت دن تک زندہ رہے

تو آخری بھی نہ ہوگی ✣

جب تک کہ تجھ پر کوئی مصیبت نہ آئے تب تک تو تو بڑا مرد ہے ✣

تو اوروں کو اچھی صلاح تو البتہ دے سکتا ہے اور باتوں سے تقویت دینا بھی جانتا ہے لیکن جب کوئی آفت یک بیک تیرے دروازے پر آجاتی ہے تو تو صلاح و تقویت میں ناقص ہو جاتا ہے ✣

اپنی بڑی کمزوری پر توجہ کر جسکا تجربہ تجھے اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہوا ہے ✣

تاہم جب یہہ اور ایسی باتیں تجھ پر واقع ہوتی ہیں تو تیری بھلائی کے لئے ہوتی ہیں ✣

(۲) جہاں تک ممکن ہو اُسے اپنے دل سے دور کر اور اگر تجھ پر تکلیف آوے تو بھی تجھے نا امید ہونا اور دیر تک پریشان رہنا نہ چاہئے ✣

اگر خوشی سے تو اُس کی برداشت نہیں کرسکتا تو کچھہ نہ کچھہ صبر ہی سے کر ✢

اگرچہ تو اُس کے سُننے سے ناخوش ہوتا ہے اور اپنے دل میں ناراضگی پاتا ہے تو بھی اپنے کو روک اور کچھہ ایسی بیجا بات مُنہہ سے نکلنے نہ دے جس سے لڑکے ٹھوکر کھاویں ✢

وہ طوفان جو اُٹھا ہے جلد ساکن ہوگا اور باطنی غم فضل کے لوٹ آنے سے شیریں ہو جائیگا ✢

خداوند کہتا ہے کہ میں ہنوز زندہ ہوں اور تیری مدد کرنے کے واسطے تیار اور تجھے پہلے سے زیادہ تسلّی دینے کے لئے موجود بشرطیکہ تو اپنا بھروسا مجھپر رکھّے اور سرگرمی سے میرا نام لیوے ✢

(۳) زیادہ خاطر جمع رکھہ اور زیادہ برداشت کے لئے کمر باندہ ✢

اگرچہ تو اپنے کو اکثر مصیبت میں گرفتار اور سخت

آزمایش میں مبتلا پاتا ہے تو بھی اب تک سب کچھ برباد نہیں ہو گیا ہے ٭

تو انسان ہے کچھ خدا تو نہیں
تو ہی جسم ہے کچھ فرشتہ نہیں
جبکہ آسمان میں فرشتے کو اور فردوس میں پہلے انسان کو یہہ نقص واقع ہوا تو پھر کیونکر تو بھلائی کی ایک ہی حالت میں ہمیشہ قائم رہ سکے گا ٭

میں وہی ہوں جو غمگینوں کو سلامتی و خوشی میں اُٹھاتا ہوں اور اُن کو جو اپنی کمزوری کو پہچانتے ہیں اپنی الٰہی بزرگی تک پہونچاتا ہوں ٭

(۴) اے خداوند تیرا کلام مبارک ہو بلکہ میرے مُنہہ میں شہد سے زیادہ شیریں ہووے ٭

زبور ۱۱۹-۱۰۳

اگر تو اپنی پاکیزہ باتوں سے مجھے تسلی نہ دیتا تو میں اپنی ان بڑی مصیبتوں اور تنگیوں میں کیا کرتا ٭

جس حال میں کہ میں آخر کو نجات کے بندرگاہ تک پہنچوں تو اسکی مجھے کیا پرواہ ہے کہ کیسی اور کتنی تکلیف برداشت کروں گا +

میرا خاتمہ بخیر کر۔ مجھے اِس دنیا سے خوشحالی کے ساتھہ گذرنے دے +

مجھے یاد کر اے میرے خدا اور اپنی بادشاہت تک راہ راست میں میری ہدایت کر آمین +

اٹھاونویں فصل (58.)

اسکی بابت کہ اعلی باتوں اور خدا کی مخفی عدالتوں کی تحقیقات کرنا مناسب نہیں

(۱) اے میرے بیٹے خبردار رہ کہ تو عالی باتوں اور خدا کی مخفی عدالتوں پر مبہہ بحث نہ کر کہ یہہ آدمی کیوں اِس طرح سے چھوڑ دیا گیا اور وہ ایسی بڑی مہربانی

کے ساتھ قبول کیا گیا اور کیوں یہہ ایسی تکلیف پاتا ہے اور وہ اسقدر زیادہ سرفراز ہوتا ہے +

یہہ باتیں تمام انسانی طاقت سے باہر ہیں اور الٰہی عدالتوں کی تفتیش کرنے کے واسطے کوئی عقل یا مباحثہ کافی نہیں +

پس جب دشمن تجھے یہہ باتیں سوجھاوے یا بعض بیہودے متجسس لوگ ایسا سوال کریں تو تو نبی کے کلام سے یہہ جواب دے کہ اے خداوند تو صادق ہے اور تیرے انفصال واجبی ہیں اور یہہ جواب بھی کہ خداوند کی عدالتیں سچّی اور تمام وکمال سیدھی ہیں +

زبور ۱۱۹-۱۳۷

زبور ۱۹-۹

میری عدالتوں پر بحث نہ کرنا بلکہ اُن سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ وہ انسانی فہم سے دریافت ہونے کے قابل نہیں ہیں +

(۲) میں یہہ بھی نہیں چاہتا کہ تو مقدّسوں کی بابت یہہ تحقیق یا بحث کرے کہ کون دوسرے سے زیادہ

مقدّس ہے یا آسمان کی بادشاہت میں کون زیادہ
بڑا ہوگا ✣

یہہ باتیں اکثر تکرار اور بے فائدہ جھگڑا پیدا کرتی
ہیں اور غرور اور بیہودہ فخر کو بھی پالتی ہیں جس سے
حسد اور نا اتفاقیاں اُسوقت نکلتی ہیں جسوقت کہ
یہہ ایک مقدّس کو اور وہ دوسرے مقدّس کو مغروری
کے ساتھہ زیادہ پسند کرے ✣

لیکن ایسی باتوں کو جاننے اور اُنکی تفتیش کرنے
کی خواہش رکھنا کچھہ فائدہ نہیں بخشتا بلکہ برعکس اِس کے
دینداروں کی نظروں میں رنج کا باعث ہے کیونکہ
میں بے انتظامی کا خدا نہیں بلکہ سلامتی کا ہوں اور یہہ
سلامتی اپنے کو سربلند کرنے کی بہ نسبت اپنے کو حقیقی طور پر
فروتن کرنے میں زیادہ شامل ہے ✣

اقرنتیوں ۱۴ : ۳۳

(۳) بعضے لوگ محبّت کے جوش سے اِنکی طرف یا

اُن کی طرف زیادہ کھینچے جاتے ہیں لیکن یہہ خاص کر
نہ الٰہی بلکہ انسانی رغبت سے ہے +
میں ہی ہوں جس نے تمام مقدسوں کو بنایا میں ہی
نے اُن کو فضل بخشا - میں ہی نے اُن کے لئے بزرگی
مہیا کر رکھی +

زبور ۲۱-۳
میں ایک ایک کی لیاقت کو جانتا ہوں - میں ہی
اپنے فیض کی برکتوں سے اُن کے ساتھ پیش آیا +
میں نے اپنے محبوبوں کو دنیا کی ابتدا سے پیشتر جان لیا -

یوحنا ۱۵-۱۹
میں نے اُنہیں دنیا سے چنا - اُنہوں نے مجھے پیشتر نہیں چنا +
میں نے اُنہیں اپنے فضل سے بلایا - میں نے اُنہیں
اپنی رحمت سے کھینچا - میں نے اُنہیں طرح طرح کی آزمائشوں
کے درمیان سے سلامت پہنچایا +
میں نے اُن کے اندر عمدہ تسلیاں ڈالیں -
میں نے اُن کو ثابت قدمی بخشی - میں نے اُن کے صبر کے

سر پر تاج رکھا +

(۴۴) میں پہلے اور پچھلے کو منظور کرتا ہوں - میں بے بہا محبّت سے سبھوں کے ساتھ ہم آغوش ہوتا ہوں + میرے سب مقدّسوں کے سبب سے میری ہی تعریف کرنا مناسب ہے۔ اور سب چیزوں سے زیادہ مجھے مبارک کہنا لازم ہے اور جنھیں میں نے بغیر اُن کی کسی سابق لیاقت کے ایسے جلیل طور پر سرفراز کیا اور اُنہیں آگے سے برگزیدہ کیا اُن میں سے ایک ایک کے سبب سے میری ہی تعریف کرنا واجب ہے +

پس جو کوئی میرے چھوٹے سے چھوٹوں میں سے ایک کو بھی حقیر جانتا ہے سو سب سے بڑے کو بھی معزز نہیں جانتا کیونکہ میں نے چھوٹے اور بڑے دونوں کو بنایا +

اور جو میرے مقدّسوں میں سے کسی کی بیقدری کرتا ہے سو میری اور نیز آسمان کی بادشاہت کے

سب باقیوں کی بیقدری کرتا ہے ✢

یے سب محبّت کی زنجیر کے ذریعہ سے ایک ہی ہیں
اور وے ایک ہی خیال رکھتے ہیں اور وے ایک ہی
ارادہ رکھتے ہیں۔ اور وے سب آپس میں ایک ہی طور پر
محبّت رکھتے ہیں ✢

(۵) مگر تاہم جو اُس سے بھی اعلیٰ بات ہے سو یہہ ہے
کہ وے اپنی اور اپنی لیاقتوں کی بہ نسبت زیادہ مجھہ سے
محبت رکھتے ہیں ✢

کیونکہ وے جوش میں اپنی حالت سے اوپر چڑھ کر
اور کل اپنی محبّت سے باہر کھینچ کر کامل طور پر میری محبت
تک پہنچتے ہیں جس میں وے برخورداری کے ساتھہ آرام
بھی کرتے ہیں ✢

کوئی چیز اُنھیں پھیر یا گرا نہیں سکتی ہے کیونکہ وے
ابدی سچّائی سے بھرپور ہو کر ایسی محبّت کی آگ سے

جو بجھنے کی نہیں ہے جلتے ہیں ٭

پس وے جسمانی اور نفسانی آدمی جو اپنی خاص خوشیوں سے محبّت رکھنے کے سوا اور کچھ نہیں جانتے مقدّسوں کی حالت پر بحث کرنے سے باز آویں کیونکہ ایسے آدمی نہ ابدی سچّائی کی پسندیدگی کے موافق بلکہ اپنی ہی رائے کے موافق گھٹاتے اور بڑھاتے ہیں ٭

(۶) بہیترے نادان ہیں خاص کر وے جو کم منور ہوئے ہیں اور وے اکثر کسی کو کامل محبّت سے پیار کرنا نہیں جانتے ہیں ٭

وے اب تک طبعی رغبت اور انسانی دوستی سے اِنکی طرف یا اُن کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ اور جیسا اُنکا تجربہ دنیوی محبّتوں میں ہے ویسا ہی وے آسمانی محبتونکی بابت تصوّر کرتے ہیں ٭

لیکن اُن چیزوں میں جنکو ناکامل لوگ خیال کرتے ہیں

اور اُن میں جنکو کہ وے جو منور ہوئے ہیں آسمانی مکاشفہ
کے ذریعہ سے دیکھتے ہیں ایسا فرق ہے کہ اُس کا مقابلہ
نہیں ہو سکتا +

(۷) پس اے میرے بیٹے خبردار ہو کہ جو باتیں تیرے
علم سے باہر ہیں اُن میں بیہودہ تجسّس سے ہاتھ نہ لگا
بلکہ اُس کے لئے محنت اور توجہ کر کہ تو خدا کی بادشاہت
میں چھوٹے سے بھی چھوٹا ہو کر داخل ہو سکے +

اور اگر کوئی یہہ بھی جانے کہ مقدّسوں میں ایک
دوسرے سے کون زیادہ مقدّس ہے یا آسمان کی بادشاہت
میں کون سب سے بڑا شمار کیا جاتا ہے تو اُسے اِس واقفیت علم
سے کیا فائدہ ہے بشرطیکہ وہ اپنے کو اِس معرفت کے
سبب سے میرے حضور زیادہ فروتن نہ کرے اور میرے
نام کی زیادہ تعریف کے لئے نہ اُبھارا جاوے +

جو شخص مقدّسوں کی بڑائی یا چھوٹائی پر بحث کرتا ہے

سر پر تاج رکھا ÷

(۴) میں پہلے اور پچھلے کو منظور کرتا ہوں ۔ میں بے بہا محبّت سے سبھوں کے ساتھ ہم آغوش ہوتا ہوں ÷ میرے سب مقدّسوں کے سبب سے میری ہی تعریف کرنا مناسب ہے اور سب چیزوں سے زیادہ مجھے مبارک کہنا لازم ہے اور جنھیں میں نے بغیر اُن کی کسی سابق لیاقت کے ایسے جلیل طور پر سرفراز کیا اور اُنہیں آگے سے برگزیدہ کیا اُن میں سے ایک ایک کے سبب سے میری ہی تعریف کرنا واجب ہے ÷

پس جو کوئی میرے چھوٹے سے چھوٹوں میں سے ایک کو بھی حقیر جانتا ہے سو سب سے بڑے کو بھی معزز نہیں جانتا کیونکہ میں نے چھوٹے اور بڑے دونوں کو بنایا ÷ اور جو میرے مقدّسوں میں سے کسی کی بیقدری کرتا ہے سو میری اور نیز آسمان کی بادشاہت کے

سب باقیوں کی بیقدری کرتا ہے ÷

یے سب محبّت کی زنجیر کے ذریعہ سے ایک ہی ہیں اور وے ایک ہی خیال رکھتے ہیں اور وے ایک ہی ارادہ رکھتے ہیں - اور وے سب آپس میں ایک ہی طور پر محبّت رکھتے ہیں ÷

(۵) مگر تاہم جو اُس سے بھی اعلیٰ بات ہے سو یہہ ہے کہ وے اپنی اور اپنی لیاقتوں کی بہ نسبت زیادہ مجھہ سے محبت رکھتے ہیں ÷

کیونکہ وے جوش میں اپنی حالت سے اوپر چڑھ کر اور کل اپنی محبّت سے باہر کھینچ کر کامل طور پر میری محبت تک پہنچتے ہیں جس میں وے برخورداری کے ساتھہ آرام بھی کرتے ہیں ÷

کوئی چیز اُنھیں پھیر یا گرا نہیں سکتی ہے کیونکہ وے ابدی سچّائی سے بھرپور ہو کر ایسی محبت کی آگ سے

جو تجھنے کی نہیں ہے جلتے ہیں +

پس وے جسمانی اور نفسانی آدمی جو اپنی خاص خوشیوں سے محبّت رکھنے کے سوا اور کچھ نہیں جانتے مقدّسوں کی حالت پر بحث کرنے سے باز آویں کیونکہ ایسے آدمی نہ ابدی سچّائی کی پسندیدگی کے موافق بلکہ اپنی ہی راے کے موافق گھٹاتے اور بڑھاتے ہیں +

(۶) بہیترے نادان ہیں خاص کروے جو کم منوّر ہوئے ہیں اور وے اکثر کسی کو کامل محبّت سے پیار کرنا نہیں جانتے ہیں +

وے اب تک طبعی رغبت اور انسانی دوستی سے اُنکی طرف یا اُن کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ اور جیسا اُنکا تجربہ دنیوی محبّتوں میں ہے ویسا ہی وے آسمانی محبتونکی بابت تصوّر کرتے ہیں +

لیکن اُن چیزوں میں جنکو ناکامل لوگ خیال کرتے ہیں

اور اُن میں جنکو کہ وے جو منور ہوئے ہیں آسمانی مکاشفہ
کے ذریعہ سے دیکھتے ہیں ایسا فرق ہے کہ اُس کا مقابلہ
نہیں ہو سکتا +

(۷) پس اے میرے بیٹے خبردار ہو کہ جو باتیں تیرے
علم سے باہر ہیں اُن میں بیہودہ تجسّس سے ہاتھ نہ لگا
بلکہ اُس کے لئے محنت اور توجہ کر کہ تو خدا کی بادشاہت
میں چھوٹے سے بھی چھوٹا ہو کر داخل ہو سکے +

اور اگر کوئی یہہ بھی جانے کہ مقدّسوں میں ایک
دوسرے سے کون زیادہ مقدّس ہے یا آسمان کی بادشاہت
میں کون سب سے بڑا شمار کیا جاتا ہے تو اُسے اِس واقفیت
سے کیا فائدہ ہے بشرطیکہ وہ اپنے کو اِس معرفت کے
سبب سے میرے حضور زیادہ فروتن نہ کرے اور میرے
نام کی زیادہ تعریف کے لئے نہ اُبھارا جاوے +

جو شخص مقدّسوں کی بڑائی یا چھوٹائی پر بحث کرتا ہے

اُس کی بہ نسبت وہ شخص جو اپنے گُناہوں کی بڑائی اور اپنی
لیاقتوں کی چھوٹائی پر خیال کرتا ہے اور یہہ بھی سوچتا ہے
کہ میں مقدّسوں کے کمال سے کس قدر دور ہوں سو خدا
کے سامنے زیادہ قبولیت کے لایق ہے +

(۸) اگر لوگ قناعت کرنا اور فضول بات چیت
سے باز آنا جانتے ہیں تو بڑے بلکہ سب سے بڑے قانع
مقدّس لوگ ہیں +

وے اپنی لیاقتوں پر بڑائی نہیں کرتے کیونکہ وے
کوئی بھلائی اپنی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ کُل میری ہی
طرف اسواسطے کہ میں نے اُن کو سب کچھہ اپنی بے انتہا
محبّت سے بخشا ہے +

وے خدا کی ایسی بڑی محبّت اور ایسی لبریز خوشی
سے بھرپور ہیں کہ اُن کو بڑائی کی کچھہ کمی نہیں اور خوشحالی
کی بھی کچھہ کمی نہیں ہو سکتی +

سب مقدس جسقدر بڑائی میں زیادہ سربلند ہیں اُسیقدر
اپنے دل میں زیادہ فروتن ہیں اور میرے زیادہ مقرب
اور پیارے ٹھہرتے ہیں ÷
اور اِسی لئے یہہ لکھا ہے کہ وے خدا کے سامنے
اپنے تاج ڈالدیتے اور برّے کے سامنے گر پڑتے اور اُسے
جو ابد تک زندہ ہے سجدہ کرتے تھے ÷

مکاشفات ۴-۱۰

(۹) بہتیرے یہہ تو پوچھتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت
میں کون بڑا ہے لیکن وے یہہ نہیں جانتے کہ خود سب سے
چھوٹوں میں شمار کئے جانے کے لایق بھی نہونگے ÷
آسمان میں جہاں سب بڑے ہیں سب سے چھوٹا بھی
ہونا بڑی بات ہے کیونکہ وے سب خدا کے بیٹے کہے
جائیں گے بلکہ ہو جاوینگے ÷
ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہوں گے گنہگار جو سو
برس کا ہے مر جاویگا ÷

یسعیاہ ۶۰-۲۲
۶۵-۲۰

متی ۱۸-۱ کیونکہ جب شاگردوں نے یہہ پوچھا کہ آسمان کی بادشاہت
متی ۱۸-۳-۴ میں سب سے بڑا کون ہے تب یہہ جواب ملا کہ اگر تم لوگ
توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ بنو تو آسمان
کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ پس جو کوئی
آپ کو اس بچے کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان کی بادشاہت
میں سب سے بڑا ہے +

(۱۰) افسوس اُن پر ہے جو خوشی سے اپنے کو چھوٹے
لڑکوں کی مانند فروتن کرنا پسند نہیں کرتے کیونکہ آسمان
کی بادشاہت کا فروتن پھاٹک اُنہیں داخل نہ ہونے
دے گا +

لوقا ۶-۲۴ افسوس اُن پر بھی جو دولتمند ہیں کیونکہ وے
اپنی تسلّی پا چکے
اِس لئے کہ جب غریب لوگ آسمان کی بادشاہت
میں داخل ہوں گے تو دولتمند لوگ باہر کھڑے ہو کر

واویلا کریں گے ÷

اے فروتنو خوشی کرو اور اے غریبو باغ باغ ہو کیونکہ آسمان کی بادشاہت تمہاری ہے بشرطیکہ تم سچائی کے مطابق چلو ÷

اونسٹھویں فصل

اسکی بابت کہ صرف خدا ہی میں سب امید اور بھروسا رکھنا چاہئے

(۱) اے خداوند وہ میرا بھروسا جو میں اس زندگی میں رکھتا ہوں کیا ہے اور اُن سب چیزوں سے جو آسمان کے نیچے نظر آتی ہیں مجھے کیا سب سے بڑی تسلّی ملتی ہے ÷ کیا یہہ تو ہی نہیں ہے اے خداوند میرے خدا کیونکہ تیری رحمتوں کا شمار نہیں ہے ÷

تیرے بغیر میرا حال کہاں اچھا تھا یا تیری موجودگی

میں میرا حال کب بُرا ہو سکا ✣

تیرے بغیر مالدار ہونے کی بہ نسبت تیرے ساتھ غریب ہونا مجھے زیادہ پسند ہے ✣

تیرے بغیر آسمان کے مالک ہونے کی بہ نسبت تیرے ساتھ زمین پر مسافر ہونا مجھے زیادہ مرغوب ہے۔ جہاں تو ہے وہیں آسمان ہے اور جہاں تو نہیں ہے وہاں موت اور دوزخ ہے ✣

تو ہی میری تمام آرزو ہے اِسی لئے مجھے تیرے واسطے ٹھنڈی سانس بھرنا اور تجھے پُکارنا اور تجھ سے گڑگڑا کے دعا مانگنا ضرور ہے ✣

کیونکہ تیرے سوائے میرے خدا اور کسی پر میں بھروسا نہیں رکھ سکتا ہوں جو ٹھیک میری حاجتوں کے وقت میری مدد کرے ✣

تو میری امید ہے۔ تو میرا بھروسا ہے۔ تو میرا تسلی

دینے والا ہے اور سب کاموں میں میرے لئے نہایت وفادار ہے +

فلپیوں ۲-۲۱

(۲) سب اپنی اپنی چیزوں کی تلاش میں ہیں۔ تو فقط میری نجات اور میرے فائدہ کو میرے سامنے پیش کرتا ہے اور میرے واسطے سب چیزوں کو بھلائی سے بدل دیتا ہے +

اگر تو مجھے ایسی جگہہ رکھے جہاں مجھ پر طرح طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں آپڑیں تو بھی تو یہہ سب میری بہتری کے واسطے مقرر کرتا ہے جو اپنے برگزیدوں کو ہزاروں طور سے آزمایا کرتا ہے +

اس آزمائش میں بھی بہ نسبت اِس کے کہ اگر تو مجھے آسمانی تسلّیوں سے بھرپور کرتا تجھ سے کم محبّت رکھنا اور تیری کم تعریف کرنا مناسب نہیں ہے +

(۳) پس اے خداوند میرے خدا میں اپنی تمام اُمید

وپناہ تجھ ہی پر رکھتا ہوں۔ میں اپنی سب مصیبت اور تنگی میں تجھ پر تکیہ کرتا ہوں کیونکہ جو کچھ سوا تیرے میں دیکھتا ہوں سب کو کمزور و ناپائدار پاتا ہوں +

کیونکہ نہ بہت دوست فائدہ بخش ہیں اور نہ قوی مددگار اعانت کر سکتے ہیں اور نہ ہوشیار صلاح کار مفید نصیحت دے سکتے ہیں اور نہ عالموں کی کتابیں تسلّی دے سکتی اور نہ کوئی بیش قیمت جوہر رہائی دے سکتا ہے اور نہ کوئی مقام کیسا ہی خلوت کے لایق اور دلچسپ کیوں نہ ہو پناہ دے سکتا ہے جب تک کہ تو خود اعانت نہ دلوے اور مدد نہ کرے اور تقویت نہ بخشے اور تسلّی نہ دلوے اور تعلیم نہ دلوے اور حفاظت نہ کرے +

(۴) کیونکہ وہ سب چیزیں جو سلامتی اور خوشحالی کے حاصل کرنے کے قابل معلوم ہوتی ہیں تیری غیر حاضری میں کچھ نہیں ہیں اور حقیقت میں کچھ خوشحالی نہیں

پہونچاتی ہیں +

پس سب بھلائیوں کا انجام اور زندگی کی اُنچائی اور سختیوں کی گہرائی تو ہے اور سب چیزوں سے زیادہ تُجھ سے امید رکھنا تیرے بندوں کی سب سے قوی تسلّی ہے +

زبور ۱۴۱-۸

میری آنکھیں تیری طرف ہیں تجھ پر میں بھروسا رکھتا ہوں اے میرے خدا اے رحمتوں کے باپ +

(۵) میری جان کو اپنی آسمانی برکتوں سے مبارک و مقدّس کر تاکہ وہ تیرا پاک مسکن اور تیرے ابدی جلال کی مسند بنجائے اور ایسا ہو کہ تیری اِس حشمت کی ہیکل مین کوئی ایسی چیز نہ پائی جاوے جو تیری بزرگی کی آنکھوں کو بیزار کرے +

زبور ۶۹-۱۶

اپنی مہربانی کی کثرت اور اپنی رحمتوں کی فراوانی کے مطابق میری طرف متوجہ ہو اور اپنے اِس غریب بندیکی

دعا سُن جو تجھ سے بہت دوری پر موت کے سایہ کی زمین میں جلاوطن پھر رہا ہے +

اِس فانی زندگی کے اتنے خطروں کے درمیان اپنے ذلیل بندے کی جان کی حفاظت و حمایت کر اور اپنے فضل کو میرا ہمراہ بنا کے مجھے سلامتی کی راہ پر ابدی روشنی کے مُلک تلک پہونچاوے آمین +

چوتھا باب

عشائے ربّانی

پہلی فصل

اسکی بابت کہ کسقدر توقیر و تعظیم کے ساتھ مسیح کو قبول کرنا چاہئے

متی ۱۱-۲۸

(۱) خداوند کہتا ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دوں گا ÷

یوحنا ۶-۵۱

وہ روٹی جو میں دونگا میرا گوشت ہے جو میں جہان کی زندگی کے لئے دونگا ÷

متی ۲۶-۲۶

لو کھاؤ یہہ میرا بدن ہے جو تمہارے لئے توڑا جاتا ہے

آقوستینون ۱۱-۴۲ یوحنا ۶-۵۶ یوحنا ۶-۶۳

تم میری یادگاری کے لئے یہہ کیا کرو +
وہ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا لہو پیتا ہے مجھہ میں
رہتا ہے اور مین اُسمین ۔ یہہ باتین جو مین تمھین کہتا ہون روح
ہین اور زندگی ہین +

(۲) یہہ تیری باتیں ہیں اے مسیح اے ابدی سچّائی
اگرچہ ایک وقت پر نہیں کہی گئیں اور نہ ایک جگہہ
لکھی گئیں +

پس چونکہ وے سب تیری ہیں اور سچّی ہیں اِس لئے
مجھے لازم ہے کہ اُنہیں شکرگذاری اور ایمانداری کے
ساتھہ قبول کروں +

وے تیری ہیں اور تو نے اُنہیں ظاہر کیا اور وے
میری بھی ہیں کیونکہ تو نے اُنہیں میری نجات کیواسطے
کہا ہے +

میں اُنہیں خوشی کے ساتھہ تیرے مُنہہ سے قبول

کرتا ہوں تاکہ وے میرے دل میں زیادہ دور تک اثر کریں +

وے باتیں جو ایسی دیندارانہ ہیں اور ایسی شیرینی اور محبّت سے بھری ہیں مجھے ترغیب دیتی ہیں لیکن میری خطائیں مجھے خوف دلاتی اور غیر مصفّیٰ ضمیر مجھے ایسے بڑے رازوں کے پاس آنے سے ہنکاتی ہے +

تیری باتوں کی شیرینی مجھے اُبھارتی ہے لیکن میری بُرائیوں کی کثرت مجھے دبادیتی ہے +

(۳) تو حکم دیتا ہے کہ اگر تیرے ساتھ حصّہ پانا چاہوں تو بھروسے کے ساتھ تیرے پاس آؤں اور اگر ابدی زندگی و جلال کو حاصل کرنا چاہوں تو حیات جاودانی کی خوراک قبول کروں +

متی ۱۱-۲۸ تو کہتا ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا +

واہ گنہگار کے کان میں یہہ کیا ہی شیریں اور مرغوب بات ہے کہ تو اے خداوند میرے خدا غریب اور محتاج کو اپنے نہایت پاک جسم اور لہو میں حصہ پانے کے لئے دعوت کرتا ہے ✣

لیکن اے خداوند میں کون ہوں کہ تیرے پاس آنے کی جُرأت کروں ✣

دیکھہ آسمانوں کے آسمان تیری گنجایش نہیں رکھتے اور تو کہتا ہے کہ تم سب میرے پاس آؤ ✣

اسلاطین ۸-۲۷
متی ۱۱-۲۸

(۴) اسکی کیا معنی ہے کہ تو ایسی مہربانی کرنا اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتا ہے اور ایسی محبّت سے دعوت کرتا ہے ✣

میں کیونکر آنے کی ہمت کروں جب کہ مجھے معلوم نہیں کہ مجھہ میں کوئی ایسی بھلائی ہے کہ جس کے سبب سے میں اپنے کو آنے کے لایق سمجھوں ✣

میں کیونکر تجھے اپنے مکان کے اندر لے آؤں جب کہ
میں نے تیرے مہربان چہرے کو اکثر بیزار کیا ہے ✢
فرشتے اور مقرّب فرشتے تیری توقیر کرتے ہیں متقدّس
اور راستباز آدمی تجھسے ڈرتے ہیں۔ اور تو کہتا ہے
کہ تم سب میرے پاس آؤ ✢
اگر تو نے اے خداوند یہہ نہ کہا ہوتا تو کون اُسے
سچ جانتا ✢
اور اگر تو نے حکم نہ دیا ہوتا تو کون تیرے نزدیک
آنے کی کوشش کرتا ✢
(۵) دیکھہ نوح نے جو صادق مرد تھا کشتی کے
بنانے میں سو برس تک محنت کی تاکہ وہ چند آدمیوں
کے ساتھہ بچے پھر کیونکر میں ایک گھڑی میں اپنے کو تیار کروں
تاکہ توقیر کے ساتھہ دنیا کے بنانے والے کو قبول
کروں ✢

موسیٰ نے جو تیرا بزرگ خادم اور تیرا خاص دوست
تھا غیر فانی لکڑی سے ایک صندوق بنایا جس کو
اُس نے سب سے نفیس سونے سے مڑھا بھی تاکہ اُسمیں
شریعت کے تختوں کو رکھے پھر کیونکر میں جو فانی مخلوق
ہوں ایسی لاپروائی سے شریعت کے بنانے والے
اور زندگی کے دینے والے کو قبول کرنے کی جرأت
کروں +

سلیمان نے جو اسرائیل کے بادشاہوں میں سے
سب سے دانشمند تھا تیرے نام کی تعریف کے لئے ایک
عالی شان ہیکل کے بنانے میں سات برس صرف کئے +
پھر اُس نے اُسکی عید تقدیس بھی آٹھ دن تک کی
اور اُس نے ہزار سلامتی کے ذبیحوں کی قربانی بھی کی
اور اُس نے سنجیدگی سے عہد کے صندوق کو نرسنگوں
کی آواز اور بڑی بشاشت کے ساتھ اُس جگہہ میں جو

اُس کے لئے تیار کی گئی تھی رکھا +

پھر کیونکر میں جو انسانوں میں سے بہت ہی بیچارہ اور غریب ہوں تجھے اپنے مکان کے اندر لاؤں جبکہ میں حقیقی دینداری میں ایک گھنٹے کو بہ مشکل صرف کر سکتا ہوں اور کاشکے میں ایک مرتبہ بھی آدھے گھنٹے کو کسی قدر لایق طور پر صرف کر سکتا +

(۶) واہ اے میرے خدا اُنہوں نے تیری نظروں میں پسندیدہ ہونے کے لئے کسقدر فکر و کوشش کی + افسوس کیا ہی کم وہ کام ہے جو میں کرتا ہوں۔ کیا ہی تھوڑا وقت میں اُسوقت گذرانتا ہوں جب اپنے کو عشائے ربّانی میں شریک ہونے کے واسطے تیّار کرتا ہوں +

یہہ کم واقع ہوتا ہے کہ میری طبیعت فراہم ہوتی ہے بلکہ بہت ہی کم واقع ہوتا ہے کہ میں سب پریشانی سے

چھوٹتا ہوں +

اور یقیناً یہہ مناسب نہیں ہے کہ تیری الوہیت کی
سلامتی بخش حضوری میں کوئی ناشائستہ خیال داخل
ہووے یا کوئی مخلوق میرے دل میں جگہہ پاوے
کیونکہ میں نہ فرشتے کی بلکہ فرشتوں کے خداوند کی
خاطرداری کرنے والا ہوں +

(۷) اور تاہم عہد کا صندوق مع اپنے مظروفو
کے اور تیرا نہایت پاک بدن مع اپنی خوبیوں کے
آپس میں بہت ہی بڑا فرق رکھتے ہیں۔ اور شرعی
قربانیاں جو آئندہ چیزوں کی علامتیں تھیں اور
تیرے بدن کی حقیقی قربانی جس سے وے تمام قدیمی
قربانیاں پوری ہوئیں آپسمیں بہت ہی بڑا تفاوت
رکھتی ہیں +

(۸) پس کیوں میں تیری معزز حضوری کے لئے

زیادہ سرگرم نہیں ✣

کیوں میں زیادہ فکر کے ساتھ اپنے کو تیری پاک چیزوں کے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کرتا ہوں جبکہ اُن قدیم پاک بزرگون اور نبیوں نے بلکہ بادشاہوں اور شاہزادوں نے مع تمام لوگوں کے تیری الہی پرستش کی طرف ایسی دیندارانہ رغبت دکھلائی ✣

(۹) نہایت دیندار بادشاہ داؤد وأن نعمتوں کو جو زمانہ گذشتہ میں اُس کے بزرگوں کو عطا ہوئیں یاد کر کے خدا کے صندوق کے آگے اپنے سارے بل سے ناچتے ناچتے چلا۔ اُس نے طرح طرح کے باجوں کو بنایا۔ اُس نے زبوروں کو پیش کیا اور یہہ مقرر کیا کہ وے خوشی کے ساتھ گائے جائیں۔ اور اُس نے خود روح القدس کے فضل سے الہام پاکر اکثر بربط کی آواز کے ساتھ گایا۔ اُس نے بنی اسرائیل کو سکھلایا کہ اپنے تمام دلوں سے

۲ سموئیل ۶-۱۴

lag fälschlich gar; 10 fürsten; Ansehen; frommen; mit allen Kräften; hinzutanzen; Psalmen; Harfe; lehrte; sang

خدا کی ستایش کریں اور خوش الحان زبان سے روز روز اسکو مبارک کہیں اور اُسکی تعریف کریں ؞

اگر ایسی دینداری اُسوقت صرف کی جاتی تھی اور عہد کے صندوق کے سامنے الٰہی تعریف کی ایسی دھوم ہوا کرتی تھی تو مجھ کو اور سب لوگوں کو عشاے ربانی کے تقسیم کرنے اور مسیح کے بیش قیمت بدن کے قبول کرنے میں کس قدر توقیر اور دینداری بجالانا واجب ہے ؞

(۱۰) بہت لوگ مقدّسوں کے تبرّکات کی زیارت کے لئے جابجا مقاموں میں دوڑتے ہیں اور اُن کے کاموں کا بیان سُنکے پر متعجب ہوتے ہیں اور اُن کی ہیکلوں کی وسیع عمارات پر ملاحظہ کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کی بابت یاد آتا ہے اُس کے سبب سے اپنے دلوں میں بہت ترغیب پاتے ہیں ؞

لیکن دیکھ اے میرے خدا اے مقدّسوں کے مقدّس

اے اِنسانوں کے خالق اور اے فرشتوں کے خداوند
تو خود میرے پاس قربان گاہ پر موجود ہے ✣
اکثر ایسے تبرّکات کے ڈھونڈھنے میں لوگ فضول
تجسّس سے اور نئی نمایشوں کے دیکھنے کی خواہش سے
کھنچے جاتے ہیں اور وے بہتری کا بہت تھوڑا پھل
پا کے لوٹتے ہیں خصوصاً جب وے بغیر حقیقی شکستہ دلی
کے ایسی لاپروائی سے گھومتے پھرتے ہیں ✣
لیکن یہاں اِس پاک عشاے ربّانی میں کل تو
اے میرے خدا جو کہ اِنسان مسیح یسوع ہے خود موجود ہے
اور جو لوگ لایق اور دیندارانہ طور پر یہہ عشا جب جب
قبول کرتے ہیں تب تب اُن سبھوں کو ابدی نجات کے
پھل کی کثرت عطا ہوتی ہے ✣
اسکی طرف نہ تو کوئی لاپروائی اور نہ فضول
تجسّس اور نہ خواہش نفسانی بلکہ مستقل ایمان اور

دیندارانہ امید اور خالص محبت ہی انسان کو کھینچتی ہے +

(۱۱) اے خدا اے دنیا کے نادیدنی خالق کیسے عجیب طور پر تو ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے اور کیسی شیرینی اور مہربانی سے تو اپنے اُن برگزیدوں کے ساتھ سب چیزوں کا بندوبست کرتا ہے جنکے سامنے تو اپنے کو قبول ہونے کے لئے اِس عشا میں پیش کرتا ہے +

کیونکہ یہہ سارے فہم سے بڑھکر ہے اور یہہ خاصکر دینداروں کے دلوں کو کھینچتا اور اُن کی رغبتونکو جوش دلاتا ہے +

کیونکہ تیرے حقیقی ایماندار بھی جو اپنی تمام زندگی کو اصلاح کی طرف رجوع کرتے ہیں اِس بےبہا رسم سے دینداری کا بڑا فضل اور نیکی کا بڑا شوق حاصل کرتے ہیں +

(۱۲) واہ اِس رسم کا کیا ہی عجیب و پوشیدہ

فضل ہے جسے صرف مسیح کے ایماندار لوگ جانتے ہیں لیکن جو بے ایمان اور گناہ کے غلام ہیں وے اِسکا مزہ نہیں پا سکتے ✣

اِس رسم سے روحانی فضل عنایت ہوتا ہے اور کھوئی ہوئی قوت پھر دل میں لوٹ آتی ہے اور وہ خوبصورتی جو گناہ کے سبب سے بدصورت ہوگئی تھی پھر آجاتی ہے ✣

کبھی کبھی یہہ فضل اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ اُس دینداری کی بھرپوری سے جو اِس کے سبب سے حاصل ہوتی ہے نہ فقط روح بلکہ کمزور جسم بھی یہہ سمجھتا ہے کہ مجھے بھی زیادہ طاقت عطا ہوئی ✣

(۱۳) تاہم ہماری افسردگی و غفلت پر بہت ہی غم و افسوس کرنا چاہئے اِس لئے کہ ہم مسیح کو جسمیں نجات پانے والوں کی تمام امید و لیاقت شامل ہیں قبول

کرنے کے لئے زیادہ رغبت سے نہیں کھینچے جاتے ہیں ÷

کیونکہ وہی ہماری پاکیزگی و مخلصی ہے - وہی مسافروں کی تسلّی اور مقدّسوں کی ابدی برخورداری ہے ÷

پس اسپر بہت ہی غم کرنا چاہیے کہ بہتیرے اِس سلامتی بخش راز پر جو آسمان میں خوشی کا باعث ہے اور تمام دنیا کی حفاظت کرتا ہے ایسی کم توجہ کرتے ہیں ÷ انسان کے دل کی کوری و سختی پر افسوس کیونکہ وہ ایسی لابیان نعمت پر زیادہ توجہ نہیں کرتا بلکہ روزانہ استعمال کے سبب سے اُسکی بیقدری کرنے لگتا ہے ÷

(۱۴) کیونکہ اگر اِس نہایت پاک رسم کے ماننے کے لئے فقط ایک ہی جگہہ ہوتی اور اُسپر برکت مانگنے کے لئے دنیا بھر میں فقط ایک ہی نگہبان کلیسیا ہوتا تو انسان کسقدر آرزو کے ساتھ ایسی جگہہ کی طرف اور ایسے

نگهبان کلیسیا کی طرف مائل هوتے تاکه وے ان الهی
رازوں کو پورا هوتے هوئے دیکھیں ✣

لیکن اب بهتیرے نگهبان کلیسیا مقرر کئے جاتے
هیں اور بهتیری جگهوں میں مسیح کی قربانی کی یادگاری
هوتی هے تاکه جسقدر زیاده یهه پاک رسم تمام دنیا میں
پهیلائی جاوے اوسی قدر زیاده خدا کا فضل اور
اُسکی محبت انسان پر ظاهر هووے ✣

تیری شکرگذاری هووے اے رحیم یسوع اے
ابدی چوپان اسواسطے که تو نے یهه اپنی شان کے
خلاف نهیں سمجها که هم لوگوں کو جو غریب و جلاوطن
هیں اپنے بے بها جسم و لهو سے تازه کرے اور ان رازوں
کے قبول کرنے کے واسطے اپنی هی زبان سے دعوت
کرکے یهه کهے که اے تم لوگو جو تهکے اور بڑے بوجه سے
دبے هو سب میرے پاس آؤ که میں تمهیں آرام دونگا ✣

متی ۱۱-۲۸

دوسری فصل

اسکی بابت کہ عشاء ربّانی میں انسان پر خدا کی بڑی مہربانی و محبّت ظاہر ہوتی ہے

(۱) تیری مہربانی اور تیری بڑی رحمت پر اے خداوند بھروسا کرکے میں بیمار حکیم کے پاس۔ میں بھوکھا اور پیاسا زندگی کے چشمہ کے پاس۔ میں محتاج آسمان کے بادشاہ کے پاس۔ میں بندہ اپنے خداوند کے پاس۔ میں مخلوق اپنے خالق کے پاس۔ میں بے تسلّی اپنے تسلّی دینے والے کے پاس آتا ہوں ✣ لیکن یہہ کہاں سے مجھے ملا کہ تو مہربانی کرکے میرے پاس آوے اور میں کون ہوں کہ تو خود اپنے تئیں مجھے بخشے ✣

کیونکر گنہگار تیرے حضور حاضر ہونے کی جرأت کرے اور کیونکر تو گنہگار کے پاس آنا اپنی شان کے

خلاف نہ سمجھے ✣

تو اپنے بندہ کو پہچانتا ہے اور یہہ بھی جانتا ہے
کہ اِسمیں کوئی ایسی بھلائی نہیں ہے کہ جسکے سبب سے
تو اُسے یہہ نعمت عطا کرے ✣

اِسوجہ سے میں اپنی ذلّت کا اقرار کرتا ہوں۔
میں تیری مہربانی کو مان لیتا ہوں۔ میں تیری شفقت
کی تعریف کرتا ہوں۔ اور تیری بیحد محبّت کے لئے تیرا
شکر ادا کرتا ہوں ✣

تو نہ میری کسی لیاقت کے سبب سے بلکہ اپنی ہی
خاطر یہہ کرتا ہے تاکہ تیری مہربانی مجھپر زیادہ ظاہر
ہووے اور تیری محبّت مجھہ میں زیادہ جاری ہو اور
تیری فروتنی مجھے زیادہ عزیز معلوم ہو ✣

پس چونکہ یہہ تجھے پسند ہے اور تو نے حکم دیا کہ
ایسا ہی ہو اس لئے یہہ تیری شفقت جو تجھے اچھی معلوم

ہوتی ہے مجھے بھی پسند ہے اور کاشکے میری برائی مجھے مانع نہ ہوتی +

(۲) اے نہایت شیریں و نہایت رحیم یسوع تیرے پاک جسم اور لہو کی قبولیت کے واسطے جنکی بخشش قدری کے بیان کے قابل کوئی مخلوق نہیں ملتی ہے کس قدر توقیر و شکر گذاری مع دایمی تعریف کے مجھے واجب ہے + لیکن جب میں اس عشا میں شریک ہوؤں یعنے اپنے خداوند کے پاس جسکی تعظیم میں لایق طور پر نہیں کر سکتا مگر دیندارانہ طور پر اُسے قبول کرنے کا آرزومند ہوں پہونچوں تو مجھے کیسا خیال رکھنا چاہیے + میں اپنے کو تیرے حضور میں بالکل فروتن بنانے اور جو تیری لاانتہا مہربانی مجھپر ہے اُسکی بڑائی کرنیکے سوا اور کون بہتر و زیادہ مفید خیال رکھوں + میں تیری تعریف کرتا ہوں اے میرے خدا اور

ابد الآباد تیری بڑائی کرونگا میں اپنے کو حقیر جانتا اور تیرے سامنے اپنی ذلّت کے گہراؤ میں اپنے تئیں گراتا ہوں +

(۳) دیکھہ تو مقدّسوں میں مقدّس ہے اور میں گنہگاروں میں ردّی ہوں +

دیکھہ تو اپنے کو میری طرف مایل کرتا ہے اور میں تجھہ پر نظر ڈالنے کے بھی لایق نہیں ہوں +

دیکھہ تو میری طرف آتا ہے اور تو میرے ساتھہ ہوا چاہتا ہے اور تو مجھے اپنی ضیافت کے لئے دعوت کرتا ہے +

زبور ۷۸-۲۵

تو چاہتا ہے کہ مجھے آسمانی خوراک اور فرشتوں کی غذا کھانے کو دیوے اور یہہ حقیقت میں خود

یوحنا ۶-۳۲

تیرے یعنے زندہ روٹی کے سوا جو آسمان سے اوترتی اور جہان کو زندگی بخشتی ہے اور کچھہ نہیں ہے +

(۴) دیکھہ یہہ محبّت کہاں سے آتی ہے اور کیسی

غریب نوازی جلوہ گر ہوتی ہے اور کیسی بڑی شکرگذاریاں
اور تعریفیں اِن نعمتوں کی عوض تجھے لایق ہیں +

واہ کیسی سلامتی بخش و فائدہ مند تیری صلاح
تھی جب تو نے اِس رسم کو مقرر کیا اور کیسی شیریں و
فرحت بخش ضیافت تھی جب تو نے اپنے تئیں ہمارے
کھانے کے لئے دیا +

واہ کیا ہی عجیب ہے تیرا فعل اور کیسی قوی ہے
تیری قدرت اور کیسی لابیان ہے تیری سچّائی اے
خداوند +

کیونکہ تو نے حکم دیا اور سب چیزیں موجود ہوگئیں
اور یہہ بھی جیسے تو نے خود حکم دیا قائم ہوگیا +

(۵) یہہ بات عجیب اور اعتقاد کے لایق اور انسانی
فہم سے بڑھکر ہے کہ تو اے خداوند میرے خدا جو سچّا خدا
اور انسان ہے اپنے کو ہمارے سامھنے روٹی اور مَے کی

ادنیٰ صورت میں پیش کرتا ہے اور اگرچہ تو اسی طرح ہماری
خوراک بنتا ہے تو بھی صرف نہیں ہو جاتا ✣
تجھے اے سب چیزوں کے خداوند جو کسی چیز کی حاجت
نہیں رکھتا یہہ پسند آیا کہ اس پاک رسم کے ذریعہ سے
ہم لوگوں میں بود و باش کرے ✣
تو میرے دل اور بدن کو بیداغ رکھہ تا کہ میں خوش
و صاف ضمیر سے تیرے اُن رازوں کو جنکو تو نے خصوصاً
اپنی تعظیم اور اپنی دائمی یادگاری کے لئے مقرر اور معیّن
کیا ہے استعمال کروں اور اُنہیں اپنی ابدی سلامتی کے لئے
قبول کروں ✣
(۶) خوشی کر اے میری جان اور ایسی اشرف نعمت
اور بے بہا تسلّی کے واسطے جو تیرے لئے اس آنسوؤں
کی وادی میں چھوڑ دی گئی خدا کا شکر ادا کر ✣
کیونکہ جتنے مرتبہ تو اس راز کو دل میں لاتا ہے

اور مسیح کے جسم کو قبول کرتا ہے اُتنے ہی مرتبہ تو اپنی مخلصی کے کام کو دوہراتا ہے اور مسیح کی سب لیاقتوں کا حصّہ دار بنتا ہے +

کیونکہ مسیح کی محبّت کبھی نہیں گھٹتی اور اُس کے کفارہ کی بھرپوری کبھی خالی نہیں ہوتی +

اِس لئے تجھے واجب ہے کہ ہمیشہ اپنا دل نیا کر کے اپنے کو اِس کے لئے تیّار رکھے اور نجات کے بڑے راز کو توجہ اور غور کے ساتھ تو لے +

جب تو اِن پاک رازوں کے پاس آتا ہے تب تجھے یہہ اُسقدر عظیم اور نیا اور فرحت بخش نظر آنا چاہئے جسقدر کہ تجھے نظر آتا اگر آج کے دن مسیح پہلے پہل کنواری کے رحم میں اوتر کے اِنسان بنتا یا صلیب پر لٹک کے اِنسانوں کی نجات کے واسطے دُکھہ اوٹھاتا اور مرجاتا +

تیسری فصل

اسکی بابت کہ عشائے ربانی میں اکثر شریک ہونا مفید ہے

(۱) دیکھہ میں تیرے پاس آتا ہوں اے خداوند تاکہ تیری نعمت سے میرا حال اچھا ہووے اور میں تیری پاک ضیافت سے جسے تو نے اے خدا اپنی رحمت سے اپنے مسکین کے لئے تیار کیا ہے خوش ہو جاؤں ÷ دیکھہ تجھہ میں وہ کل ہے جسکی آرزو مجھے ہونا ممکن یا واجب ہے۔ تو ہی میری نجات اور میری مخلصی ہے تو ہی میری امید اور میری قوت ہے۔ تو ہی میرا جمال اور میرا جلال ہے ÷

زبور ۶۸-۱۰

اس لئے آج اپنے بندے کے جی کو خوش کر کہ اے خداوند یسوع میں نے اپنے دل کو تیری طرف اٹھایا ÷ میں چاہتا ہوں کہ تجھے اب دینداری اور توقیر کے

زبور ۸۶-۴

Häufig Kommun.
Schmach. Unrecht.

سا تھہ قبول کروں ۔ میں چاہتا ہوں کہ تجھے اپنے گھر میں لے آؤں تاکہ میں زکی کے ساتھہ تجھسے برکت پانے کے لایق ہو جاؤں اور ابرہام کے فرزندوں میں شمار کیا جاؤں +

لوقا ۱۹-۹

میری جان تیرے جسم اور لہو کی تمنّا رکھتی ہے ۔ میرا دل تیرے ساتھہ ایک ہو جانیکا آرزومند رہتا ہے +

(۲) اپنے تئیں مجھے بخش دے تو یہہ میرے لئے کافی ہے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی تسلّی کام کی نہیں + تیرے بغیر میرا ہونا ناممکن ہے اور تیرے آنے کے بغیر میرا زندہ رہنا مجھے گوارا نہیں ہے +

اِس لئے مجھے لازم ہے کہ اکثر تیرے نزدیک آؤں اور تجھے اپنی سلامتی کی شفا کے لئے قبول کروں ایسا نہو کہ اگر میں اِس آسمانی غذا سے محروم ہوؤں تو راہ میں کہیں ناطاقت ہو جاؤں +

متی ۱۵-۳۲

کیونکہ اسی طرح تو نے اے نہایت رحیم یسوع کسی وقت لوگوں سے منادی کر کے اور طرح طرح کی بیماریوں کو شفا دیکے کہا کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ اُنہیں فاقہ سے رخصت کروں ایسا نہ ہو کہ راہ میں کہیں ناطاقت ہو جاویں ✣

متی ۱۵-۳۲

پس اسی طرح میرے ساتھ اب سلوک کر جب کہ تو ایمانداروں کی تسلّی کے واسطے اپنے تئیں اس پاک رسم میں چھوڑ گیا ✣

کیونکہ تو جان کی شیریں تازگی ہے اور جو تُجھے لایق طور پر کھاتا ہے سو ابدی جلال کا حصہ دار و وارث ہو گا ✣

(۳) مجھے جو اکثر گمراہ ہوتا اور گناہ کرتا اور جلد افسردہ اور ناطاقت ہو جاتا ہوں یہہ ضرور ہے کہ بار بار دعا مانگ کے اور اقرار کر کے اور تیرے پاک بدن اور خون کو

قبول کرکے اپنے کو بینا اور صاف اور سرگرم بناؤں تا ایسا ہو
کہ بہت عرصہ تک باز رہنے کے سبب سے اپنے پاک مقصد سے
برگشتہ ہو جاؤں ✣

کیونکہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے
اور اگر الہی علاج اُسکی مدد نہ کرے تو انسان فوراً اور
زیادہ برائیوں میں گر پڑتا ہے ✣

اِس لئے عشائے ربّانی آدمیوں کو برائی سے کھینچتی
اور بھلائی میں مضبوط کرتی ہے ✣

کیونکہ اگر میں اس وقت بھی جبکہ عشائے ربّانی
میں شریک ہوتا ہوں ایسا غافل اور افسردہ
رہتا ہوں تو پھر میرا کیا حال ہوتا اگر میں یہہ علاج
قبول نہ کرتا اور ایسی بڑی مدد نہ ڈھونڈھتا ✣

اور باوجودیکہ میں ہر روز نہ تو اس رسم کے ماننے کے
لایق ہوں اور نہ اُس کے ماننے کے لئے خوب تیّار ہوں

تو بھی میں مناسب وقتوں پر ان الٰہی رازوں کو قبول کرنے اور اپنے کو ایسے بڑے فضل کے حصہ دار بنانے کے لئے کوشش کرونگا ÷

کیونکہ جب تک ایماندار روح تجھ سے دور ہو کے اس فانی بدن میں مسافرت کرتی ہے تب تک اس کی یہی ایک خاص تسلّی ہے کہ وہ اکثر اپنے خدا کو یاد کر کے دیندارانہ دل سے اپنے محبوب کو قبول کیا کرے ÷

(۴) واہ ہمپر تیری شفقت کا کیا ہی عجیب نزول ہے کہ تو اے خداوند خدا تمام روحوں کے خالق و زندگی بخشنے والے اپنی تمام الوہیت و انسانیت کے ساتھ ایک بیچارہ جان کے پاس اُسکی بھوکھ بُجھانے کے لئے آنے کو اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتا ہے ÷

واہ کیا ہی مبارک وہ روح اور خوشحال وہ جان ہے جو اس کے لایق ٹھہرتی ہے کہ اپنے خداوند خدا کو دینداری

کے ساتھ قبول کرے اور اُس کے قبول کرنے میں روحانی
خوشی سے مالا مال ہو جاوے +

واہ کیسے بزرگ خداوند کا استقبال کرتی ہے
کیسے عزیز مہمان کو لاتی ہے۔ کیسے دل پسند رفیق کو
اُتارتی ہے۔ کیسے وفادار دوست کی خاطرداری کرتی ہے
کیسے مرغوب و اشرف دولہے سے جو سب محبوبوں سے
زیادہ اور سب مرغوبوں سے بڑھکر محبّت کے لایق ہے
ہم آغوش ہوتی ہے +

اے میرے نہایت شیریں محبوب تیرے آگے آسمان
و زمین معہ اپنی سب آرایش کے خاموش رہیں کیونکہ
جو جو تعریف و رونق اُن میں ہین سو تیرے فیض کے
نزول سے ہین اور کبھی تیرے نام کی خوبی تک نہیں
پہونچیں گی کیونکہ تیری دانائی بیان سے باہر ہے +

زبور ۱۴۷ – ۵

چوتھی فصل

اِسکی بابت کہ جو دینداری کے ساتھہ عشائے رَبّانی میں شریک ہوتے ہیں اُن کو بہت بھلائیاں عطا ہوتی ہیں

زبور ۲۱-۳ (۱) اے خداوند میرے خدا اپنے فیض کی برکتوں سے اپنے بندے کے ساتھہ پیش آ تاکہ وہ تیرے اِس جلیل تبرک کے پاس واجب طور سے اور دینداری کے ساتھہ آنے کے لائق ٹھہرے +

میرے دل کو اپنی طرف اُبھار اور مجھے کل افسردگی سے رہائی بخش۔ مجھہ پر اپنی نجات کے ساتھہ متوجہ ہو۔ تاکہ زبور ۱۰۶-۴ میں روح میں تیری اُس شیرینی کا مزہ پاؤں جو اِس تبرک کے سے چشمہ میں بکثرت پوشیدہ ہے +

میری آنکھوں کو بھی منوّر کر تاکہ وے ایسے بڑے راز کو دیکھیں اور مجھے طاقت بخش تاکہ میں غیر مشکوک

ایمان کے ساتھہ اُسپر اعتبار کروں +

کیونکہ یہہ تیرا ہی کام ہے نہ کہ انسانی قدرت اور یہہ تیرا ہی پاک انتظام ہے نہ کہ انسان کی ایجاد +

کیونکہ کوئی بذاتہ یہہ لیاقت نہیں رکھتا کہ ان باتونکو جو فرشتوں کی فہم سے بھی بڑھکر ہیں دریافت کرے اور سمجھے +

پس میں نالایق گنہگار۔ خاک اور راکھہ۔ ایسے عالی وپاک راز کی بابت کیا تفتیش وتحقیق کرسکونگا +

پیدائش ۱۸-۲۷

(۲) اے خداوند اپنے دل کے خلوص سے اور اچھے پائدار ایمان اور تیرے حکم سے میں تیرے پاس امید وتوقیر کے ساتھہ آتا ہوں اور حقیقتاً میں اعتبار کرتا ہوں کہ تو خدا اور انسان یہاں اس تبرک میں موجود ہے +

تو چاہتا ہے کہ میں تجھے قبول کروں اور اپنے کو تیرے ساتھہ محبت میں ایک کردوں +

اِس سبب سے میں تیری رحمت کی منّت کرتا ہوں اور
تیرے خاص فضل کی التجا رکھتا ہوں یہاں تک کہ میں
تیرے واسطے محبّت میں گھُل جاؤں اور چھلکوں اور بعد از آں
بیرونی تسلّی سے کچھہ اپنے اندر داخل ہونے نہ دوں +
کیونکہ یہہ نہایت عالی و بے بہا تبرّک جان و جسم کی
سلامتی اور سب روحانی مرض کی دوا ہے جس سے میری
بیماریاں شفا پاتی اور میری طبیعت کی حرکتوں کو لگام
دی جاتی اور میری رغبتیں مغلوب ہوتی یا کم ہو جاتی ہیں
اور زیادہ فضل داخل ہوتا اور ایمان مضبوط ہو جاتا
ہے اور امید تقویت پاتی اور محبّت مشتعل و وسیع
ہو جاتی ہے +

(۳) کیونکہ تو نے اپنے اُن محبوبوں کو جو دینداری
کے ساتھہ اس تبرّک میں شریک ہوتے ہیں بہتیری بھلائیاں
بخشی ہیں بلکہ اب تک بخشا کرتا ہے اے میرے خدا اور میری

جان کے محافظ اور انسانی کمزوری کے اصلاح کرنیوالے
اور تمام باطنی تسلّی کے دینے والے ÷
کیونکہ تو اُنکو طرح طرح کی مصیبت کے مقابلہ میں بہت
تسلّی عطا کرتا اور اُنہیں اُنکی مایوسی کی پستی سے اپنی
محافظت کی طرف اُٹھاتا ہے اور اُنھیں باطنًا ایک طرح
کے نئے فضل سے یہانتک تازہ و منوّر کرتا ہے کہ وے
جو پہلے اور اس عشا میں شریک ہونے کے پیشتر اپنے کو تردد
اور محبّت سے خالی جانتے تھے سو بعد اُس کے آسمانی غذا
و شراب سے تازہ ہو کر اپنے کو بہتری میں بدلا ہوا پاتے
ہیں ÷
اور تو اپنے برگزیدوں کے ساتھ اس انتظام
سے اِس لئے سلوک کرتا ہے تاکہ وے لسے حقیقتًا مان لیویں
اور صفائی سے ثابت کریں کہ کسقدر کمزوری اپنے میں
رکھتے ہیں اور کسقدر مہربانی و فضل تیری طرف سے

پاتے ہیں +

کیونکہ وے اپنی طرف سے سرد و سست و غافل ہیں

لیکن تیری طرف سے سرگرم و چالاک و دیندار

ہو جاتے ہیں +

کیونکہ کون ایسا ہے کہ شیرینی کے چشمہ کے پاس

جاوے اور وہاں سے ذرہ سی بھی شیرینی نہ لے آوے +

یا کون ایسا ہے کہ بڑی آگ کے پاس کھڑا ہووے

اور وہاں سے تھوڑی سی بھی گرمی نہ پاوے +

اور تو ایک چشمہ ہے کہ ہمیشہ پُر و لبریز رہتا ہے

اور تو ایک آگ ہے کہ برابر بھڑکا کرتی ہے اور کبھی

پژمردہ نہیں ہوتی +

(۴) پس اگر مجھے چشمہ کی بھرپوری سے نکالنے

اور پی کر آسودہ ہونے کی اجازت نہ ہو تو بھی میں اپنے

لبونکو اس آسمانی نہر کے مُہانے پر لگاؤں گا تاکہ اور

کچھ نہ ہو تو ذرہ سی بوند ہی اپنی پیاس کے بجھانے کے واسطے لے لوں اس لئے کہ میرا حلق بالکل خشک نہ ہو جاوے ✤

اور اگر میں ابتک نہ بالکل آسمانی اور نہ کروبیوں اور سرافیوں کی طرح مشتعل ہو سکوں تو بھی میں کوشش کرونگا کہ دینداری میں مشغول رہوں اور اپنے دل کو اس لئے تیار کروں کہ میں اس زندگی بخش تبرک کو فروتنی کے ساتھ قبول کرنے کے ذریعہ سے الٰہی شعلہ کا ایک ذرہ بھی حاصل کروں ✤

لیکن جو جو کمی مجھ میں ہے اُسے تو اے مہربان یسوع اے نہایت مقدس نجات دہندہ میرے واسطے اپنے فیض اور فضل سے پورا کر اے تو جسنے ہم سبھوں کو اپنے پاس بلانا اپنی شان کے خلاف نہ سمجھکر کہا ہے کہ

متی ۱۱-۲۸

اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے

پاس آؤ کہ میں تمھیں آرام دونگا +

(۵) میں اپنے مُنہہ کے پسینے سے محنت کرتا ہوں میں دل کی رنجش سے پریشان ہوں میں گناہوں سے لدا ہوں میں آزمائشوں سے بے آرام ہوں میں بہتیری بری رغبتوں سے اُلجھا اور دبا ہوا ہوں۔ اور کوئی نہیں جو میری مدد کرے بلکہ کوئی نہیں جو مجھے رہائی بخشے اور سلامت رکھے مگر تو اے خداوند میرے خدا میرے نجات دہندہ جسکو میں اپنے تئیں اور اپنا سب کچھ سونپتا ہوں تاکہ تو مجھہ پر نگہبانی رکھے اور ابدی زندگی تک میری رہنمائی کرے +

مجھے اپنے نام کی تعظیم و بزرگی کی خاطر قبول کر اے تو جس نے اپنے جسم اور خون کو میری غذا اور شراب ہونیکے واسطے تیار کیا +

یہہ بخش اے میرے نجات دہندہ خداوند خدا کہ

تیرے اس راز کے بار بار استعمال کرنے سے میری دینداری کی رغبت بڑھتی جاوے +

پانچویں فصل

عشائے ربّانی کی عظمت اور اُس کے تقسیم کرنے والوں کی لیاقت

(۱) اگر تجھہ میں فرشتہ کی سی پاکیزگی اور مقدّس یوحنّا بپتسمادینے والے کی سی تقدیس ہوتی تو بھی تو اِس عشاء کو قبول کرنے یا تقسیم کرنے کے لایق نہ ٹھہرتا +

کیونکہ یہہ اِنسانوں کی لیاقتوں سے باہر ہے کہ اِنسان مسیح کی اِس معینہ رسم کو مقدّس بناوے اور تقسیم کرے اور فرشتوں کی روٹی بطور خوراک کے پاوے +

یہہ راز عظیم ہے اور اُنکی قدر بڑی ہے جنکو یہہ

دیا گیا جو فرشتوں کو بھی نہیں ملا +

کیونکہ فقط اُن کو جنہیں خدا نے کلیسیا میں بُلا کر خاص فضل بخشا مناسب ہے کہ اِس عشا کو استعمال میں لاویں اور تقسیم کریں +

جو اس عشار کو تقسیم کرتا ہے وہ حقیقت میں خدا کا خادم ہے اور خدا کے حکم اور انتظام کے مطابق اُس کے کلام کو استعمال کرتا ہے لیکن اِس کا خاص بانی و پوشیدہ فاعل خدا ہے جس کے تابعدار وہ سب ہیں جنھیں اُس نے پسند کیا اور جس کے فرماں بردار وہ سب ہیں جنھیں اُس نے حکم دیا +

(۲) پس تجھے اِس افضل رسم میں اپنے حواس کی بہ نسبت یا کسی ظاہری نشان کی بہ نسبت خدا کا زیادہ اعتبار کرنا لازم ہے +

اِس لئے تجھے اِس مقدس کام کے نزدیک خوف

وادب کے ساتھ آنا چاہیئے +

تو غور کر اور دیکھ کہ وہ کون ہے جسکی خدمت تجھے کلیسیا میں سونپی گئی +

پس چونکہ تو اس مقدس کام کے لئے مقرر کیا گیا اس لئے دیکھ کہ تو ایمانداری و دینداری کے ساتھ خدا کے آگے بروقت یہہ رسم پوری کیا کر اور تیری چال چلن ایسی ہو کہ تجھ پر کوئی عیب نہ لگا سکے +

تو نے اپنا بوجھ ہلکا نہیں کیا ہے بلکہ تادیب کی زیادہ تنگ زنجیر سے جکڑا گیا اور پاکیزگی میں زیادہ کامل ہونے کے لئے پابند کیا گیا ہے +

عشا کے تقسیم کرنے والے کو واجب ہے کہ سب خوبیوں سے آراستہ ہو اور دوسروں کو نیک زندگی کا نمونہ دکھلائے چاہیئے کہ اُسکی رفتار نہ انسانوں کے عام و معمولی طور طریقوں پر بلکہ آسمان کے فرشتوں اور زمین کے کامل

مردون کے ساتھہ ہو÷

(۳) جو اس عشاء کے تقسیم کرنے مین مشغول ہوتا ہے سو اس لئے مسیح کا نائب ہے کہ خدا سے التجا و فروتنی کے ساتھہ سب کے واسطے دعا مانگے ÷

اور اُس کو دعا مانگنے سے باز نہ آنا چاہئے جب تک کہ فضل و رحمت حاصل کرنے پر قادر نہ ہو لے ÷

جب وہ یہہ پاک عشاء استعمال کرتا ہے تب وہ خدا کی عزت کرتا اور فرشتوں کو خوش کرتا اور کلیسیا کو ترتیب دیتا ہے اور زندوں کی مدد کرتا اور مردوں کا تذکرہ کرتا اور اپنے کو سب بھلائیوں کا حصہ دار بناتا ہے ÷

---

(۶)

چھٹویں فصل

اِس سوال کی بابت کہ عشاے ربّانی میں شریک ہونے سے پیشتر دل کو کس کام میں مشغول کرنا چاہیے

(۱) جب میں تیری قدر کو اے خداوند اور اپنی ذلّت کو تولتا ہوں تب میں بشدّت تھرتھراتا اور اپنے دل میں پریشان ہوتا ہوں +

اگر میں تیرے نزدیک نہیں آتا ہوں تو میں زندگی سے بھاگتا ہوں اور اگر میں نالایقی سے تیرے حضور داخل ہوؤں تو میں تیری ناراضگی کا سزاوار ہوتا ہوں +

پس میں کیا کروں اے میرے خدا جو سب ضرورتوں کے وقت میرا حامی وصلاحکار رہے +

(۲) تو مجھے راہ راست سکھلا اور اِس پاک عشا کے

لایق میرے لئے کوئی مختصر روحانی شغل ٹھہرا ✣
کیونکہ میرے لئے یہہ جاننا اچھا ہے کہ کس طرح مجھے دینداری و توقیر کے ساتھہ اپنے دل کو تیرے واسطے تیار کرنا واجب ہے تاکہ تیری اس پاک عشاء کو صحتوری کے ساتھہ قبول کروں یا ایسی بڑی اور الٰہی قربانی کو استعمال میں لاؤں ✣

ساتویں فصل

اپنی ضمیر کا امتحان اور اپنے کو بہتر کرنیکا قصد

(۱) سب باتوں سے زیادہ خدا کے خادم پر یہہ واجب ہے کہ دل کی کمال فروتنی اور مؤدبانہ التجا کے ساتھہ بلکہ پورے ایمان اور خدا کی عزت کرنے کے نیک ارادے کے ساتھہ آوے تاکہ اس پاک عشاء کو استعمال و تقسیم و قبول کرے ✣
اپنی ضمیر کو خبرداری سے جانچ اور اُسے حتی المقدور

حقیقی پشیمانی اور عاجزانہ اقرار کے ذریعہ سے پاک وصاف کر
تاکہ تجھ میں کوئی ایسی چیز نہ رہے جو تجھے بوجھ معلوم ہووے
یا تجھ میں پشیمانی پیدا کرے یا فضل کے تخت کے پاس تیری
آزادانہ رسائی کے لئے مانع ہو +

عموماً اپنے سب گناہوں سے رنجیدہ ہو بلکہ خصوصاً اپنی
روزانہ خطاؤں پر غم و نالہ کر۔ اور اگر وقت کی گنجایش ہو
تو اپنے دل کی خلوت میں خدا سے اپنے نفسوں کی تمام پریشانیوں
کا اقرار کر +

(۲) غم و نالہ کر کہ تو اب تک کس قدر جسمانی و دنیاوی
ہے کس قدر پابند نفس ہے کسقدر شہوتوں کی حرکتوں
سے بھرا ہوا ہے +

کسقدر اپنے باہری حواس میں بیخبر ہے کسقدر بہتیرے
بیہودہ وہموں سے اکثر الجھا ہوا ہے +

کسقدر باہری چیزوں کی طرف بہت مائل ہے

کسقدر باطنی چیزوں کی نسبت غافل ہے +

کسقدر ہنسی اور تمسخر میں راغب ہے کسقدر رونے اور توبہ سے متنفر ہے +

کسقدر جسمانی عیش و عشرت کے واسطے مستعد ہے کسقدر تادیب و سرگرمی میں کاہل ہے +

کسقدر نئی چیزوں کے سُننے اور خوبصورت نمایشوں کے دیکھنے کا شایق ہے کسقدر فروتنی و خاکساری کی باتوں کے قبول کرنے میں سُست ہے +

کسقدر بہت جمع کرنے کا حریص ہے کسقدر دینے میں خسیس ہے کسقدر رکھہ چھوڑنے میں سخت گیر ہے +

کسقدر بولنے میں بیدھڑک ہے کسقدر خاموش رہنے سے بیقرار ہے +

کسقدر چال چلن میں مضطرب ہے کسقدر کام کرنے میں رنجیدہ ہے +

کسقدر کھانے کا مشتاق ہے کسقدر خدا کے کلام کی
طرف سے بہرا ہے +
کسقدر آرام کرنے کی طرف تیز رَو ہے کس قدر محنت
کرنے میں سُست ہے +
کس قدر قصّہ کہانی سُننے کے وقت بیدار رہتا ہے
کسقدر بندگی کرنے کے وقت اونگھتا ہے +
کس قدر اُس کے جلد ختم ہونے کا خواہاں ہے کسقدر
اُسکی طرف توجہ کرنے سے پراگندہ خاطر ہے +
کس قدر دعا سے غافل ہے کسقدر عشاء ربّانی کے
استعمال میں افسردہ ہے کسقدر اُس کے قبول کرنے میں
سرد ہے +
کس قدر جلد پریشان خاطر ہوتا ہے کس قدر کم
اپنے خیالات کو بالکل اکٹھا کرتا ہے +
کس قدر یکایک غصّہ ہو جاتا ہے کس قدر دوسرونپر

بآسانی ناراض ہو جاتا ہے +

کس قدر عیب جوئی میں تیار ہے کسقدر ملامت کرنے میں سخت ہے +

کس قدر اقبال مندی میں خوش ہے کس قدر مصیبت میں ناپائدار ہے +

کس قدر بہتیرے نیک ارادے اکثر کرتا ہے مگر بہت کم اُنہیں انجام تک پہنچاتا ہے +

(۳) اپنے ان نقصوں کو سعہ اور نقصوں کے بسبب اپنی کمزوری کے رنج و ناراضگی کے ساتھ قبول کر اور اُن پر غم کر اور ہمیشہ اپنی زندگی کو اصلاح دینے اور بہتری میں ترقی کرنے کا قصد مصمم ٹھہرا +

بعد ازاں پوری رضامندی اور اپنی تمام مرضی کے ساتھ اپنے جسم اور اپنی جان کو ایمانداری سے میرے سپرد کر کے میرے نام کی عزّت کے لئے اپنی تئیں اپنے دل کی

قربان گاہ میں دائمی سوختنی قربانی چڑھا ✣

تب تو اس کے لایق ٹھہر سکیگا کہ خدا کے حضور اِس پاک عشا کے استعمال کے لئے آوے اور میرے جسم و خون کو صحتوری کے ساتھ قبول کرے ✣

(۴) کیونکہ انسان کے پاس اور کوئی زیادہ لایق قربانی اور گناہ کو دور کرنے کا اور کوئی زیادہ وسیلہ سوا اِس کے نہیں ہے کہ وہ مسیح کے جسم و خون کے قبول کرنے کے ذریعہ سے اپنے تیئں بالکل خدا کے لئے قربان کرے ✣

بشرطیکہ انسان نے حتی المقدور کوشش کی ہو اور حقیقتًا توبہ کی ہو تو جب جب میرے پاس معافی و فضل کے لئے آتا ہے تب تب میں خداوند یہوداہ اُس سے یہہ کہتا ہوں کہ مجھے اِس سے کچھ شادمانی نہیں ہے کہ شریر مر جاوے بلکہ اس سے ہے کہ وہ اپنی راہوں سے باز آوے اور جیوے اور میں اُس کے گناہوں کو جو اُسنے

حزقیل ۱۸-۱۴
یسعیاہ ۴۳-۲۵

گئے پھر یاد نرکھوں گا بلکہ وے سب اُس کے لئے معاف
کئے جائینگے *

آٹھویں فصل

صلیب پر مسیح کا قربان ہونا اور اپنے تئیں
اُسکی رضا پر چھوڑ دینا

(۱) میں نے اپنے تئیں تیرے گناہوں کے لئے اپنی
مرضی سے قربان کیا۔ میرے ہاتھ صلیب پر پھیلائے
گئے اور میرا بدن ننگا کیا گیا یہاں تک کہ خدا کو راضی
کرنے کے لئے مجھ میں کوئی ایسی بات نہ باقی رہ گئی جو قربانی
سے بالکل نہ بدل گئی *
اُسی طرح تجھے بھی واجب ہے کہ عشاء ربانی میں
اپنی ساری طاقت و محبت کے ساتھ جسقدر تیری باطنی
قوتوں سے ممکن ہے اپنے تئیں رضامندی سے میرے لئے

پاک و مقدّس قربانی کی طرح گذرانے +

میں تجھ سے سوا اس کے اور کیا طلب کرتا ہوں کہ تو میری مرضی پر اپنے تئیں بالکل چھوڑ دینے کی فکر رکھے +

اپنے سوا جو کچھ اور تو دیتا ہے میرے نزدیک کم قدر ہے کیونکہ میں تیری دی ہوئی چیزوں کو نہیں بلکہ تجھے چاہتا ہوں +

(۲) جس طرح کہ اگر تو میرے علاوہ اور سب چیزیں اپنے پاس رکھتا تو تجھے کافی نہوتا اُسی طرح اگر تو اپنے تئیں نذر دے تو اور جو کچھ کہ تو دیتا وہ مجھے خوش نہ کر سکتا +

اپنے تئیں مجھ پر قربان کر اور اپنے تئیں بالکل خدا کے لئے دیدے تو تیری قربانی قبول ہو گی +

دیکھ میں نے اپنے تئیں اپنے باپ پر تیرے لئے بالکل قربان کیا۔ اور اپنے تمام جسم و خون کو تیری غذا کے لئے دیدیا تاکہ میں سراسر تیرا ہو جاؤں اور تو ابد تک میرا رہے +

لیکن اگر تو اپنے میں قایم رہے اور اپنے تئیں رضامندی سے میری مرضی پر قربان نہ کرے تو تیری قربانی کامل نہ ہوگی اور مجھہ میں اور تجھہ میں پوری یگانگی نہوگی ✣

اِس لئے اگر تو آزادی اور فضل کو حاصل کیا چاہے تو اپنے سب کاموں کے پہلے تجھے اپنے کو خدا کے ہاتھہ میں بخوشی قربان کے لئے چھوڑ دینا چاہئے ✣

کیونکہ اِسی سبب سے اتنے کم لوگ باطناً منوّر اور آزاد ہوتے ہیں کہ اکثر پورے طور پر اپنا انکار کرنا نہیں جانتے ✣

لوقا ۱۴-۳۳

میرا یہہ کلام قایم رہتا ہے کہ جو کوئی اپنے سارے مال سے کنارہ نہ کرے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا ✣

پس اگر تو میرا شاگرد ہوا چاہے تو اپنے تئیں اپنی ساری رغبتوں سے مجھہ پر قربان کر ✣

نویں فصل

اسکی بابت کہ ہم کو اپنے تئیں معہ اپنی سب
چیزوں کے خدا پر قربان کرنا اور سبھوں کے
لئے دعا مانگنا چاہئے

التواریخ ۲۹-۱۱

(۱) اے خداوند سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے
تیرا ہے +
میں چاہتا ہوں کہ اپنے کو بخوشی تجھ پر قربان کروں
اور ہمیشہ تیرا ہی بنا رہوں +
اے خداوند میں اپنے دل کی راستی سے اپنے تئیں آج
تجھ پر قربان کرتا ہوں تاکہ عاجزانہ فرماں برداری اور
دائمی ستایش کی قربانی سے تا ابد تیرا بندہ بنا رہوں +
مجھے اپنے بے بہا بدن کی پاک قربانی کے ساتھ قبول کر
کیونکہ میں اُس کے ساتھ اپنے تئیں آج آسمانی فرشتوں کے

سامنے جو اندیکھے طور پر خدمت میں حاضر ہیں قربانی کرتا ہوں
تاکہ یہہ میری اور تیرے سب لوگوں کی بھلائی کا باعث ہوں

(۲) اے خداوند اُس دن سے جس میں میں پہلے گناہ
کر سکا اس گھڑی تک جتنے گناہ اور قصور میں نے کئے اُنھیں
میں تیرے حضور تیری رحمت کے مذبح پر قربان کرتا ہوں
تاکہ تو اُن سبھوں کو ایک ساں اپنی محبّت کی آگ سے جلاوے
اور بھسم کرے اور میرے گناہوں کے سب داغوں کو
مٹاوے اور میری سب خطاؤں کو پورے طور سے معاف
کرے اور مجھے مصالحہ کے بوسہ کے لئے رحمت سے قبول
کرکے میری ضمیر کو ہر ایک خطا سے صاف کرے اور
مجھے اپنا وہ فضل جسے میں نے گناہ کرنے کے سبب سے
کھو دیا پھیر دیوے *

(۳) میں اپنے گناہوں کے لئے سوا اِس کے اور
کیا کر سکتا ہوں کہ فروتنی سے اُن کا اقرار کروں اور اُنپر

گریہ وزاری کروں اور بلاناغہ تیری معافی کی منت
کروں ✣

میں تیری منت کرتا ہوں کہ جب میں تیرے سامنے
اے میرے خدا کھڑا ہوں تب تو رحمت سے میری سنے ✣
میرے سب گناہ میرے نزدیک بہت ہی ناپسند ہیں
میں چاہتا ہوں کہ پھر کبھی اُنہیں نہ کروں لیکن میں اُنکے
سبب سے غمگین ہوں اور جب تک زندہ رہوں گا تب تک
غم میں رہا کروں گا اور میں یہہ قصد کرتا ہوں کہ توبہ
کروں اور کفارہ ادا کروں ✣
مجھے معاف کر اے خدا اپنے مقدس نام کی خاطر میرے
گناہوں کو معاف کر۔ میری جان کو بچا جسے تو نے اپنے
بیش قیمت لہو سے مول لیا ہے ✣
دیکھ میں اپنے تئیں تیری رحمت کے سپرد کرتا ہوں
میں اپنے کو تیرے ہاتھ سونپتا ہوں ✣

نہ میری بُرائی و خطاکاری کے موافق بلکہ اپنی مہربانی کے موافق میرے ساتھہ سلوک کر *

(۴) جو کچھہ مجھہ میں اچھا ہے وہ کیسا ہی کم و ناقص کیوں نہ ہووے تو بھی میں اُسے تجھہ پر قربان کرتا ہوں تا کہ تو اُسے درست و صاف کرے اور اُسے اپنے نزدیک پسندیدہ و مقبول کرے اور اُسے ہمیشہ زیادہ بہتری کی طرف کھینچے اور مجھے بھی جو سُست و غافل آدمی ہوں مبارک و محمود انجام تک پہنچاوے *

(۵) اور میں دیندار لوگوں کی سب نیک خواہشوں کو بلکہ ماں باپوں اور دوستوں اور بھائیوں اور بہنوں اور اپنے سب عزیزوں اور جنھوں نے خواہ میرے ساتھہ خواہ دوسروں کے ساتھہ تیری محبّت کی خاطر نیک سلوک کیا ہے اُن کی ضرورتوں کو تیرے حضور قربانی کی طرح گذرانتا ہوں *

اور جنہوں نے چاہا کہ میں اُن کے اور اُن کے
لوگوں کے لئے دعا مانگوں اُن کی ضرورتوں کو
بھی میں پیش کرتا ہوں ٭
یہہ بخش کہ وے سب تیرے فضل کی مدد اور تیری تسلّی
کی کمک اور خطروں سے محافظت اور دُکھ سے رہائی اپنے
لئے حاصل کریں تاکہ وے سب بُرائیوں سے چھوٹ کر خوشی
کے ساتھ تیرا بہت ہی بڑا شکریہ ادا کریں ٭
(۶) میں اپنی دعا و سفارش کو خصوصاً اُن کے لئے
جنہوں نے کسی بات میں مجھے تکلیف دی یا رنج میں ڈالا
یا مجھ پر تہمت لگائی یا میرا کوئی نقصان کیا یا مجھے دُکھ دیا
تیرے سامنے قربانی کی طرح پیش کرتا ہوں ٭
اُن سب کے واسطے بھی جنکو میں نے بات سے یا فعل
سے جان بُوجھکر یا انجان ہو کر کبھی تکلیف دی یا مصیبت
میں ڈالا یا اذیّت دی یا ٹھوکر کھلائی یہہ دعا مانگتا ہوں

کہ جو گناہ اور قصور ہمنے ایک دوسرے کے خلاف کئے ہیں اُن سب کو معاف کرنا تجھے پسند آوے *

اے خداوند سب شک و غصّہ و غضب اور جھگڑا اور جو کچھ محبّت کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور برادرانہ اُلفت کو کم کر سکتا ہمارے دلوں سے دور کر *

رحم کر اے خداوند۔ اُن پر جو تیری رحمت کی منّت کرتے ہیں رحم کر۔ جنکو تیرے فضل کی ضرورت ہے اُنہیں فضل بخش اور ہمیں ایسا بنا کہ ہم تیرے فضل سے محظوظ ہونے اور ابدی زندگی تک آگے بڑھنے کے لایق ٹھہریں۔ آمین *

(۱۰)

دسویں فصل

اسکی بابت کہ عشاء ربانی کو ادنیٰ بات کے واسطے چھوڑنا نہ چاہئے

(۱) تجھے فضل اور الٰہی رحمت کے چشمہ کے پاس بلکہ بھلائی اور کل پاکیزگی کے چشمہ کے پاس اکثر دوڑ آنا چاہئے تاکہ تو اپنے گناہوں اور نفسوں سے شفا پاوے اور شیطان کی سب آزمائشوں اور دغابازیوں کے مقابلہ میں مضبوط و بیدار ہو جاوے ✣

چونکہ دشمن یہہ جانتا ہے کہ نہایت بڑا پھل اور علاج عشاء ربانی سے حاصل ہوتا ہے اس لئے وہ ہر صورت میں اور ہر موقع پر کوشش کرتا ہے کہ حتی الامکان ایماندار و دیندار لوگوں کو اس میں شریک ہونے سے باز رکھے اور روکے ✣

(۲) جب بعضے لوگ عشاء ربانی کے واسطے اپنے کو

تیار کرنے میں مشغول ہوتے ہیں تب وے آگے کی بہ نسبت
شیطان کے خراب حملوں سے زیادہ تکلیف پاتے ہیں ✣

وہ بدروح جیسا کہ ایوب کی کتاب میں لکھا ہے
بنی اللہ کے درمیان آتی ہے تاکہ اُنہیں اپنی بدعادت
کے موافق مضطرب کرے یا اُنہیں زیادہ خوف زدہ و
حیران بناوے یہاں تک کہ اُنکی محبّت کو کم کر دے یا اُنکے
ایمان پر حملہ کر کے اُسے لوٹ لے جائے تاکہ اگر ممکن ہو تو
ایسا کرے کہ وے عشاءِ ربّانی سے بالکل دور ہو جاویں
یا افسردگی کے ساتھ اُس کے پاس آویں ✣

لیکن اُسکی چالاکیوں اور اُس کے وسوسوں پر وے
کیسے ہی بدصورت و خوفناک کیوں نہ ہوں کچھ لحاظ کرنا
نہ چاہیئے بلکہ سب ایسے وہمی تصوّروں کو پھر اُس کے
سر پر پھینک مارنا چاہیئے ✣

اُس کو حقیر جاننا اور اُس پر ہنسی کرنا تجھے مناسب ہے

اور بسبب اُس کے حملوں کے اور اُن اضطرابوں کے جنہیں وہ تجھ میں پیدا کرتا ہے عشاءِ ربّانی کو چھوڑنا تجھے لازم نہیں ہے ✣

(۳) کبھی دینداری کے بڑے درجہ کو حاصل کرنیکی زیادہ فکر اور کبھی گناہوں کے اقرار کرنے کا کوئی اندیشہ تجھے عشاءِ ربّانی کی شرکت سے روکتا ہے ✣

دانشمندوں کی صلاح کے موافق عمل کر اور اندیشہ وشک کو دور کر کیونکہ یہہ خدا کے فضل کو روکتا ہے اور دل کی دینداری کو برباد کرتا ہے ✣

ہر ایک چھوٹی رنجش وتکلیف کے سبب سے عشاءِ ربّانی کو نہ چھوڑ بلکہ جلدی کرکے اپنے گناہوں کا اقرار کر اور خوشی سے دوسروں کی سب خطاؤں کو بخشدے ✣

اگر تونے حقیقت میں کسی کو ناراض کیا ہو تو فروتنی سے تو معافی مانگ اور خدا تجھے خوشی سے معاف کردیگا ✣

(۴) کیا فایدہ ہے کہ تو بہت دنوں تک اپنے گناہوں کے اقرار کرنے میں توقف کرے یا عشاء ربّانی کے قبول کرنے میں دیر کرے ؞

پہلے اپنے کو سراسر صاف کر۔ فوراً زہر کو تھوک دے۔ علاج کرنے میں جلدی کر تو تجھے یہہ معلوم ہو جائیگا کہ تیرا حال بہ نسبت اُس حال کے جو دیر کرنے میں ہوتا اب بہتر ہے ؞

اگر تو کسی سبب سے آج اُسے چھوڑ دے تو شاید کل کوئی اس سے بڑا سبب پیش آوے اور اسی طرح ممکن ہے کہ تو بہت دنوں تک عشاء ربّانی کے قبول کرنے سے روکا جاوے اور اُس کے لئے اور بھی زیادہ نالایق ٹھہرے ؞

جس قدر جلد تجھ سے ہو سکے موجودہ افسردگی و سستی کو اپنے سے جھٹک دے کیونکہ کچھ فائدہ نہیں کہ تو دیر تک متردد رہے یا دیر تک اضطراب کے ساتھ وقت گذرانے

اور اسی طرح روزمرّہ کی رکاوٹ کے سبب سے اپنے کو
اِس اِلٰہی رسم سے باز رکھے ✣
ہاں بہت دنوں تک عشاء ربانی کے قبول کرنے
میں توقف کرنا نہایت مضر ہے کیونکہ یہہ بھاری افسردگی
پیدا کیا کرتا ہے ✣
افسوس کہ بعض سُست و غافل لوگ اپنے گناہوں
کے اقرار کرنے میں خوشی سے دیر کرتے ہیں اور اِسی
سبب سے عشاء ربّانی کے قبول کرنے میں توقف کرتے ہیں
کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُنہیں اپنی اور زیادہ حفاظت
کرنی پڑے ✣
(۵) واہ اُن کی محبّت کیا ہی خفیف ہے اور
اُنکی دینداری کیا ہی ضعیف ہے جو ایسی بے پروائی
سے عشاء ربّانی کو ٹلتے ہیں ✣
کیا ہی خوشحال اور خدا کی نظر میں مقبول ہے

وہ شخص جو اس طرح سے اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور اِس طرح اپنی ضمیر کو پاکیزگی کے ساتھ محفوظ رکھتا ہے کہ ہر روز عشاء ربانی کو قبول کرنے کے لئے تیار اور اسکا بہت آرزو مند رہتا بشرطیکہ یہہ اُسے روا ہوتا اور بغیر آدمیوں کے جاننے کے وہ اسے کر سکتا +

اگر کوئی فروتنی کے سبب سے یا کسی جائز رکاوٹ کی وجہ سے کبھی کبھی عشاء ربانی سے باز رہے تو وہ اس تعظیم کے باعث قابل تعریف ہے +

لیکن اگر اُس پر غفلت آگئی ہو تو اُسے واجب ہے کہ اپنے کو بیدار کرے اور حتی المقدور کوشش کرے تو خداوند بسبب اُسکی نیک نیتی کے جسپر خاص کر وہ لحاظ کرتا ہے اُسکی خواہش کی مدد کریگا +

(۶) لیکن جب وہ جائز طور پر رُوکا جائے تب وہ ہمیشہ عشائے ربانی میں شریک ہونے کے لئے نیک نیت اور

دیندارانہ ارادہ رکھے گا اور اِس سبب سے وہ اِس تبرک کے پھل سے محروم نہ ہوگا +

کیونکہ کوئی دیندار کیوں نہ ہو ہر روز اور ہر گھڑی سلامتی کے ساتھ اور بے رکاوٹ مسیح کو روحانی طور پر قبول کرنے کے واسطے اُس کے نزدیک آسکتا ہے +

تو بھی اُسے واجب ہے کہ مقرری دِنوں میں اور معینہ وقت پر اپنے مخلصی دینے والے کے جسم و خون کو محبت و توقیر کے ساتھ بطور تبرک کے قبول کرے اور اپنی تسلّی چاہنے کی بہ نسبت خدا کی تعریف و عزّت کی تلاش زیادہ کرے +

لیکن جب جب وہ مسیح کے مجسّم ہونے کے راز کو اور اُس کے دُکھ کو دینداری کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اُسکی محبّت سے سرگرم ہوتا ہے تب تب وہ راز کے طور پر مسیح کے جسم و خون کو قبول کرتا ہے اور خفیہ طور پر تازگی پاتا ہے +

(۷) جو شخص عید کے نزدیک آنے کے سوا یا رسم سے مجبور کئے جانے کے سوا اور کسی وقت اپنے کو تیار نہیں کرتا ہے سو اکثر نامستعد پایا جاوے گا ✣

مبارک ہے وہ جو اپنے تئیں ہر بار خداوند پر پوری سوختنی قربانی کر دیتا ہے جب جب وہ عشاے ربانی کو تقسیم یا قبول کرتا ہے ✣

عشاے ربانی کے استعمال میں نہ زیادہ طول دے نہ زیادہ اختصار کر بلکہ جنکے ساتھ تو رہتا ہے اُن کے عمدہ و معمولی دستور کو قائم رکھہ ✣

تجھہ پر واجب ہے کہ دوسروں کے لئے دقت و تکلیف پیدا نہ کرے بلکہ بزرگوں کے معینہ دستور کے موافق عام راہ پر چلے اور اپنی دینداری و رغبت کی بہ نسبت دوسروں کے فائدہ میں زیادہ مصروف ہووے ✣

گیارہویں فصل

اسکی بابت کہ ایمان دار جان کو مسیح کے جسم وخون کا استعمال کرنا اور پاک نوشتوں کا پڑھنا نہایت ضرور ہے

(۱) اے نہایت شیریں خداوند یسوع کیا ہی خوشحالی اُس دیندار جان کی ہے جو تیرے ساتھ اُس مہمانی میں ضیافت کھاتی ہے جہاں سوا تیرے جو اُسکا یکتا محبوب اور اُس کے دل کی سب آرزؤں سے زیادہ مرغوب ہے اور کوئی غذا اُس کے سامنے پیش نہیں کی جاتی ہے ✣ اور اگر میں تیرے حضور اپنے تہ دل سے آنسوؤں کو بہاتا اور دیندار مگدلینی کے ساتھ آنسوؤں سے تیرے پاؤں کو دھوتا تو میرے لئے حقیقت میں یہہ کیا ہی شیریں ہوتا ✣

لیکن یہہ دینداری کہاں - یہہ پاک آنسوؤنکی طغیانی کہاں ÷

فی الحقیقت تیرے اور تیرے مقدس فرشتوں کے روبرو میرے تمام دل کو مشتعل ہونا بلکہ خوشی کے مارے رونا واجب ہے ÷

لیکن تو اگرچہ اپنی خاص صورت میں نہیں بلکہ دوسری صورت میں پوشیدہ ہے تو بھی میرے لئے اس پاک رسم میں حقیقتاً موجود ہے ÷

(۲) کیونکہ تجھہ کو تیری اصلی و الہی روشنی میں دیکھنے کی برداشت میری آنکھیں نہیں کرسکتیں بلکہ تمام دنیا بھی تیری بزرگی کے جلال کی رونق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی ÷

پس تو اس میری کمزوری پر لحاظ کرکے اپنے کو اس ظاہری تبرک میں پوشیدہ کرتا ہے ÷

وہ حقیقت میں میرے پاس ہے اور میں اُسکی حمد
کرتا ہوں جسکی حمد آسمان میں فرشتے کرتے ہیں مگر میں
اُسکی حمد اب تک اور اِس مابین میں ایمان سے کرتا ہوں
لیکن وے دیکھکر بغیر پردہ کے ✢

مجھے لازم ہے کہ حقیقی ایمان کے نور پر قناعت
کروں اور اُس میں چلوں تا وقتیکہ ابدی روشنی کا
دن طلوع نہ ہووے اور تمثیلوں کا سایہ گذر نہ جاوے ✢

پر جب کامل آوے گا تب رسموں کا استعمال موقوف
ہو جائے گا کیونکہ مبارک لوگوں کو آسمانی جلال میں
تبرک کے علاج کی ضرورت نہیں ✢

اقرنتیوں ۱۳-۱۰

کیونکہ وے خدا کی درگاہ میں اُس کے جلال کو
روبرو دیکھکر بے انتہا خوشی کیا کرتے ہیں اور جلال سے
جلال تک بدلتے ہوئے اُسکی اتھاہ الوہیت کی صورت
کی مانند بنکے خدا کے اُس کلام کے مزے کو جو جسم بنگیا

اِس طور سے چکھتے ہیں جس طور سے کہ وہ ابتدا تھا اور ابد تک رہتا ہے ✣

(۳) جب میں اِن عجیب باتوں کو یاد کرتا ہوں تب مجھے تکلیف بلکہ روحانی تسلّی بھی کیسی ہی کیوں نہ ہو دقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب تک کہ میں اپنے خداوند کو اُسکے جلال میں ظاہرا نہ دیکھوں تب تک میں جو کُچھ دنیا میں دیکھتا یا سُنتا ہوں اُسکو ناچیز سمجھتا ہوں ✣

تو میرا گواہ ہے اے خدا کہ تیرے سوائے میرے خدا جسپر میں ابد تک نگاہ کرنے کا آرزومند ہوں اور کوئی چیز مجھے تسلّی بلکہ کوئی مخلوق مجھے آرام نہیں دے سکتی ✣

لیکن یہہ غیر ممکن ہے جبتک کہ میں اس فنا کی حالت میں ٹھہرا رہوں ✣

اِس لئے مجھے لازم ہے کہ اپنے کو بڑی برداشت

کے لئے مستعد رکھوں اور اپنے کو ہر ایک خواہش میں تیری مرضی پر چھوڑوں ✣

کیونکہ تیرے مقدس لوگ اے خداوند جو اب تیرے ساتھ آسمان کی بادشاہت میں خوشی کرتے ہیں جب وہ زندہ تھے تب بڑے ایمان و صبر کے ساتھ تیرے جلال کے آنیکا انتظار کرتے تھے۔ جسکا اعتبار اُنہوں نے کیا اُسی کا اعتبار میں بھی کرتا ہوں جسکی امید اُنہوں نے رکھی اُسی کی امید میں بھی رکھتا ہوں۔ جہاں وے پہنچے ہیں وہاں تیرے فضل سے میں بھی پہنچنے کا بھروسا رکھتا ہوں ✣

اِس عرصہ میں میں مقدسوں کے نمونوں سے تقویت پاکر ایمان سے چلوں گا ✣

اور میرے پاس پاک کتابیں میری تسلّی کے لئے اور میری زندگی کے آئینہ کے واسطے ہیں بلکہ ان سبھوں سے

زیادہ تیرا پاک جسم وخون علاج وپناہ کے واسطے ہے +

(۴) کیونکہ مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زندگی میں
مجھے خاصکر دو چیزیں ضروری ہیں اور اگر وے نہ ہوتیں
تو یہہ آفت زدہ زندگی میرے لئے برداشت کے باہر
ہوتی +

جب تک کہ میں اس بدن کے قیدخانہ میں گرفتار ہوں
تب تک میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھے دو چیزوں یعنی غذا اور روشنی
کی ضرورت ہے +

پس مجھ بیچارہ کو تو نے اپنا پاک بدن میری روح
ومیرے جسم کی تازگی کے واسطے بخشا اور اپنا کلام میرے
(زبور ۱۱۹-۱۰۵)
پاؤں کے لئے چراغ بنایا +

اگر یہہ دونو نہ ہوتیں تو میں اچھی طرح زندگی بسر
نہ کرسکتا کیونکہ خدا کا کلام میری جان کی روشنی ہے
اور تیری پاک عشا زندگی کی روٹی ہے +

ان کو دو میز بھی کہہ سکتے ہیں جو مقدس کلیسیا کے
خزانہ کے ادھر اور اُدھر لگی ہوئی ہیں ✢
ایک پاک مذبح کی میز ہے جسپر پاک روٹی یعنی مسیح کا
بے بہا بدن ہے۔ دوسری الٰہی شریعت کی میز ہے
جسپر پاک تعلیم ہے جو انسان کو صحیح ایمان سکھلاتی اور
پائیداری کے ساتھ اُسکی رہنمائی اُس پردہ کی خلوت
کے اندر تک کرتی جہاں پاک ترین جگہہ ہے ✢

(۵) تیرا شکر اے خداوند یسوع اے ابدی روشنی
کی روشنی پاک تعلیم کی اُس میز کے لئے ہووے جسے
تونے اپنے بندوں یعنے نبیوں اور رسولوں اور
دوسرے معلّموں کے وسیلہ سے ہمارے واسطے تیار
کروایا ہے ✢

تیرا شکر ہووے اے انسان کے خالق و مخلصی
بخشنے والے جس نے تمام دنیا پر اپنی محبت ظاہر کرنے

کے لئے بڑا کھانا تیار کیا جسمیں نہ تمثیلی برّہ کو بلکہ اپنے نہایت
پاک جسم وخون کو کھانے کے واسطے پیش کیا یہانتک کہ
دینداروں کو اس پاک ضیافت سے خوش اور نجات
کے پیالہ سے اُنہیں مخمور کرتا ہے جس میں فردوس کی
سب عشرتیں ہیں۔ اور پاک فرشتے بھی ہمارے ساتھہ
ضیافت کھاتے ہیں لیکن بہ نسبت ہمارے زیادہ شیرینی
وخوشحالی کے ساتھہ ✣

(۶) واہ کیا ہی بڑا اور قابلِ عزت خدا کے اُن
خادموں کا عہدہ ہے جنکو یہہ کام ملا کہ جلال کے
خداوند کی اِس عشاء کو پاک باتوں سے متبرک کریں
یعنی اپنی زبان سے مبارک کہیں اور اپنے ہاتھوں سے
پکڑیں اور اپنے مُنہہ میں لیں اور دوسروں پر تقسیم
کریں ✣

واہ اُن ہاتھوں کو کیا ہی صاف اور اُس مُنہہ کو

کیا ہی پاک اور اُس بدن کو کیا ہی مقدّس اور اُس دلکو
کیا ہی بیدار ہونا چاہیے جہاں پاکیزگی کا بانی اِس عشا
کی نشانیوں کے ذریعہ سے اکثر داخل ہوتا ہے +
جو مسیح کی اِس عشا کو اسقدر جلد جلد قبول کرتا ہے
اُس کے مُنہہ سے سوا اُس بات کے جو پاک ہے اور سوا
اُس کے جو اچھی اور مفید ہے اور کچھہ نکلنا نہ چاہیے +
(۷) جو آنکھیں مسیح کے بدن کی اِن نشانیوں کو دیکھا
کرتی ہیں اُن کو صاف و پاک ہونا چاہیے اور جو ہاتھہ
آسمان و زمین کی اِن علامتوں کو چھوا کرتے ہیں اُن کو
مقدّس اور آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے رہنا چاہیے +
شریعت میں کاہنوں سے خاص طور پر یہہ کہا گیا
کہ تم مقدّس ہو کہ میں خداوند تمھارا خدائے قدوس
ہوں +

احبار ۱۹-۲

(۸) اے قادر مطلق خدا تیرا فضل ہماری مدد کرے

تاکہ ہملوگ جنھوں نے عشائے ربّانی کے تقسیم کرنے کا
عہدہ پایا لایق طور پر اور دینداری کے ساتھہ پوری
پاکیزگی اور اچھی ضمیر سے تیری خدمت کرنے کے قابل
ہوویں ✣

اور اگر ہم اُس قدر بے گناہی میں جسقدر واجب ہے
اپنی زندگی بسر نکر سکیں تو بھی ہم کو یہہ توفیق دے کہ
لایق طور سے ہم اُن بُرائیوں پر جو ہمنے کی ہیں روئیں
اور آیندہ کو فروتن طبیعت اور نیک نیتی کے ارادے سے
زیادہ سرگرمی کے ساتھہ تیری خدمت کریں ✣

بارھویں فصل

اسکی بابت کہ جو اس عشا میں مسیح کے ساتھ شریک ہونے والا ہے اُسکو اپنے تئیں بڑی کوشش سے تیار کرنا چاہئے

(۱) میں پاکیزگی کا چاہنے والا اور سب تقدیس کا دینے والا ہوں ÷

میں پاک دل کو ڈھونڈھتا ہوں اور وہیں میری آرامگاہ ہے ÷

ایک بڑا بالاخانہ فرش بچھا اور آراستہ میرے لئے تیار کر تو میں اپنے شاگردوں کے ساتھ تیرے یہاں فصح کھاؤں گا ÷

اگر تو چاہے کہ میں تیرے پاس آؤں اور تیرے ساتھ رہوں تو پورانے خمیر کو نکال پھینک اور اپنے دل کے مسکن کو صاف کر ÷

یسعیاہ ۶۶-۱
مرقس ۱۴-۱۴،۱۵

افرنیقیوں ۵-۷

زبور ۱۰۲-۷

تمام دنیا پر اور برائیوں کے سب گروہ پر دروازہ
بند کر اور گورئے کی طرح چھت کے اوپر اکیلا رہ اور اپنی
جان کی تلخی کے ساتھ اپنی خطاؤں کو سوچ +
کیونکہ ہر ایک محب اپنے عزیز محبوب کے لئے سب سے
اچھی اور خوشنما جگھہ تیار کرتا ہے کیونکہ اس سے محبوب
کے خاطر کرنے والے کا شوق جانا جاتا ہے +
(۲) تاہم یہہ جان لے کہ تیرے کسی امر کی لیاقت
اس تیاری کے لئے کافی نہیں ہو سکتی ہے گو کہ تو سال بھر
تک اپنے کو تیار کرتا رہے اور سوا اس کے اور کوئی فکر
اپنے دل میں نہ رکھے +
لیکن محض میری مہربانی اور میرے فضل سے تجھے
میری میز کے پاس آنے کی اس طرح اجازت ملتی ہے
جس طرح کہ کوئی بھیک مانگنے والا دولت مند کی میز کے
پاس بلایا جاتا اور اس کے پاس اسکی نعمتوں کا بدلا دیتے

واسطے سوا اپنے کو فروتن کرنے اور اُسکا شکریہ ادا کرنے کے
اور کچھ نہ ہوتا +

پس جو تیرے مقدور میں ہے سو کر اور دل سے کر۔
نہ رسم اور نہ مجبوری سے بلکہ خوف و توقیر و رغبت سے
اپنے محبوب خداوند خدا کے جسم و لہو کو اُسوقت قبول کر
جسوقت وہ تیرے پاس آنا اپنی شان کے خلاف نہیں
سمجھتا ہے +

میں وہی ہوں جسنے تجھے بُلایا۔ میں ہی نے اُسکے
کرنے کا حکم دیا۔ جو کمی تجھ میں ہے اُسے میں ہی پورا
کروں گا۔ آ اور مجھے قبول کر +

(۳) جب میں تجھے دینداری کا فضل بخشتا ہوں
تب تو اپنے خدا کا شکر کر اس لئے نہیں کہ تو لایق ہے
بلکہ اس لئے کہ میں نے تجھپر رحم کیا +

لیکن اگر دینداری تیرے پاس نہ ہو بلکہ برعکس اسکے

تو اپنے نزدیک خشک معلوم ہووے تو دعا میں مستعد رہ
اور آہ کر اور کھٹکھٹا اور جب تک کہ تو نجات بخش فضل کا
ریزہ یا قطرہ پانے کے لایق نہ ٹھہرے تب تک تو باز نہ آ +
تجھے میری حاجت ہے مجھے تیری حاجت نہیں +
اور تو مجھے پاک کرنے کو نہیں آتا بلکہ میں تجھے
پاک و بہتر کرنے کو آتا ہوں +
تو آتا ہے تاکہ میں تجھے پاک کروں اور تجھے اپنے
ساتھ ایک کر لوں اس لئے کہ تو نیا فضل پاوے
اور اپنی زندگی کی اصلاح کی ترغیب حاصل کرے +
اس فضل سے غافل نہ ہو بلکہ اپنے دل کو پوری
کوشش سے تیار کر اور اپنے محبوب کو اپنے اندر لا +
(۴) لیکن تجھے لازم ہے کہ تو نہ فقط عشاے
ربّانی کے قبل ہی اپنے کو دینداری کے ذریعہ سے
تیار کرے بلکہ یہہ بھی ضرور ہے کہ تو اپنے کو اس پاک

رسم کے ماننے کے بعد دینداری میں قایم رکھے ✣

پس جسقدر اُس کے پہلے دیندارانہ تیاری کی ضرورت ہے اُس سے کم بعد اُس کے دینداری کی حفاظت کی کم ضرورت نہیں ہے ✣

کیونکہ بعد اُس کے اچھی حفاظت آیندہ زیادہ فضل پانے کے لئے سب سے اچھی تیاری ہے ✣

کیونکہ اگر کوئی فوراً اپنے تئیں زیادہ ظاہری تسلیوں کے سپرد کرے تو اُسکا دل بندگی سے زیادہ ہٹے گا ✣

زیادہ گوئی سے خبردار ہو۔ خلوت میں رہ ۔ اور اپنے خدا ہی سے حظ اوٹھا کیونکہ وہ تیرے پاس ہے جسے تمام دنیا تجھہ سے لے نہیں سکتی ✣

میں وہی ہوں جسکو تجھے اپنے تئیں بالکل سونپ دینا واجب ہے تاکہ تو اپنی باقی زندگی کو نہ اپنے میں بلکہ

مجھ میں بے کسی فکر و اندیشہ کے گذرانے +

تیرھویں فصل

اسکی بابت کہ دیندار جان کو تمام دل سے اس تبرک میں مسیح کے ساتھ یگانگی تلاش کرنا چاہیے

(۱) کاش اے خداوند کہ میں صرف تجھی کو اکیلا پاؤں اور تجھپر اپنا تمام دل کھولوں اور تجھ سے اُس طرح حظ اُٹھاؤں جس طرح میری جان چاہتی ہے یہانتک کہ آیندہ کوئی مجھے حقیر نہ سمجھے اور نہ کوئی مخلوق مجھے تحریک دیوے یا مجھ پر توجہ کرے بلکہ صرف تو ہی مجھ سے بولے اور میں تجھ سے بولوں جیسا کہ محبوب اپنے محبوب سے بولا کرتا اور دوست اپنے دوست کے ساتھ ضیافت کھایا کرتا ہے +

میں اسکی سنّت کرتا ہوں اور اسکی آرزو رکھتا ہوں
کہ میں پورے طور سے تیرے ساتھ ایک ہو جاؤں اور اپنے
دل کو سب مخلوقوں سے باز رکھوں اور بذریعہ اس پاک
عشاکے اور اُس میں اکثر شریک ہونے کے آسمانی اور ابدی
چیزوں کو لذیذ جاننا سیکھتا چلا جاؤں +

واہ اے خداوند خدا کب میں پورے طور سے
تیرے ساتھ ایک بنجاؤں اور تجھہ میں جذب ہو جاؤں
اور اپنے کو بالکل فراموش کر دوں +

تو مجھہ میں اور میں تجھہ میں - اور تو ایسی توفیق
دے کہ ہم دونوں برابر ایک بنے رہیں +

یوحنا ۱۵-۴

(۲) حقیقتًا تو میرا محبوب بلکہ ہزاروں میں برگزیدہ
ہے جس میں میری جان اپنی زندگی کے تمام دن
بود و باش کرنا پسند کرتی ہے +

غزل الغزلات ۵-۱۰

حقیقتًا تو میرا صلاحتی بخشنے والا ہے جس میں سب سے

بڑی سلامتی اور حقیقی آرام ہے اور جس کے باہر محنت و غم و بیحد پریشانی ہے ✣

یسعیاہ ۴۵-۱۵

حقیقتاً تو ایک خدا ہے جو آپ کو چھپاتا ہے اور تیری صلاح بیدینوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ فروتنوں اور صاف دلوں کے ساتھ تیری گفتگو ہے ✣

واہ کیا ہی شیریں ہے تیری روح اے خداوند کیونکہ تو اپنی شیرینی کو اپنے فرزندوں پر ظاہر کرنے کے واسطے اُنہیں اُس نہایت شیریں روٹی سے جو آسمان سے اُترتی ہے تازہ کرنا اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتا ہے ✣

استثنا ۴-۷ و ۸

حقیقتاً اور کوئی ایسی بڑی قوم نہیں ہے جس سے خدا ایسا نزدیک ہو جیسا تو اے ہمارے خدا اپنے سب ایمان داروں سے نزدیک ہے جنکو تو اُن کی روزانہ تسلّی کی خاطر اور اُن کے دل کو آسمان کی طرف اُٹھانے کی خاطر اپنے تئیں بخشتا ہے تاکہ وے تجھے اپنی خوراک

بناویں اور تجھہ سے محظوظ ہوویں ✣

(۳) کیونکہ اور کون ایسی مشہور قوم ہے جیسے مسیحی لوگ ہیں ✣ یا آسمان کے نیچے کون مخلوق ایسی محبوب ہے جیسی وہ دیندار جان ہے جس میں خدا آپ ہی داخل ہوتا ہے تاکہ اپنے جلیل جسم و خون سے اُسکی پرورش کرے ✣

واہ لابیان فضل۔ واہ عجیب بندہ نوازی۔ واہ بے انداز محبّت جو خاص کر انسان کے لئے صرف کی گئی ✣

لیکن میں اِس فضل کے لئے بلکہ ایسی لاثانی محبّت کے لئے خداوند کو کیا بدلا دوں ✣

سوا اِس کے کہ میں اپنے دل کو اپنے خدا کے بالکل سپرد کر دوں اور سراسر اندرونی طور پر اُس کے ساتھ ایک بنا دوں اور کوئی زیادہ مرغوب بدلا نہیں دے سکتا ہوں ✣

جب میری جان کامل طور پر خدا کے ساتھہ ایک
ہوجاویگی تب میرے سب اندرونی حصّے خوشی کرینگے +
تب وہ مجھہ سے کہے گا کہ اگر تو میرے ساتھہ ہوا چاہے
تو میں تیرے ساتھہ ہوا چاہتا ہوں +
اور میں اُسکو یہہ جواب دوں گا کہ اے خداوند میرے
ساتھہ رہنا اپنی شان کے خلاف مت سمجھہ ۔ میں خوشی سے
تیرے ساتھہ رہا چاہتا ہوں ۔ یہہ میری پوری آرزو
ہے کہ میرا دل تیرے ساتھہ ایک ہوجاوے +

چودہویں فصل

مسیح کے جسم و خون کو قبول کرنے کے واسطے بعضے دینداروں کی دِلسوزانہ آرزو

زبور ۳۱ - ۱۹

(۱) واہ کیا ہی بڑا تیرا احسان اے خداوند جو تو
اپنے ڈرنے والوں کے لئے چھپاتا ہے +

جب میں بعضے دیندار لوگوں کو جو تیرے اس تبرک
کے پاس اے خداوند سب سے بڑی دینداری و رغبت
کے ساتھہ آئے ہیں یاد کرتا ہوں تب میں اکثر اپنے دل میں
پریشان اور شرمندہ ہوتا ہوں اس لئے کہ میں تیری
مذبح اور عشاء ربّانی کی میز کے پاس ایسی افسردہ دلی و
سرد مزاجی کے ساتھہ آتا ہوں ✣

میں اسپر غمگین ہوں کہ میں اسقدر خشک اور اسقدر
دل کی رغبت کے بغیر رہتا ہوں اور تیرے حضور میں
بالکل پُرجوش نہیں ہوتا اور اس قدر سرگرمی کے
ساتھہ کھینچا اور اُبھاڑا نہیں جاتا جسقدر بعضے دیندار
لوگ کھینچے اور اُبھاڑے گئے ✣

کیونکہ بعضے ایسے ہوئے ہیں کہ وے عشاء ربّانی
کی بیحد آرزو اور دل کی بڑی رغبت کے سبب اپنے کو رونے
سے باز نہیں رکھہ سکتے تھے بلکہ دل و بدن کی آرزو کے ساتھہ

تجھ خدا کے لئے جو زندگی کا چشمہ ہے سرگرمی سے تمنّا
رکھتے تھے کیونکہ وے تیرے جسم و خون کو پوری خوشی
و روحانی شوق سے قبول کرنے کے سوا اور کسی طور سے
اپنی بھوکھ اور پیاس کو نہ سیر کر سکتے نہ بوجھا سکتے تھے +
(۲) واہ حقیقتاً اُن کا کیا ہی سرگرم ایمان تھا اور
وہ تیری پاک حضوری کی کیا ہی صاف دلیل تھی +
کیونکہ وے اپنے خداوند کو روٹی کے توڑنے
میں حقیقتاً پہچانتے ہیں جنکے دلوں میں اِتنا بڑا جوش
پیدا ہوتا ہے جب تو اے خداوند یسوع اُن کے ساتھ
راہ میں چلتا ہے +

لوقا ۲۴-۳۲ و ۳۵

افسوس ہے کہ ایسی رغبت اور دینداری بلکہ
ایسی شدید محبّت اور سرگرمی مجھ سے اکثر بہت دور رہے +
تو مجھ پر رحم کر اے مہربان یسوع اے شیریں و شفیق
خداوند اور مجھ اپنے غریب بندہ کو یہہ توفیق دے کہ اگر اور

نہ ہو تو کبھی کبھی میں اِس پاک عشا میں تیری صحبت کی دلی رغبت کا ایک ذرا سا مزہ پاؤں تاکہ میرا ایمان زیادہ مضبوط ہو جاوے اور تیری مہربانی پر میری اُمید بڑھ جاوے اور مجھ میں محبت ایک مرتبہ کامل طور پر مشتعل ہو کر اور اِس آسمانی مَنّ کا مزہ پاکر پھر کبھی ناقص نہ ہووے +

(۳) لیکن تیری رحمت ایسی قوی ہے کہ جس فضل کی آرزو میں رکھتا ہوں سو مجھے بخشے اور جب تیری پسندیدگی کا دن آوے تب تو سرگرمی کی روح میں ہو کر بڑی شفقت کے ساتھ مجھ سے ملاقات کرے +

کیونکہ اگرچہ میں تیرے اُن خاص دیندار دل کی مانند بڑی آرزو سے پُرجوش نہیں ہوں تو بھی میں تیرے فضل سے اُس بڑی پرجوش آرزو کے واسطے تمنا رکھ کر دل سے اس کے لئے دُعا مانگتا اور خواہش رکھتا ہوں

کہ میں تیرے سب ایسے سرگرم محبوں کے ساتھہ شریک ہوجاؤں اور اُن کی پاک صحبت میں شمار کیا جاؤں +

پندرہویں فصل

اسکی بابت کہ دینداری کا فضل فروتنی اور اپنا انکار کرنے سے حاصل ہوتا ہے

(۱) تجھے لازم ہے کہ دینداری کے فضل کو مستعدی سے ڈھونڈھے اور اُسے سرگرمی کے ساتھہ مانگے اور صبر و اعتقاد کے ساتھہ اُسکا انتظار کرے اور شکرگذاری کے ساتھہ اُسے قبول کرے اور فروتنی کے ساتھہ اُسے محفوظ رکھے اور شوق سے اُسکو استعمال کرے اور خدا پر اس آسمانی ملاقات کے وقت اور اندازے کو چھوڑ دیوے تا وقتیکہ وہ نہ آوے +

جب تجھے معلوم ہوتا ہے کہ تجھہ میں کم دینداری ہے یا کچھہ بھی نہیں ہے تب خاصکر تجھے اپنے تئیں فروتن کرنا واجب ہے

مگر تجھے زیادہ مایوس ہونا یا بجد رنجیدہ ہونا نہ چاہئے ✢

خدا اکثر ایک دم میں وہ دیتا ہے جسے اُس نے بہت دِنوں تک دینے سے انکار کیا تھا اور وہ کبھی کبھی اخیر میں وہی دیتا ہے جسے اُس نے تیرے دعا مانگنے کے شروع میں دینا ملتوی رکھا تھا ✢

(۲) اگر فضل ہمیشہ فی الفور دیا جاتا اور وہ خواہش کرتے ہی ملجاتا تو کمزور انسان اچھی طرح سے اُس کی برداشت نہ کرسکتا ✢

اِس لئے اچھی اُمید اور عاجزانہ صبر سے دینداری کے فضل کا انتظار کرنا لازم ہے ✢

تاہم جب دینداری کا فضل تجھے نہ دیا جائے یا پوشیدہ طور پر تجھ سے لے بھی لیا جائے تو تو اُسے اپنی طرف اور اپنے گناہوں کی طرف منسوب کر ✢

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فقط ایک چھوٹی سی بات

ہم سے فضل کو روکتی اور چھپا دیتی ہے۔ بشرطیکہ کسی
بات کو جو ایسی بڑی بھلائی کو روکتی ہے درحقیقت
چھوٹا کہنا لازم ہو بلکہ برخلاف اِس کے اُسے بھاری
کہنا واجب نہ ہو ✣

لیکن اگر تو اُس کو دور کرے خواہ وہ چھوٹی ہو یا
بڑی اور اگر تو اُسپر پورے طور سے غالب ہووے
تو جو تو چاہتا ہے سو پاوے گا ✣

(۳) کیونکہ جب تو اپنے تئیں خدا کو اپنے تمام دل
سے سونپے اور اِس بات کو یا اُس بات کو اپنی مرضی
کے موافق نہ ڈھونڈھے بلکہ اپنے کو بالکل اُس میں
قایم کرے تو تجھے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ تو اُس کے
ساتھ ایک بنگیا ہے اور سلامت ہے کیونکہ الٰہی مرضی
کی پسندیدگی کے موافق اور کوئی چیز ایسی فرحدار
اور فرحت بخش تیرے نزدیک نہیں ہو سکتی ہے ✣

پس جو کوئی صاف دلی سے اپنی توجہ کو خدا کی طرف لگاتا ہے اور اپنے کو ہر ایک مخلوق چیز کی سب بے اندازہ محبّت یا پسندیدگی سے باز رکھتا ہے وہ فضل کے پانے کے لئے بہت ہی قابل ہوگا اور دینداری کی نعمت کے لایق ٹھہرے گا ✣

کیونکہ خداوند جہاں وہ برتنوں کو خالی پاتا ہے اپنی برکت بخشتا ہے ✣

اور جسقدر کوئی شخص اِن پست چیزونکو زیادہ کامل طور پر ترک کرتا ہے اور جسقدر زیادہ اپنی نسبت دنیا کی حقارت کے ذریعہ سے مردہ ہوتا ہے اُسیقدر فضل زیادہ جلد آتا اور زیادہ کثرت سے داخل ہوتا اور آزاد دل کو زیادہ بلندی تک لیجاتا ہے ✣

(۴) تب وہ دیکھیگا اور جمع ہوگا اور تعجب کریگا اور اُسکا دل اُس میں کشادہ ہوگا کیونکہ خداوند کا

ہاتھ اُس کے ساتھ ہے اور اُس نے اپنے تئیں بالکل
اُس کے ہاتھ میں ابد الآباد تک رکھا ہے ✣
دیکھ اسی طرح وہ آدمی مبارک ہوگا جو خدا کو
اپنے تمام دل سے ڈھونڈھتا ہے اور اپنی جان کو عبث
نہیں پاتا ✣
یہہ شخص پاک عشاءِ ربّانی کے قبول کرنے میں الہی
یگانگی کے بڑے فضل کے لایق ٹھہرتا ہے کیونکہ وہ نہ
اپنی دینداری اور تسلّی پر بلکہ تمام دینداری اور
تسلّی کی بہ نسبت زیادہ خدا کی بزرگی و عزّت پر
توجہ کرتا ہے ✣

---

(16)

سولھویں فصل

اسکی بابت کہ ہمکو اپنی ضرورتوں کو مسیح پر کھولنا اور اُس کے فضل کو مانگنا چاہیئے

(۱) اے نہایت شیریں و نہایت محب خداوند جسکو میں اب دینداری کے ساتھہ قبول کیا چاہتا ہوں تو جانتا ہے کہ میں کن کن کمزوریوں اور ضرورتوں کی برداشت کرتا ہوں اور کن بُرائیوں اور خطاکاریوں میں پڑا ہوں اور کس قدر زیادہ دبایا جاتا اور آزمایا جاتا اور پریشان کیا جاتا اور آلودہ کیا جاتا ہوں ❖

علاج کے واسطے میں تیرے پاس آتا ہوں تسلّی و پشتی کے واسطے میں تیری منت کرتا ہوں ❖

میں اُس سب کچھہ جاننے والے سے بولتا ہوں جسپر

میرے تمام اندرونی خیالات ظاہر ہیں اور جو اکیلا ہی
کامل طور سے مجھے تسلّی دے سکتا اور میری مدد کر سکتا ہے
تو جانتا ہے کہ میں کن کن بھلائیوں کی سب سے
زیادہ حاجت رکھتا ہوں اور نیکیوں کی نسبت کیسا
مفلس ہوں +

(۲) دیکھ میں تیرے آگے فضل مانگتا ہوا اور رحمت
کے لئے منت کرتا ہوا غریب و ننگا کھڑا ہوں +
اپنے بھوکھے مانگنے والے کو تازہ کر اور میری سرد مزاجی
کو اپنی محبّت کی آگ سے مشتعل کر اور میرے اندھے پن کو
اپنی حضوری کی روشنی سے منوّر کر +
تو میرے لئے سب زمینی چیزوں کو تلخی سے اور
رنجدہ و مخالف چیزوں کو صبر سے اور تمام پست و مخلوق
چیزوں کو حقارت و فراموشی سے بدل دے +
میرے دل کو اپنی طرف آسمان میں کھینچ اور

مجھے رخصت نہ دے کہ میں زمین پر آوارہ پھروں ÷
صرف توہی میرے لئے اِسوقت سے ابد تک شیریں
ہووے کیونکہ توہی میری غذا و شراب ہے۔ توہی
میری محبّت اور میری خوشی ہے۔ توہی میری شیرینی
اور میری ساری بھلائی ہے ÷
(۳) کاشکے تو مجھے اپنی حضوری کی آگ سے
بالکل مشتعل کردے اور جلادے اور مجھے اپنی صورت
سے بدل دے تاکہ میں اندرونی یگانگی کا فضل پاکر اور
جلتی ہوئی محبّت میں گلکر تیرے ساتھ ایک رُوح بن
جاؤں ÷
مجھکو اپنے پاس سے بھوکھا اور پیاسا جانے نہ دے
بلکہ میرے ساتھ رحمت سے ویسا سلوک کر جیسا کہ تونے
اکثر اپنے مقدّسوں کے ساتھ عجیب طور پر سلوک کیا ہے ÷
جب کہ تو ایک آگ ہے جو ہمیشہ جلتی ہے اور کبھی

بجھتی نہیں بلکہ ایک محبّت ہے جو دل کو پاک کرتی اور عقل کو منور کرتی ہے تو اگر میں تجھ سے بالکل مشتعل اور اپنے سے ناقص ہو جاؤں تو کیا تعجب ہے +

سترہویں فصل

بھڑکتی ہوئی محبّت اور مسیح کے قبول کرنیکی شدید آرزو

(۱) سب سے بڑی دینداری اور بھڑکتی ہوئی محبّت کے ساتھ بلکہ دل کی تمام رغبت و سرگرمی کے ساتھ میں تجھ کو اُس طرح اے خداوند قبول کیا چاہتا ہوں جس طرح اُن بہتیرے مقدّسوں اور دینداروں نے عشاء ربّانی میں شریک ہونے کے وقت تجھے چاہا ہے جو زندگی کی پاکیزگی کے سبب سے تیرے نزدیک نہایت پسندیدہ تھے اور دینداری میں بہت خوش رہتے تھے +

اے میرے خدا اے میری ابدی محبّت اے میری ساری بھلائی اے میری لا انتہا خوشحالی میں چاہتا ہوں کہ تجھے بہت ہی شدید آرزو اور بہت ہی لایق توقیر کے ساتھ قبول کروں جسقدر کہ مقدّسوں میں سے کسی میں کبھی تھی یا کسی سے ظاہر ہوسکتی ✤

(۲) اور اگرچہ میں اس کے لایق نہیں ہوں کہ مجھہ میں دینداری کی یہہ سب رغبتیں ہوویں تو بھی میں تیرے سامنے اپنے دل کی تمام رغبت کو پیش کرتا ہوں کہ گویا صرف مجھہ ہی میں یہہ سب نہایت فرحت بخش و پُرجوش تمنّا موجود ہیں ✤

ہاں جو کچھہ کہ دیندار عقل خیال کرسکتی اور خواہش کرسکتی ہے اُس سب کو میں تیرے سامنے سب سے بڑی تعظیم اور سب سے بڑے اندرونی جوش کے ساتھہ پیش کرتا اور نذر کرتا ہوں ✤

میں چاہتا ہوں کہ اپنے پاس کچھ باقی نہ رکھوں بلکہ اپنے تئیں اور اپنی سب چیزوں کو بہت خوشی و رضامندی سے تجھ پر قربان کروں ✣

اے خداوند میرے خدا اے میرے خالق اور میرے مخلصی بخشنے والے میں چاہتا ہوں کہ اُس قدر رغبت و توقیر و تعریف و تعظیم کے ساتھ بلکہ اُس قدر شکرگذاری و لیاقت و محبّت کے ساتھ بلکہ اُس قدر ایمان و اُمید و پاکیزگی کے ساتھ آج تجھے قبول کروں جسقدر تیری نہایت پاک ماں یعنے کنواری مریم جلیلہ نے تجھے اُسوقت قبول کیا اور چاہا جسوقت اُس نے اُس فرشتے کو جس نے اُسے تیرے مجسّم ہونے کے راز کی خوشخبری دی فروتنی اور دینداری سے جواب دیا کہ دیکھ خداوند کی باندی مجھ پر تیرے کہنے کے موافق ہووے ✣

لوقا ۱-۳۸

(۳) اور جس طرح تیرا مبارک بشیر و جو مقدّسوں

میں سے افضل تھا یعنے یوحنا بپتسمادینے والا تیری حضوری میں بشاش ہوکر روح القدس کی خوشی سے اُچھل پڑا جسوقت کہ ہنوز اپنی ماں کے پیٹ میں بند تھا اور بعد اُس کے اُس نے یسوع کو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے دیکھکر اپنے کو نہایت فروتن کرکے دیندارانہ رغبت کے ساتھ کہا کہ دولہے کا دوست جو کھڑا ہے اور اُسکی سنتا ہے دولہے کی آواز سے بہت خوش ہوتا ہے اُسی طرح میں بھی بڑی اور پاک آرزؤں سے مشتعل ہونا اور اپنے کو اپنے تمام دل سے تجھہ پر قربان کرنا چاہتا ہوں +

یوحنا ۳-۲۹

اس سبب سے میں سب دینداروں کی بشاشتوں اور مشتعل رغبتوں اور روحی وجدوں اور فوق الانسانیت تنویروں اور آسمانی رویتوں کو معہ اُن سب نیکیوں اور تعریفوں کے جنکو آسمان میں اور زمین پر سب مخلوقوں نے کبھی استعمال کیا ہے اپنے واسطے اور اُن سب لوگوں کے

واسطے جنکے لئے دعا کی سفارش مجھ سے کی گئی ہے تیرے
سامنے پیش کرتا اور نذر کرتا ہوں تاکہ سبھوں کے ذریعہ
سے تیری تعریف لایق طور پر کی جاوے اور تیرا جلال
ابدالآباد ظاہر ہووے ✣

(۴) اے خداوند میرے خدا جو بیحد ثنا خوانیاں
اور بے انداز مبارکبادیاں تیری لا بیان بڑائی
کی کثرت کے موافق تجھکو حقًا واجب ہے اُن ثنا خوانیوں
اور مبارکبادیوں کی جو آرزو و تمنا میں رکھتا ہوں
اُسے قبول کر ✣

یہہ سب میں تجھے نذر کرتا ہوں اور ہر روز اور ہر
گھڑی نذر کرنا چاہتا ہوں اور میں التجاؤں اور رغبتوں
کے ساتھہ آسمانی روحوں اور تیرے سب ایمان دار
خادموں کو بلاتا اور اُن کی منت کرتا ہوں کہ میرے
ساتھہ شکر گذاریاں و ثنا خوانیاں تجھکو نذر کریں ✣

(۵) تمام قومیں اور فرقے اور اہل زباں بہت بڑی بشاشت اور دل سوزانہ دینداری کے ساتھ تیری تعریف کریں اور تیرے پاک وشیریں نام کی بڑائی کریں ✤

اور ایسا ہو کہ جو تو قیر و دینداری کے ساتھ تیری بہت اعلیٰ عشا کو استعمال کرتے ہیں اور پورے ایمان کے ساتھ اُسے قبول کرتے ہیں وے تیرے پاس فضل و رحمت پانے کے لائق ٹھہریں اور مجھ گنہگار کیواسطے التجا کے ساتھ دعا مانگیں ✤

اور جب وے اپنی مرغوب دینداری تک اور تیرے ساتھ فرحت بخش یگانگی تک پہنچیں اور اچھی طرح تسلّی پا کر اور عجیب طور پر تازہ ہو کر تیری پاک و آسمانی میز کے پاس سے چلے جاویں تب مہربانی فرما کے مجھ غریب کو بھی یاد کریں ✤

اٹھارہویں فصل

اِسکی بابت کہ اِنسان کو نہ عشاء ربانی کا جاسوسانہ راز جو بلکہ اپنی عقل کو الٰہی ایمان کے تابع کرکے مسیح کا فروتن پیرو ہونا چاہئے

(۱) اگر تو شک کے گہراؤ میں غوطہ مارنا نہ چاہے تو تجھے اِس پُر راز تبرک کی جاسوسانہ و بے فائدہ تفتیش سے پرہیز کرنا چاہئے +

جو میری شوکت کو تحقیق کرتا ہے سو میرے جلال سے مغلوب ہو گا۔ جس قدر انسان سمجھ سکتا ہے اُس سے بڑھکر خدا کام کرنے کی قدرت رکھتا ہے +

امثال ۲۵-۲۷

سچائی کی عاجزانہ و دیندارانہ جُستجو روا ہے بشرطیکہ ہم ہمیشہ تعلیم پانے کے لئے مستعد رہیں اور بزرگوں کے صحیح مسلوں پر چلنے کی فکر رکھیں +

(۲) یہہ مبارک سادہ دلی ہے جو سوالوں کی مُشکل راہوں کو چھوڑ دیتی ہے اور خدا کے حکموں کے سیدھے و پایدار راستے پر آگے بڑھتی ہے +

بہتیروں نے اپنی دینداری کو ضایع کیا جب زیادہ عالی باتوں کی جستجو کرنا چاہا +

تجھہ سے ایمان و بے ریا زندگی طلب کی جاتی ہے، نہ کہ عالی درجہ کی عقل اور خدا کے رازوں کی گہری جستجو +

اگر تو اُن باتوں کو جو تجھہ سے پست ہیں نہ سمجھے اور نہ خیال کر سکے تو پھر کس طرح تو اُن باتوں کو جو تجھہ سے عالی ہیں سمجھے گا +

اپنے کو خدا کے تابع کر اور اپنی عقل کو ایمان کے سامنے فروتن کر تو جسقدر تجھے مفید و ضرور ہوگا اُس قدر علم کا نور تجھے بخشا جائے گا +

(۳) بعضے لوگ ایمان و عشائے ربّانی کی بابت سخت طور سے آزمائے جاتے ہیں مگر اسکو نہ اُن کی طرف بلکہ خاصکر دشمن کی طرف منسوب کرنا چاہیئے +

اِسکی بابت فکر نہ کر اور اپنے خیالوں کے ساتھ بحث نہ کر اور جو شبہے شیطان تجھ میں ڈالتا ہے اُن کا جواب نہ دے بلکہ خدا کے کلاموں پر بھروسا کر اور اُس کے مقدّسوں اور نبیوں پر اعتبار رکھ تو خراب دشمن تجھ سے بھاگیگا +

اکثر بہت مفید ہے کہ خدا کا بندہ ایسی باتوں کی برداشت کرے +

کیونکہ شیطان اُن بے ایمانوں اور گنہگاروں کو جنہیں وہ اپنے قبضہ میں مضبوطی سے رکھتا ہے نہیں آزماتا بلکہ ایمانداروں اور دینداروں کو مختلف طوروں سے آزماتا اور تکلیف دیتا ہے +

(۴) پس خالص و غیر مشکوک ایمان کے ساتھ آگے بڑھ

اور مانگنے والے کی سی تواضع کے ساتھ عشائے ربانی
کے پاس آ اور جو کچھ تو سمجھ نہ سکے اسے بے فکری کے ساتھ
قادر مطلق خدا کے حوالہ کر +

خدا تجھے دھوکھا نہیں دیتا بلکہ وہی دھوکھا کھاتا ہے
جو اپنا اعتبار زیادہ کرتا ہے +

خدا سادہ دلوں کے ساتھ چلتا ہے اور فروتنوں پر
اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور چھوٹوں کو فہم بخشتا ہے
اور پاک دلوں پر معنے کھولتا ہے اور فضل کو راز جویوں
اور مغروروں سے چھپا لیتا ہے +

انسانی عقل کمزور اور دھوکھا کھانے کے
لایق ہے لیکن حقیقی ایمان دھوکھا نہیں کھا سکتا +

(۵) چاہئے کہ تمام عقل و طبعی جستجو ایمان کی پیروی کرے
نہ کہ اُس کی پیش روی کرے اور اُس میں دخل دے +
کیونکہ ایمان و محبت خاصکر یہاں رہنمائی کرتی ہیں

اور اس نہایت مقدس و نہایت افضل تبرک میں پوشیدہ
طوروں سے اثر کرتی ہیں ✢

خدا جو ابدی و بے پایاں ہے اور بے انتہا قدرت
رکھتا ہے آسمان و زمین پر ایسے ایسے کام کرتا ہے جو بہت
بڑے ہیں اور تفتیش سے باہر ہیں اور اُس کے عجیب اعمال کا
پتہ نہیں ملتا ✢

اگر خدا کے اعمال ایسے ہوتے کہ انسانی عقل
اُن کو آسانی سے سمجھ سکتی تو وے عجیب یا لا بیان
کہے جانے کے لایق نہ ٹھہرتے ✢

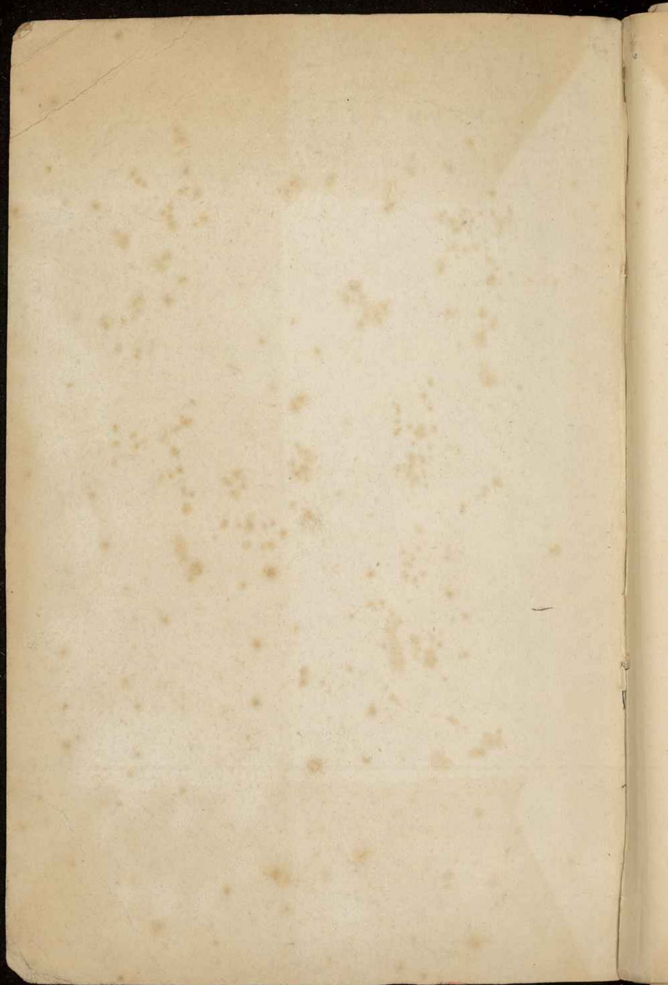
تمام شد

Völklingen/Saar
24. Nov. 1956

[illegible]

$2.50

(K.) [illegible]



کے لئے مستعد رکھوں اور اپنے کو ہر ایک خواہش میں تیری
ضی پر چھوڑوں ٭
کیونکہ تیرے مقدس لوگ اے خداوند جواب
رے ساتھ آسمان کی بادشاہت میں خوشی کرتے
ں جب وہ زندہ تھے تب بڑے ایمان و صبر کے
اتھ تیرے جلال کے آنیکا انتظار کرتے تھے۔ جسکا
عتبار اُنہوں نے کیا اُسی کا اعتبار میں بھی کرتا ہوں
کی امید اُنہوں نے رکھی اُسی کی امید میں بھی رکھتا
وں۔ جہاں وے پہنچے ہیں وہاں تیرے فضل سے
بھی پہنچنے کا بھروسا رکھتا ہوں ٭
اِس عرصہ میں میں مقدسوں کے نمونوں سے
تقویت پاکر ایمان سے چلوں گا ٭
اور میرے پاس پاک کتابیں میری تسلی کے لئے
اور میری زندگی کے آئینہ کے واسطے ہیں بلکہ ان سبھوں سے